بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

النُّور

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

البقرہ ۲۵۸

اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔

Al-Nur

ہجرت، احسان 1404 ہش — مئی، جون 2025ء

ریاستہائے متحدہ امریکہ

۷۵واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ امریکہ مبارک

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسے کے لیے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہمّ و غم دور فرماوے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے۔ تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل، صفحات ۳۶۱ـ۳۶۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ
البقرہ ۲۵۸

اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔

النُّور

Al-Nur

ریاستہائے متحدہ امریکہ

جلد 47 | ہجرت۔احسان 1404 ہش — مئی۔جون 2025ء ذوالقعدہ 1446 — محرم 1447 ہجری | شمارہ 5 تا 6

اس شمارے میں

تم اپنے نفسوں کو ایسے پاک کرو کہ قدسی قوت ان میں سرایت کرے 2

ذکر کی مجالس 3

"یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں۔" 4

الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام 5

مُناجات اور تبلیغِ حق 9

تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم 10

جلسہ سالانہ کے ثمرات وبرکات 16

جلسہ سالانہ سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اور خلفائے کرام کے ارشادات 11

انجام 20

تاریخ جلسہ ہائے سالانہ جماعت احمدیہ امریکہ 21

جلسہ سالانہ کا موسم 57

امریکہ میں لنگر مسیح موعود علیہ السلام 58

جلسہ سالانہ کی حسین یادوں کے تذکرے 68

مہدی کا زمانہ 79

یہ دن برکتوں کے۔ جلسہ سالانہ کے تاثرات 80

جلسہ سالانہ امریکہ اور مالا کی مجالس سخن 83

جلسہ سالانہ کی خوش گوار اور روحانی یادیں 85

جلسہ سالانہ مستورات جماعت احمدیہ، امریکہ 87

ادارتی بورڈ

نگران: ڈاکٹر مرزا مغفور احمد، امیر جماعت احمدیہ، ریاستہائے متحدہ امریکہ

مشیر اعلیٰ: اظہر حنیف، مبلغ انچارج، ریاستہائے متحدہ امریکہ

مینجمنٹ بورڈ: انور خان (صدر)، سیّد ساجد احمد، محمد ظفر اللہ ہنجرا، سید شمشاد احمد ناصر، سیکرٹری تربیت، سیکرٹری تعلیم القرآن، سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری رشتہ ناتا

مدیر اعلیٰ: امۃ الباری ناصر

مدیر: حسنیٰ مقبول احمد

ادارتی معاونین: ڈاکٹر محمود احمد ناگی، طاہرہ زرتشت، زاہدہ ظہیر ساجد

سرورق: لطیف احمد

لکھنے کا پتہ:

Al-Nur@ahmadiyya.us

Editor Al-Nur, 15000 Good Hope Road

Silver Spring, MD 20905

تم اپنے نفسوں کو ایسے پاک کرو کہ قدسی قوت ان میں سرایت کرے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۗ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

(سورۃ اٰل عمران : آیت 201)

اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ:

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر کرو اور صبر کی تلقین کرو اور سرحدوں کی حفاظت پر مستعد رہو۔ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

تفسیر بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام:

جس طرح دشمن کے مقابلہ پر سرحد پر گھوڑا ہونا ضروری ہے تاکہ وہ حد سے نہ نکلنے پاوے۔ اسی طرح تم بھی تیار رہو ایسا نہ ہو کہ دشمن سرحد سے گزر کر اسلام کو صدمہ پہنچائے۔ اگر تم اسلام کی حمایت اور خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو۔ جس سے خود تم خدائے تعالیٰ کی پناہ کے حصن حصین میں آسکو اور پھر تم کو اس خدمت کا شرف اور استحقاق حاصل ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ مسلمانوں کی بیرونی طاقت کیسی کمزور ہو گئی ہے۔ قومیں ان کو نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ اگر تمہاری اندرونی اور قلبی طاقت بھی کمزور اور پست ہو گئی تو بس پھر تو خاتمہ ہی سمجھو۔ تم اپنے نفسوں کو ایسے پاک کرو کہ قدسی قوت ان میں سرایت کرے۔ اور وہ سرحد کے گھوڑوں کی طرح مضبوط اور محافظ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ متقیوں اور راست بازوں ہی کے شامل حال ہؤا کرتا ہے۔ اپنے اخلاق اور اطوار ایسے نہ بناؤ جن سے اسلام کو داغ لگ جاوے۔ بدکاروں اور اسلام کی تعلیم پر عمل نہ کرنے والے مسلمانوں سے اسلام کو داغ لگتا ہے۔ کوئی مسلمان شراب پی لیتا ہے تو کہیں قے کرتا پھرتا ہے۔ پگڑی گلے میں ہوتی ہے موریوں اور گندے نالوں میں گرتا پھرتا ہے۔ پولیس کے جوتے پڑتے ہیں۔ ہندو اور عیسائی اس پر ہنستے ہیں۔ اب اس کا ایسا خلاف شرع فعل اس کی ہی تضحیک کا موجب نہیں ہوتا بلکہ درپردہ اس کا اثر نفس اسلام تک پہنچتا ہے۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ، 1897ء، صفحات 80-81)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا صبر ایک نقطہ کی طرح پیدا ہوتا ہے اور پھر دائرہ کی شکل اختیار کرکے سب پر محیط ہو جاتا ہے آخر بدمعاشوں پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ انسان تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دے اور تقویٰ کی راہوں پر مضبوط قدم مارے کیونکہ متقی کا اثر ضرور پڑتا ہے اور اس کا رعب مخالفوں کے دل میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ، 1897ء، صفحات 80-81)

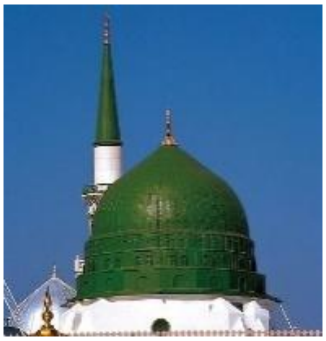

ذکر کی مجالس

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَائِكَةً، سَيَّارَةً فُضُلًا، يَتَتَبَّعُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ، قَعَدُوْا مَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ، حَتَّى يَمْلَؤُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَإِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا إِلَى السَّمَاءِ۔ قَالَ: فَيَسْأَلُهُمُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ ۔ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْأَرْضِ، يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ، وَيُهَلِّلُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيَسْأَلُوْنَكَ، قَالَ: وَمَاذَا يَسْأَلُوْنِي؟ قَالُوْا: يَسْأَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ۔ قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوْا: لَا أَيْ رَبِّ، قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوْا: وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ۔ قَالَ: وَمِمَّ يَسْتَجِيْرُوْنَنِي؟ قَالُوْا: مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ۔ قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوْا: لَا۔ قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوْا: وَيَسْتَغْفِرُوْنَكَ۔ قَالَ: فَيَقُوْلُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوْا، وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا۔ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: رَبِّ، فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ، إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ، لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ۔

(مسلم کتاب الذکر والدعا باب فضل مجالس الذکر، 4840 حدیث نمبر 78)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ فضیلت رکھنے والے فرشتے چکر لگاتے رہنے والے ہیں جو ذکر کی مجالس تلاش کرتے رہتے ہیں، جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں (اللہ تعالیٰ کا) ذکر ہو رہا ہو تو ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے پروں سے انہیں گھیر لیتے ہیں یہاں تک کہ جو کچھ ان کے اور ورلے آسمان کے درمیان ہے اس کو بھر دیتے ہیں۔ پھر جب لوگ منتشر ہو جاتے ہیں تو وہ (فرشتے) بھی اوپر چڑھتے اور آسمان تک جا پہنچتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا پھر اللہ عزوجل ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ جانتا ہے: تم کہاں سے آئے ہو؟ تب وہ کہتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو زمین میں ہیں وہ تیری تسبیح اور تیری بڑائی بیان کر رہے تھے۔ تیری تہلیل (لا الہ الا اللہ کا وِرد کرنا) اور تیری حمد بیان کر رہے تھے اور تجھ سے مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت مانگ رہے تھے۔ وہ (اللہ) فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں: نہیں اے میرے ربّ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا حال ہو اگر وہ میری جنت دیکھ لیں۔ وہ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ وہ (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ چاہتے ہیں؟ وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں: یارب! تیری آگ سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں: نہیں۔ وہ (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے کیا حال ہو اگر وہ میری آگ دیکھ لیں۔ تب وہ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور جو کچھ انہوں نے مانگا میں نے انہیں عطا کیا اور جس چیز سے انہوں نے پناہ طلب کی میں نے انہیں پناہ دی۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں اس پر وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں: یا ربّ! ان میں فلاں سخت خطاکار شخص بھی تھا، جو وہاں سے گزرا تو ان کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اسے بھی بخش دیا ہے کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کی بدولت ان کے پاس بیٹھنے والا بے نصیب نہیں رہتا۔“

(حدیقۃ الصالحین، آن لائن ایڈیشن، صفحات 114-115)

”یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں۔“

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں۔“

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل۔ صفحہ 443)

”سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا، ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضُعفِ فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میّسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا چاہے بشرط صحت و فرصت وعدمِ موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔“ (مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 302)

”حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا...اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔“(آسمانی فیصلہ اشتہار 30/ دسمبر 1891ء روحانی خزائن، جلد 4، صفحات 351-352)

پھر آپؑ نے فرمایا: ”لازم ہے کہ اس جلسے پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔“ (اشتہار 7/ دسمبر 1892ء، مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 341)

الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 25/جولائی 2003ء میں جلسہ سالانہ کی اہمیت اور اس میں شمولیت کی برکات کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت الفاظ اور الہامات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"...میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت و تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرشِ زمین پسند نہ کروں۔ اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں۔ اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ و دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں۔ بلکہ مجھے چاہئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بر جبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دُور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جُھک کر بات کرنا مقبولِ الٰہی ہونے کی علامت ہے، اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصے کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجے کی جوانمردی ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں..."۔ (شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد 6، صفحہ 395-396)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس نصیحت کے مطابق عمل کرنے کی، اپنے آپ کو ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اب مَیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے 1903ء کے بعض الہامات جن میں جماعت کی ترقی کی خوشخبریاں ہیں پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں ترقیات کے نظارے دکھا بھی رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی دکھائے گا۔ ہر الہام اور پیشگوئی اپنے وقت پر پوری بھی ہوئی ہے جن سے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشان دیکھے ہیں اور آئندہ بھی انشاء اللہ ہوں گی۔ یہ الٰہی تقدیر ہے اور بہر حال اس نے غالب آنا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے غلاموں کے ذریعہ سے ہی اسلام کا غلبہ تمام دنیا میں ہونا ہے۔ پس ان خوشخبریوں کے ساتھ کمر ہمت کس لیں اور دعاؤں پر بھی بہت زیادہ زور دیں۔ بہت بڑی ذمہ داری ہے ہم پر۔

جنوری 1903ء کا ایک الہام ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"اول ایک خفیف خواب میں جو کشف کے رنگ میں تھی مجھے دکھایا گیا کہ مَیں نے ایک لباس فاخرہ پہنا ہوا ہے اور چہرہ چمک رہا ہے۔ پھر وہ کشفی حالت وحی کی طرف منتقل ہو گئی۔ چنانچہ وہ تمام فقرات وحی الٰہی کے جو بعض اس کشف سے پہلے اور بعض بعد میں تھے، ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:

یُبْدِیْ لَکَ الرَّحْمٰنُ شَیْئًا اَتٰی اَمْرُ اللّٰہِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْہُ بِشَارَۃٌ تَلَقَّاھَا النَّبِیُّوْنَ۔

یعنی خدا جو رحمٰن ہے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے کچھ ظہور میں لائے گا۔ خدا کا امر آ رہا ہے۔ تم جلدی نہ کرو۔ یہ ایک خوشخبری ہے جو نبیوں کو دی جاتی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ صبح پانچ بجے کا وقت تھا۔ یکم جنوری 1903ء و یکم شوال 1320ھ روز عید، جب میرے خدا نے مجھے یہ خوشخبری دی"۔ (تذکرہ صفحات 448-449۔ مطبوعہ 1969ء)

پھر جنوری کا ہی ایک الہام ہے: جَآءَ نِیْ آئِلٌ وَّاخْتَارَ۔ وَاَدَارَ اِصْبَعَهٗ وَاَشَارَ۔ یَعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنَ الْعِدَا۔ وَیَسْطُوْ بِکُلِّ مَنْ سَطَا۔ فرمایا کہ آئل جبرائیل ہے، فرشتہ بشارت دینے والا۔ پھر اس کا ترجمہ یہ ہے کہ آیا میرے پاس آئل اور اس نے اختیار کیا (یعنی چن لیا تجھ کو) اور گھمایا اس نے اپنی انگلی کو اور اشارہ کیا کہ خدا تجھے دشمنوں سے بچاوے گا۔ اور ٹوٹ کر پڑے گا اس شخص پر جو تجھ پر اچھلا۔

آپ اس کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ آئل اصل میں اَیَالَت سے ہے۔ یعنی اصلاح کرنے والا۔ جو مظلوم کو ظالم سے بچاتا ہے۔ یہاں جبرئیل نہیں کہا، آئل کہا۔ اس لفظ کی حکمت یہی ہے کہ وہ دلالت کرے کہ مظلوم کو ظالموں سے بچاوے۔ اس لئے فرشتہ کا نام ہی آئل رکھ دیا۔ پھر اس نے انگلی ہلائی کہ چاروں طرف کے دشمن۔ اور اشارہ کیا کہ یَعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنَ الْعِدَا وغیرہ۔

یہ بھی اس پہلے الہام سے ملتا ہے۔ اِنَّهٗ کَرِیْمٌ تَمَشّٰی اَمَامَکَ وَعَادٰی کُلَّ مَنْ عَادٰی۔ وہ کریم ہے۔ تیرے آگے آگے چلتا ہے۔ جس نے تیری عداوت کی اس نے اُس کی عداوت کی۔ چونکہ آئل کا لفظ لغت میں مل نہ سکتا ہوگا۔ یا زبان میں کم مستعمل ہوتا ہوگا۔ اس لئے الہام نے خود ہی اس کی تفصیل کر دی ہے"۔ (تذکرہ صفحہ 449-450 مطبوعہ 1969ء)

پھر 1903ء کا ہی ایک الہام ہے۔ وَاِنَّهٗ بَشَّرَنِیْ وَقَالَ "لَا اُبْقِیْ لَکَ فِی الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا۔ وَقَالَ یَعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِهٖ وَھُوَالْوَلِیُّ الرَّحْمٰنُ۔ ترجمہ: اور اس نے مجھے بشارت دی اور فرمایا مَیں تیرے متعلق رسوا کن باتوں کا ذکر تک نہیں چھوڑوں گا۔ اور فرمایا، اللہ تعالیٰ تیری حفاظت اپنی طرف سے کرے گا۔ اور وہی بے حد رحم کرنے والا دوست ہے۔ (تذکرہ صفحہ 453-54 مطبوعہ 1969ء)

پھر جنوری کا ایک الہام ہے۔ اِنِّی مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ۔ یَاجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ۔ (تذکرہ صفحہ 545۔ مطبوعہ 1969ء) مَیں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس آؤں گا۔ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔ پہاڑو اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور جھک جاؤ اور اے پرندو تم بھی۔

جنوری (1903ء) میں ایک رؤیا ہے۔ اس کا ذکر اس طرح ہے کہ حضرت اقدسؑ نے عشاء سے پیشتر یہ رؤیا سنائی کہ مَیں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں۔ اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں اور مَیں اپنے آپ کو موسیٰ سمجھتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں۔ نظر اٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہؤا کہ فرعون ایک لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے۔ اور اس کے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے و گاڑیوں، رتھوں پر ہے اور وہ ہمارے بہت قریب آ گیا ہے۔ میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں اور اکثر ان میں سے بے دل ہو گئے ہیں اور بلند آواز سے چلاتے ہیں کہ اے موسیٰ ہم پکڑے گئے۔ تو مَیں نے بلند آواز سے کہا کَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ۔ اتنے میں مَیں بیدار ہو گیا اور زبان پر یہی الفاظ جاری تھے"۔ یعنی اس کا ترجمہ یہ ہے کہ نہیں نہیں، ایسا نہیں ہو سکتا۔ میرا رب میرے ساتھ ہے اور وہ ضرور میرے لئے راستہ نکالے گا۔ (تذکرہ 454)

پھر جنوری 1903ء میں ہی ہے۔ فرماتے ہیں: مَیں نے خواب میں دیکھا کہ گویا مَیں ایک مضمون شائع کرنے لگا ہوں۔ گویا کرم دین کے مقدمہ کے بارہ میں آخری نتیجہ کیا ہؤا۔ اور مَیں اس پر یہ عنوان لکھنا چاہتا ہوں تَفْصِیْلُ مَا صَنَعَ اللّٰہُ فِیْ ھٰذَا الْبَاْسِ بَعْدَ مَا اشَعْنَاهُ فِی النَّاسِ۔ قَدْ بَعُدُوْا مِنْ مَّآءِ الْحَیَاةِ۔ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِیْقًا۔ یعنی تفصیل ان کارناموں کی جو خدا نے اس جنگ میں کئے بعد اس کے کہ ہم نے اس پیشگوئی کو لوگوں میں شائع کیا۔ وہ زندگی کے پانی سے دور ہو گئے ہیں پس تو انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔ (تذکرہ 456)

28/ جنوری 1903ء کو آپ نے فرمایا کہ آج صبح کو الہام ہؤا: "سَاُکْرِمُکَ اِکْرَامًا عَجَبًا"۔ اس کے بعد تھوڑی سی غنودگی میں ایک خواب بھی دیکھا کہ ایک چوغہ سنہری بہت خوبصورت ہے۔ مَیں نے کہا کہ عید کے دن پہنوں گا۔ فرماتے ہیں کہ الہام میں عَجَبًا کا لفظ بتلاتا ہے کہ کوئی نہایت ہی مؤثر بات ہے"۔ (تذکرہ 1969ء، صفحہ 458)

جنوری 1903ء کا یہ الہام ہے۔ ”اِنّی مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔اُصَلِّیْ وَاَصُوْمُ۔یَاجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَہٗ وَالطَّیْرَ۔ قَدْ بَعُدُوْا مِنْ مَّآئِ الْحَیَاۃِ۔ وصَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا“۔اس کا ترجمہ یہ ہے کہ مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ مَیں خاص رحمتیں نازل کروں گا اور عذاب کو روکوں گا۔ اے پہاڑو اور اے پرندو! میرے اس بندہ کے ساتھ وجد اور رقّت سے میری یاد کرو۔ وہ زندگی کے پانی سے دور ہو گئے ہیں۔ پس تو انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔ (تذکرہ 1969، صفحہ 458)

پھر آپ فرماتے ہیں 30/ جنوری 1903ء کی بات ہے۔ ”اسی رات خواب میں دیکھا کہ گویا زار روس کا سوٹا میرے ہاتھ میں ہے اور اس میں پوشیدہ طور پر بندوق کی نالی بھی ہے۔ دونوں کام نکالتا ہے۔ اور پھر دیکھا کہ وہ بادشاہ جس کے پاس بو علی سینا تھا اس کی کمان میرے پاس ہے۔ اور مَیں نے اس کمان سے ایک شیر کی طرف تیر چلایا ہے اور شاید بو علی سینا بھی میرے پاس کھڑا ہے اور وہ بادشاہ بھی“۔ (تذکرہ 1969ء، صفحات 458-459)

فروری 1903ء کو سیر میں حضرت اقدس نے یہ الہامات سنائے جو کہ آپ کو رات کو ہوئے۔ ”سَنُنْجِیْکَ۔سَنُعْلِیْکَ۔ اِنّی مَعَکَ وَ مَعَ اَھْلِکَ۔ سَاُکْرِمُکَ اِکْرَامًا عَجَبًا۔ سُمِعَ الدُّعَائُ۔اِنّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ دُعَا ئُ کَ مُسْتَجَابٌ۔اِنّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔وَاُصَلِّیْ وَاَصُوْمُ۔ وَاُعْطِیْکَ مَا یَدُوْمُ “۔ہم تجھے نجات دیں گے۔ ہم تجھے غالب کریں گے۔ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ۔ اور مَیں تجھے ایسی بزرگی دوں گا جس سے لوگ تعجب میں پڑیں گے۔ مَیں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔ مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور تجھے وہ چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے گی۔ (تذکرہ صفحہ 459۔460 مطبوعہ 1969ء)

پھر فروری کا ایک الہام ہے۔” اِنّیْ مَعَ الْاَسْبَابِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ اِنّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اُجِیْبُ۔ اُخْطِیْ وَاُصِیْبُ۔اِنّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ مُحِیْطٌ“۔اس کا ترجمہ ہے کہ مَیں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا۔ اپنے ارادے کو کبھی چھوڑ بھی دوں گا اور کبھی ارادہ پورا کروں گا۔ کچھ ترجمہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود کیا ہے۔ بقیہ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ مَیں خاص سامان لے کر تیرے پاس اچانک آؤں گا۔ مَیں اپنے رسول کی حمایت میں (انہیں) گھیرنے والا ہوں۔ (تذکرہ صفحہ 462۔ مطبوعہ 1969ء)

1903ء کا ہی ایک الہام ہے۔ فرمایا:”یُرِیْدُوْنَ اَنْ لَّا یَتِمَّ اَمْرُکَ۔ وَاللّٰہِ یَاْبٰی اِلَّا اَنْ یُّتِمَّ اَمْرَکَ‘۔ وہ ارادہ کریں گے جو تیرا کام ناتمام رہے اور خدا نہیں چاہتا جو تجھے چھوڑ دے۔ جب تک تیرے تمام کام پورے نہ کر دے۔ (تذکرہ صفحہ 466۔ مطبوعہ 1969ء)

پھر مارچ 1903ء کا ہی ایک الہام ہے۔” اِنَّا نَرِثُ الْاَرْضَ نَاْکُلُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا“۔ ہم زمین کے وارث ہوں گے اور اطراف سے اس کو کھاتے آئیں گے۔ (تذکرہ صفحہ 466۔ مطبوعہ 1969ء)

اپریل 1903ء میں پھر یہ الہام ہے:”رَبِّ اِنّیْ مَظْلُوْمٌ فَانْتَصِرْفَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا“۔ اے میرے رب مَیں ستم رسیدہ ہوں۔ میری مدد فرما اور انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔(تذکرہ 1969ء، صفحہ 470)

یہ دعا آج کل ہمیں ہر احمدی کو کرنی چاہئے۔ اس پر توجہ دیں۔

پھر فرمایا کہ میں نے ایک دفعہ کشف میں اللہ تعالیٰ کو تمثّل کے طور پر دیکھا۔ میرے گلے میں ہاتھ ڈال کر فرمایا: جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو“۔ (تذکرہ صفحہ 471۔ مطبوعہ 1969ء)۔

اگست 1903ء ہی کا ایک الہام ہے ”یَسْئَلُوْنَکَ عَنْ شَانِکَ۔قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ۔اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَارَتْقًا فَفَتَقْنَاھُمَا۔اَلَمْ تَرَکَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ۔اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ۔کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ جِئْتَ فَصْلَ الْفَتْحِ“۔ تیری شان کے بارے میں وہ پوچھیں گے تو کہہ کہ وہ خدا ہے جس نے مجھے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ آسمان اور زمین ایک گٹھڑی کی طرح بندھے ہوئے تھے تب ہم نے انہیں کھول دیا۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔ کیا اس نے ان کی تدبیر کو ضائع نہ کر دیا۔ اللہ نے لکھ چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ تو فتح کے موقع پر آیا۔ (تذکرہ صفحہ 480۔ مطبوعہ 1969ء)

اکتوبر 1903ء کا ایک الہام ہے ”اِنِّیْ اُنَوِّرُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ظَفَرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ مُّبِیْنٌ۔ظَفَرٌ وَّفَتْحٌ مِّنَ اللّٰہِ۔فَخر اَحْمَد۔اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا۔اس کا ترجمہ ہے: مَیں روشن کروں گا ہر اس شخص کو جو اس گھر میں ہے۔ خدا کی طرف سے ظفر اور کھلی کھلی فتح۔ خدا کی طرف سے ظفر اور فتح۔ احمد کا فخر۔ مَیں نے خدائے رحمان کے لئے روزہ کی منت مانی۔(تذکرہ صفحہ 495۔ مطبوعہ 1969ء)

نومبر 1903ء میں الہام ہوا: ”میری فتح ہوئی۔ میرا غلبہ ہوا“۔ (تذکرہ صفحہ 498۔ مطبوعہ 1969ء)

پھر 26/ نومبر 1903ء کا ایک الہام اس طرح ہے: ”لَکَ الْفَتْحُ وَلَکَ الْغَلَبَۃُ“۔ تیرے لئے فتح ہے اور تیرے لئے غلبہ ہے۔ (تذکرہ صفحہ 498۔ مطبوعہ 1969ء)

آپ فرماتے ہیں:

”اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی......۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے...اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی...اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی۔ اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا۔ اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخمریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے“۔ (تذکرہ صفحہ 493۔ مطبوعہ 1969ء)

دسمبر 1903ء میں آپ کے الہام کا ذکر آتا ہے کہ ”حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بمقام گورداسپور اپنی جماعت کے موجود اور غیر موجود خدام کے لئے عام طور پر دعائیں کیں۔ جو موجود تھے یا جن کے نام یاد آ گئے، ان کا نام لے کر اور کل جماعت کے لئے عام طور پر دعا کی۔ جس پر یہ الہام ہوا ”فَبُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ“۔ پس مومنوں کے لئے خوشخبری ہے۔ (تذکرہ صفحہ 499-500۔ مطبوعہ 1969ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بے انتہا رؤیا، الہامات، پیش خبریاں ہیں جنہیں ہم نے نہ صرف پورا ہوتے دیکھا ہے بلکہ کئی کئی مرتبہ پورا ہوتے دیکھا ہے۔ مثلاً سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا کا نشان ہی ہے جس کی وجہ سے ہم نے کئی دفعہ دشمن کو پستے دیکھا ہے، اس کی خاک اڑتے دیکھی، اس کی نسلوں پر بھی وبال آتے دیکھے۔ تو کئی ایسے نشانات ہیں جن سے ہمارے ایمانوں کو ہمیشہ تقویت ملی ہے اور آپ کی پیشگوئیوں پر ایمان اور یقین بڑھتا ہی چلا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی یہ پوری ہوں گی اور پوری ہوتی چلی جائیں گی۔ لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جلدبازی سے کام نہ لو۔ یہ نشان اپنے وقت پر پورا ہوتا چلا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ مَیں آؤں گا اور ضرور آؤں گا۔ یہ سچے وعدوں والا خدا ہے اور جب اس نے کہہ دیا کہ مَیں دشمن کو گھیروں گا تو وہ ضرور گھیرے گا اور ضرور گھیرے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اس کے وعدوں کو ٹال نہیں سکتی۔ ہاں ایک شرط ہے کہ ہم سچے دل سے اس پر ایمان لے آئیں، اسی کے ہو جائیں۔ اس کا خوف، اس کی خشیت ہم پر طاری ہو۔ ہر معاملہ میں تقویٰ ہمارا اوڑھنا بچھونا ہو تاکہ ہماری کمزوریوں کی وجہ سے خدائی وعدے مؤخر نہ ہو جائیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، 25/ جولائی 2003ء)

مُناجات اور تبلیغِ حق

منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیرِ غار

کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا مُعتقد
لیکن اب دیکھو کہ چرچا کس قدر ہے ہر کنار

اُس زمانہ میں خدا نے دی تھی شہرت کی خبر
جو کہ اب پوری ہوئی بعد از مُرورِ روزگار

کھول کر دیکھو براہیں جو کہ ہے میری کتاب
اِس میں ہے یہ پیشگوئی پڑھ لو اُس کو ایک بار

اب ذرہ سوچو کہ کیا یہ آدمی کا کام ہے
اِس قدر امرِ نہاں پر کس بشر کو اِقتدار

قُدرتِ رحمان و مکرِ آدمی میں فرق ہے
جو نہ سمجھے وہ غبی از فرق تا پا ہے حمار

سوچ لو اے سوچنے والو کہ اب بھی وقت ہے
راہِ حرماں چھوڑ دو رحمت کے ہو اُمیدوار

سوچ لو یہ ہاتھ کس کا تھا کہ میرے ساتھ تھا
کس کے فرماں سے میں مقصد پا گیا اور تم ہو خوار

یہ بھی کچھ ایماں ہے یارو ہم کو سمجھائے کوئی
جس کا ہر میداں میں پھل حرماں ہے اور ذِلّت کی مار

غل مچاتے ہیں کہ یہ کافر ہے اور دجّال ہے
میں تو خود رکھتا ہوں اُن کے دیں سے اور ایماں سے عار

گر یہی دِیں ہے جو ہے ان کی خصائل سے عیاں
مَیں تو اِک کوڑی کو بھی لیتا نہیں ہوں زینہار

جان و دِل سے ہم نثارِ مِلّتِ اسلام ہیں
لیک دیں وہ رہ نہیں جس پر چلیں اہلِ نقار

ناز مت کر اپنے ایماں پر کہ یہ ایماں نہیں
اس کو ہیرا مت گماں کر ہے یہ سنگِ کوہسار

پیٹنا ہوگا دو ہاتھوں سے کہ ہے ہے مر گئے
جبکہ ایماں کے تمہارے گند ہوں گے آشکار

ہے یہ گھر گرنے پہ اَے مغرور لے جلدی خبر
تا نہ دَب جائیں ترے اہل و عیال و رِشتہ دار

ہے غضب کہتے ہیں اب وحیِ خدا مفقود ہے
اب قیامت تک ہے اس اُمت کا قصّوں پر مدار

یہ عقیدہ برخلافِ گُفتہ دادار ہے!
پر اُتارے کون برسوں کا گلے سے اپنے ہار

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 136)

تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم

منظوم کلام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم
مگر نہ چھوڑیں گے تجھ کو ہرگز نہ تیرے در پر سے جائیں گے ہم

تری محبت کے جرم میں ہاں جو پیں بھی ڈالے جائیں گے ہم
تو اس کو جانیں گے عین راحت نہ دل میں کچھ خیال لائیں گے ہم

سنیں گے ہرگز نہ غیر کی ہم نہ اس کے دھوکے میں آئیں گے ہم
بس ایک تیرے حضور میں ہی سرِ اطاعت جھکائیں گے ہم

جو کوئی ٹھوکر بھی مارے گا تو اُس کو سہہ لیں گے ہم خوشی سے
کہیں گے اپنی سزا یہی تھی زباں پہ شکوہ نہ لائیں گے ہم

ہمارے حالِ خراب پر گو ہنسی اُنہیں آج آ رہی ہے
مگر کسی دن تمام دنیا کو ساتھ اپنے رُلائیں گے ہم

ہوُا ہے سارا زمانہ دشمن، ہیں اپنے بیگانے خوں کے پیاسے
جو تو نے بھی ہم سے بے رُخی کی تو پھر تو بس مر ہی جائیں گے ہم

یقیں دلاتے رہے ہیں دنیا کو تیری الفت کا مدتوں سے
جو آج تو نے نہ کی رفاقت کسی کو کیا منہ دکھائیں گے ہم

پڑے ہیں پیچھے جو فلسفے کے انہیں خبر کیا ہے کہ عشق کیا ہے
مگر ہیں ہم رَہرَوِ طریقت ثمارِ الفت ہی کھائیں گے ہم

سمجھتے کیا ہو کہ عشق کیا ہے یہ عشق پیار و کٹھن بلا ہے
جو اس کی فرقت میں ہم پہ گزری کبھی وہ قصہ سنائیں گے ہم

ہمیں نہیں عطر کی ضرورت کہ اس کی خوشبو ہے چند روزہ
بوئے محبت سے اس کی اپنے دماغ و دل کو بسائیں گے ہم

ہمیں بھی ہے نسبتِ تلمذ کسی مسیحاً نفس سے حاصل
ہوُا ہے بے جان گو کہ مسلم مگر اب اس کو جِلائیں گے ہم

مٹا کے نقش و نگارِ دیں کو یونہی ہے خوش دشمنِ حقیقت
جو پھر کبھی بھی نہ مٹ سکے گا اب ایسا نقشہ بنائیں گے ہم

خدا نے ہے خضرِ رَہ بنایا ہمیں طریقِ محمدؐی کا
جو بھولے بھٹکے ہوئے ہیں ان کو صنم سے لاکر ملائیں گے ہم

ہماری ان خاکساریوں پر نہ کھائیں دھوکا ہمارے دشمن
جو دیں کو ترچھی نظر سے دیکھا تو خاک ان کی اُڑائیں گے ہم

مٹا کے کفر و ضلال و بدعت کریں گے آثارِ دیں کو تازہ
خدا نے چاہا تو کوئی دن میں ظفر کے پرچم اُڑائیں گے ہم

خبر بھی ہے کچھ تجھے او ناداں! کہ مردِمِ چشمِ یار ہیں ہم
اگر ہمیں کج نظر سے دیکھا تو تجھ پہ بجلی گرائیں گے ہم

وہ شہر جو کفر کا ہے مرکز ہے جس پہ دینِ مسیح نازاں
خدائے واحد کے نام پر اک اب اس میں مسجد بنائیں گے ہم

پھر اس کے مینار پر سے دنیا کو حق کی جانب بلائیں گے ہم
کلامِ ربِّ رحیم و رحماں ببانگِ بالا سنائیں گے ہم

(اخبار الفضل جلد 7۔ 19 ستمبر 1920ء)

جلسہ سالانہ سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے کرام کے ارشادات

جلسہ سالانہ کی ابتدا الٰہی اشاروں اور بشارتوں کے تحت ہوئی تھی یہ اپنے اندر ان گنت برکات اور فوائد سمیٹے ہوئے ہے۔ جلسہ سالانہ کی ایمان افروز تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ 27دسمبر 1891ء کو قادیان میں منعقد ہونے والے پہلے جلسہ سالانہ میں 75احباب شامل ہوئے جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرفِ مصافحہ بخشا اور پھر بعد نمازِ ظہر مسجدِ اقصیٰ میں حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ نے حضرت اقدس کی تصنیف ''آسمانی فیصلہ'' پڑھ کر سنائی۔ پہلے جلسہ سالانہ کا یہی مکمل پروگرام تھا۔ جلسہ میں شامل ہونے والوں میں سے بارہ افراد نے اُسی روز بیعت کرنے کی سعادت بھی پائی۔

ایک نہایت بے رونق بستی

جس سرزمین پر یہ جلسہ سالانہ منعقد ہوا یعنی قادیان دار الامان کی اُس زمانہ میں ابتدائی حالت صحابہ کے مطابق یہ تھی کہ یہ ایک نہایت بے رونق بستی تھی۔ بازار خالی پڑے تھے اور سارے بازار سے دو تین روپے کا آٹا یا چار پانچ آنے کا مصالحہ بھی نہیں مل سکتا تھا۔ معمولی ضرورتوں کے لیے قریبی قصبے بٹالہ جانا پڑتا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے جلسے کے بعد اس جلسے کو مستقل طور پر ہر سال منعقد کرنے کے بارے میں اشتہار شائع فرمایا چنانچہ اگلے سال یعنی 1992ء کے جلسہ سالانہ میں 327 / افراد شامل ہوئے۔ اس جلسہ میں چند تقاریر کے علاوہ مجلس شوریٰ بھی منعقد کی گئی۔ جس میں بہت اہم اور دور رس فیصلے ہوئے۔ مثلاً فیصلہ کیا گیا کہ یورپ اور امریکہ میں تبلیغ کے لیے ایک رسالہ جاری کیا جائے، قادیان میں اشاعت کے اُمور کے لیے مطبع (پریس) کا قیام عمل میں لایا جائے۔ اور ایک اخبار بھی جاری کیا جائے اس کے علاوہ بھی بہت سے فیصلے کیے گئے اور بعد ازاں 40 / افراد کی بیعت کے بعد دعا کے ساتھ یہ سالانہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اس عظیم جلسہ کو معمولی خیال نہ کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں جلسہ سالانہ کئی بار منعقد ہوا اور آپ نے اس کی اہمیت اور افادیت کے حوالے سے متعدد کتب و اشتہارات میں احباب کو توجہ دلائی۔ اسی کی پیروی میں خلفائے کرام نے انتھک کوششوں سے اس عظیم الشان جلسہ کو اپنی نئی شان سے منعقد کیا اور اس کی اہمیت کو واضح کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالصتاً تائید حق اور اعلائے کلِمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لیے قومیں طیار کی گئی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ اس مذہب میں نہ نیچریت کا نشان رہے گا اور نہ تفریط پسند اور اَوہام پرست مخالفوں کا، نہ خوارق کے انکار کرنے والوں کے انکار کرنے والے باقی رہیں گے اور نہ اُن میں بیہودہ اور بے اصل اور مخالفِ قرآن روایتوں کے ملانے والے، اور خدا تعالیٰ اس اُمّتِ وَسط کے لیے بین بین کی راہ زمین میں قائم کر دے گا۔ وہی راہ جس کو قرآن لایا تھا، وہی راہ جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھلائی تھی۔ وہی ہدایت جو ابتداء سے صدیق اور شہید اور صلحاء پاتے رہے۔ یہی ہو گا۔ ضرور یہی ہو گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جائے۔''

(مجموعۂ اشتہارات جلد 1، صفحات 341-342، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل، 24 جولائی 2023ء، صفحہ اوّل)

روحانی فوائد اور ثواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''لازم ہے کہ اس جلسے پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر، لحاف وغیرہ بھی بقدرِ ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔''

(اشتہار 7، دسمبر 1892ء، مجموعۂ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 341، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 24 جولائی 2023ء، صفحہ اوّل)

شاملین جلسہ کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں

آپؑ فرماتے ہیں:

''ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لیے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہمّ و غم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں ان بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اِختتامِ سفر اِن کا

خلیفہ ہو۔‘‘

(اشتہار 7، دسمبر 1892ء، مجموعۂ اشتہارات جلد اوّل، صفحہ 362)

صحتِ نیّت اور حُسنِ ثمرات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’دل تو یہی چاہتا ہے کہ مبائعین محض للہ سفر کر کے آویں اور میری صحبت میں رہیں اور کچھ تبدیلی پیدا کر کے جائیں کیونکہ موت کا اعتبار نہیں۔ میرے دیکھنے میں مبائعین کو فائدہ ہے مگر مجھے حقیقی طور پر وہی دیکھتا ہے جو صبر کے ساتھ دین کو تلاش کرتا ہے

اور فقط دین کو چاہتا ہے۔ سو ایسے پاک نیّت لوگوں کا آنا ہمیشہ بہتر ہے... اور یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحتِ نیّت اور حسنِ ثمرات پر موقوف ہے ورنہ بغیر اس کے ہیچ اور جب تک یہ معلوم نہ ہو اور تجربہ شہادت نہ دے کہ اس جلسہ سے دینی فائدہ یہ ہے اور لوگوں کے چال چلن پر اس کا یہ اثر ہے تب تک ایسا جلسہ صرف فضول ہی نہیں بلکہ اس علم کے بعد اس اجتماع سے نیک نتائج پیدا نہیں ہوتے۔ ایک معصیّت اور طریق ضلالت اور بدعت شنیعہ ہے۔

میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لیے اپنے مبائعین کو اکٹھا کروں بلکہ وہ علّتِ غائی جس کے لیے میں حیلہ نکالتا ہوں اِصلاحِ خلق اللہ ہے۔‘‘

(شہادت القرآن، روحانی خزائن، جلد 9، صفحہ 395 مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل)

جلسہ کے موقع پر یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لیے تدابیرِ حسنہ پیش کی جائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بِالمُوَاجِہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے اُن کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا۔ اور اس جماعت کے تعلقات وسیع پذیر ہوں گے۔ ماسوا اس کے جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لیے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام قبول کرنے کے لیے طیار ہو رہے ہیں اور اسلام کے تفرقہ مذاہب سے بہت لرزاں اور ہراساں ہیں......

سو بھائیو یقیناً سمجھو کہ یہ ہمارے لیے ہی جماعت طیار ہونے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی صادق کو بے جماعت نہیں چھوڑتا انشاء اللہ۔

القدیر سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی خدا تعالیٰ نے آسمان پر یہی چاہا ہے اور کوئی نہیں کہ اس کو بدل سکے۔ سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔‘‘

(مجموعۂ اشتہارات، جلد 1، صفحات 340 تا 341)

جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کا ایک نشان

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’سالانہ جلسہ خدا تعالیٰ کا نشان ہے اور خدا کی طرف سے ہمارے سلسلہ کی ترقی کے سامانوں میں سے ایک سامان ہے، جس کی ایک دلیل تو یہ ہے کہ جو غیر احمدی دوست ہیں جلسہ پر آتے ہیں ان میں سے اکثر بیعت کر کے ہی واپس جاتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جلسہ سے کچھ ایسی برکات وابستہ ہیں کہ جو لوگ اسے دیکھتے ہیں اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔‘‘

(فرمودہ 15 نومبر 1929ء مطبوعہ خطباتِ محمود جلد 12)

قادیان کی زمین اَرضِ حرم کا نام پائے گی

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے جلسہ سالانہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے ہی سے بتا دیا تھا کہ دینی اغراض کے لیے قادیان میں اس موقع پر اس قدر لوگ آیا کریں گے کہ ان کے اس ہجوم سے جو صرف دین کی خاطر ہو گا قادیان کی زمین اَرضِ حرم کا نام پائے گی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت مصلح موعودؓ 18 دسمبر 1935ء، خطبات محمود، جلد 9، صفحہ 391)

ہم یہاں نئی دنیا اور نیا آسمان بنانے کے لئے جمع ہوئے ہیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ آپ لوگوں میں سے کوئی یہ خیال نہ کرے کہ یہاں آنا معمولی بات ہے اور یہ مجلس دنیا کی مجالس کی طرح معمولی مجلس ہے کیونکہ یہ خیال کرنے والا شخص خدا تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان نہیں رکھتا اور وہ مومن نہیں ہو سکتا جو یہ یقین نہ رکھے کہ ہم یہاں نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کے لیے جمع ہوئے ہیں یاد رکھو تم وہ بیج ہو جس سے ایسا عظیم الشان درخت اُگنے والا ہے کہ جس کے سائے میں تمام دنیا آرام پائے گی تمہارے قلوب وہ زمین ہے جس سے خدا تعالیٰ کی مغفرت کا پودا پھوٹنے والا ہے اگر دنیا یہ بات نہیں دیکھ سکتی تو وہ اندھی ہے اور اگر خدا

کے وعدوں کو نہیں سُنتی تو وہ بہری ہے مگر تم نے خدا تعالیٰ کے وعدوں کو سُنا اور ان کو پورے ہوتے دیکھا تم میں سے ہر فرد جس نے خدا کے مسیح کے ہاتھ پر بیعت کی، خواہ براہِ راست خواہ خلفاء کے ذریعہ، وہ آدم ہے جس سے نئی نسلیں چلیں گی۔ تُم خدا کی وہ خاص زمین ہو جس پر اُس کی رحمت کی بارش برسے گی، تمہیں خدا تعالیٰ وہ درخت بنائے گا جس کے سائے میں ہر سعید بیٹھے گا اور جو تم کو چھوڑے گا وہ نہ دنیا میں آرام پائے گا اور نہ آخرت میں۔"

(انوار العلوم، جلد12، صفحہ 548)

جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کی تائید کا زندہ نشان

یہ جلسہ جیسا کہ میں پہلے بھی متعدد بار بیان کر چکا ہوں اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے نشان ہے۔ قادیان وہ مقام ہے کہ ایک دن اس طرف کوئی رخ بھی نہیں کرتا تھا کئی لوگ اس قسم کے تھے جو قادیان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام سُن کر بڑی بڑی دور سے قادیان پہنچنے کی خواہش سے روانہ ہوتے مگر بٹالہ یا امرتسر پہنچ کر واپس ہو جاتے تھے کیونکہ انہیں یہ بتایا جاتا تھا کہ قادیان میں بہت بڑا دجالی فتنہ ہے۔ کئی آدمی ہماری جماعت میں آج بھی ایسے موجود ہیں جو کفِ افسوس مل رہے ہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قادیان کیوں نہ آئے وہ بٹالہ یا امرتسر سے محض اس لیے لوٹ گئے کہ دشمنوں نے ان سے بعض ایسی باتیں کہیں جنہیں سُن کر انہوں نے قادیان آنا پسند نہ کیا، اگر وہ اس وقت پہنچ جاتے تو صحابہ میں داخل ہو جاتے۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کے اخلاص کو دیکھ کر احمدیت میں تو داخل کر دیا مگر صحابیت سے محروم رہ گئے......

پس یہ بھی ایک نشان ہے جو جلسہ کے دنوں میں نظر آتا ہے کہ لوگ اتنی کثیر تعداد میں یہاں جمع ہوتے ہیں جس کا کبھی وہم و گمان بھی نہ ہو سکتا تھا...... قادیان کے رہنے والوں کو خدا تعالیٰ نے اس دار کی حفاظت کا ذریعہ بنایا ہے جس کی برکت کے لیے وہ لوگوں کو جمع کر کے یہاں لاتا ہے پس یہاں کے احباب کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ اِس آنے والے دن کی تیاری کریں اور اس کے علاوہ اپنے اجسام اور اوقات بھی خدمت کے لیے پیش کریں۔ اور جو منتظمین ہیں انہیں میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ جیسا کہ میں نے متواتر کہا ہے کارکنوں کو کام سے پہلے مشق کرائیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28 نومبر 1930ء، خطباتِ محمود جلد 12، صفحات 509، 513)

جو کوئی خدا کے لیے کھڑا ہوتا ہے، خدا اُسے ضائع نہیں ہونے دیتا

"حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جلسہ سالانہ بھی ایک بہت بڑا نشان ہے جو ہر سال ہمیں یہ بتاتا ہے کہ دیکھو خدا کی راستباز جماعت کس طرح اُٹھتی ہے اور کامیاب ہوتی ہے اور اس کے مخالف کس طرح ناکام و نامراد رہتے ہیں، اس میں شک نہیں کہ قادیان میں ہر وقت ہی جلسہ ہوتا ہے اور ہر وقت ہی لوگ آتے جاتے رہتے ہیں پھر یہاں کچھ ہندوستان کے کچھ پنجاب کے کچھ افغانستان کے کچھ بنگال کے، کچھ یوروپ کے کچھ عرب وغیرہ کے لوگ رہتے ہیں جو ہماری صداقت کی دلیل ہیں۔ لیکن سالانہ اجتماع سے اس کے علاوہ بھی بہت سے نتائج حاصل ہوتے ہیں اور وہ یہ کہ جو کوئی خدا کے لیے کھڑا ہوتا ہے خدا اُسے ضائع نہیں ہونے دیتا۔"

(خطبہ جمعہ 31 دسمبر 1915ء، خطباتِ محمود، صفحہ 540)

جلسہ پر آنے کی ہدایت

فرمایا: "میں ایک طرف تو جماعت کے دوستوں کو اور سلسلہ کے اخباروں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ لوگوں کو جلسہ پر آنے کی تحریک کریں کہ زیادہ سے زیادہ لوگ آئیں اور اپنے عمل سے خدا کے فضل کے وارث بنیں تا خدا تعالیٰ دکھاوے کہ دشمنی اور کینہ رکھنے والے سلسلہ کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18 نومبر 1927ء خطباتِ محمود جلد 11، صفحہ 246)

اپنی کمزوری کے نتیجہ میں ان برکتوں سے محروم نہ رہ جائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر فرماتے ہیں:

"پس میری دعا ہے کہ جس مقصد کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے کونے کونے میں یہ آواز دی تھی کہ میری طرف آؤ اور میرے سلسلہ میں داخل ہو جاؤ تاکہ تم یہ برکتیں پاؤ خدا کرے کہ آپ اپنی کسی کمزوری کے نتیجہ میں ان برکتوں سے محروم نہ ہو جائیں، اور خدا کرے کہ آپ کے عمل اور آپ کا اخلاص اور آپ کی نیتیں، خواہ وہ داغدار ہی کیوں نہ ہوں، اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی چادر آپ کی کمزوریوں کو اور داغوں کو ڈھانپ دے اور اس کی قبولیت کی رحمت آپ کو قبول کر لے، اور آپ کو وہ سب کچھ مل جائے جس کی آپ کو بشارت دی گئی ہے۔

(جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی دعائیں 1975ء، ماخوذ الفضل انٹرنیشنل 28 دسمبر 2019ء، صفحہ اول)

اللہ تعالیٰ کے مہمانوں کی خاطر تواضع

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: "پس جو مہمان تمہارے پاس آئے ہیں ان کی خاطر تواضع میں لگ جاؤ۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ میرے مہمان نہیں ہیں، اس لیے مجھے خدمت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کو یاد رکھنا چاہیے کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اور تم اُس کے بندے ہو، تو کیا یہ بندے کا فرض نہیں ہے کہ وہ اپنے آقا کے مہمان کی خبر گیری کرے، ضرور ہے۔ پس یہ مہمان خدا کے گھر اور خدا کی ہی

آواز پر آئے ہیں کیونکہ مامور من اللہ کی آواز خدا کی آواز ایک ہی ہوتی ہے۔ تم لوگ ان کی خبر گیری کرو، اگر تمہیں کسی سے تکلیف بھی پہنچ جائے تو اس کو برداشت کرو اور کسی کی ہتک کرنے کا خیال بھی دل میں نہ لاؤ۔ جو مہمان کی ہتک کرتا ہے وہ اپنی ہی ہتک کرتا ہے کیونکہ مہمان اس کی عزت ہوتا ہے پس اس سے احمق کون ہے جو آپ اپنی عزت برباد کرے یا اپنا گلا آپ ہی کاٹے، تم لوگ ہر طرح سے مہمانوں کی خاطر اور تواضع میں لگے رہو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25، دسمبر 1914ء مطبوعہ خطباتِ محمود، جلد 4 صفحات 257-258، الفضل انٹرنیشنل 24 جولائی 2023ء، صفحہ اول)

جلسہ سالانہ کی برکت سے روحانی انقلاب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرِہِ العزیز فرماتے ہیں: "جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو لے کر آیا اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو بانٹتا ہوا چلا گیا۔ کئی لوگوں نے خطوط میں بھی اور زبانی بھی اظہار کیا کہ ایک عجیب روحانی کیفیت محسوس کرتے رہے، خدا کرے کہ یہ روحانی کیفیت عارضی نہ ہو بلکہ ہمیشہ رہنے والی ہو اور دائمی ہو ہم ہمیشہ اس کوشش میں رہیں کہ اللہ تعالیٰ کے جن فضلوں کو ہم نے سمیٹا ہے اُن کو اپنی زندگی پر لاگو بھی کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش بھی کرتے رہیں۔ مقررین کی باتیں ان مقررین کی طرح نہ ہوں جن کے جوشیلے خطابات کا وقتی اثر تو ہوتا ہے لیکن مجلس سے اُٹھتے ہی وہ اثر زائل ہو جاتا ہے یہی دنیا اور اس کے دھندوں میں انسان کھویا جاتا ہے ترقی کرنے والی اور انقلاب پیدا کرنے کا دعویٰ کرنے والی قوموں کے یہ طریق نہیں ہوا کرتے۔ وہ جب ایک کام کرنے کا عزم لے کر اُٹھتی ہیں تو پھر اس کو انتہاء تک پہنچانے کی بھی کوشش کرتی ہیں۔

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرِہِ العزیز۔ فرمودہ 6/ اگست 2004ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 20/ اگست 2004ء)

احمدی مسلمان پیدا ہونا یا اپنے آپ کو احمدی کہلانا کافی نہیں

سیر الیون کے جلسہ کے موقع پر جماعت سیر الیون کو پیغام دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بیعت کا مطلب اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا ہے...... آپ علیہ السلام نے بڑے درد کے ساتھ اپنی بیعت کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی طرف راہنمائی فرمائی ہے۔ تاکہ ہم حقیقی احمدی بن سکیں۔ یہ وہ ارشادات ہیں جنہیں ہمیں باقاعدہ اپنے سامنے رکھنا چاہیے اور یہی ہماری روحانی تربیت کا ذریعہ ہیں۔ اسی کے ذریعہ ہم دین کا ادراک بھی حاصل کر سکتے ہیں یہی ذریعہ ہے جس سے ہم قرآن کریم کے اسرار و معارف تک پہنچ سکتے ہیں اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہم اعتقادی اور عملی حالتوں کو درست کر سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں، یہ بڑی بدقسمتی ہوگی کہ ہم اس خزانے کے ہوتے ہوئے فائدہ نہ اُٹھائیں پس جماعت کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ آپ علیہ السلام کے الفاظ کو ہدایت کے حصول کے لیے پڑھے اور غور کرے اور ان پر عمل کرے تا وہ ان اعلیٰ روحانی مدارج کو حاصل کرنے والا ہو جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے توقع رکھتے تھے"۔

اللہ تعالیٰ کی نصرت اس وقت ملے گی جب سچا تقویٰ اور نیکی ساتھ ہو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بار بار الہام ہوا:

"اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُون"۔ (النحل:129)

یعنی اللہ تعالیٰ ان کی حمایت اور نصرت میں ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور احسان کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: خدا جانے یہ الہام دو ہزار بار ہوا ہو۔ اس سے غرض یہی ہے کہ تا جماعت کو معلوم ہو جاوے کہ صرف اس بات پر ہی فریفتہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہم اس جماعت میں شامل ہو گئے ہیں یا صرف خشک ایمان سے راضی ہو جاو۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اُس وقت ملے گی جب سچا تقویٰ اور پھر نیکی ساتھ ہو... اور سب سے ضروری یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے ایک ذاتی تعلق بناتے ہوئے اپنی روحانی حالت بہتر کریں اور مسلسل اپنے عملوں کو بہتر کریں اور تبلیغ کی نئی راہیں کھولیں، ہمیں اس حقیقت پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان لیا ہے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل پیرو تھے، جنہوں نے اسلام کا دفاع اور اس کی عظمت کو بحال کرنا تھا ہمیں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے... اپنی روحانی حالتوں کو بہتر کرنا چاہیے اور اپنی عبادتوں کے معیار کو اس درجہ تک لے جانا چاہیے جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے اور تمام بدیوں کو چھوڑتے ہوئے مکمل ایمانداری کے ساتھ نیک اعمال بجالانا چاہئیں۔"

(پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرِہِ العزیز، جلسہ سالانہ سیر الیون، 2019ء، الفضل انٹرنیشنل، 3 جون 2019ء)

جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے مہمانوں اور میزبانوں کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ہدایات

خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ذکرِ الٰہی اور درود شریف پڑھنے میں اپنا وقت گزاریں اور التزام کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کریں، فضول گفتگو سے اجتناب کریں، باہمی گفتگو میں دھیما پن ہو اور وقار ہو۔ تلخ گفتگو آپ کو بھی تکلیف دیتی ہے اور جس دل پر جاکے پڑتی ہے اس کو بھی تکلیف دیتی ہے۔

پس یاد رکھیں کہ دل سے تلخی کو نہ اُٹھنے دیں۔ اگر ہے اور مجبوری ہے تو اس کو دبا جائیں خدا کی خاطر صبر کریں تو اس سے انشاء اللہ آپ بھی پاک صاف رہیں گے اور آپ کا ماحول بھی پاک صاف رہے گا

جلسہ کی کارروائی وقار کے ساتھ سُننی چاہیے...

خواتین کو میں ہمیشہ نصیحت کرتا ہوں پردہ کا لحاظ رکھیں۔ اگر آپ احمدی ہیں اور مہمان کے طور پر آئی ہیں تو جلسے کے دنوں میں آپ پر فرض ہے اور آپ کے ماں باپ پر فرض ہے کہ آپ کو سلیقے کے ساتھ چلنا پھرنا سکھائیں۔ اگر پردے کی عمر نہیں بھی لیکن جو بیچ بیچ کی عمر ہوتی ہے، جہاں پردہ پورا کرو نہ کرو درمیان میں اختیار ہوتا ہے اس عمر کی بچیوں کو خصوصیت کے ساتھ اپنے سر کو اور اپنی چھاتی کو ڈھانپ کر رکھنا چاہیے اور ڈھانپتے وقت بالوں کی نمائش نہیں ہونی چاہیے۔

اعتراض کی بجائے حسنِ ظن رکھیں

اگر کسی مہمان خاتون نے سنگار پٹار بھی کیا ہوا اور پردے کا بھی لحاظ نہ ہو، یہ خیال کرنا چاہیے کہ وہ غالباً احمدی نہیں ہے۔ لیکن بعض دوسرے دوست جو مثلاً عرب ممالک سے تشریف لاتے ہیں وہ ہر خاتون سے اسی طرح کے پردے کی توقع رکھتے ہیں جو ہم جماعت میں رائج کر رہے ہیں تو اوّل تو یہ خیال کریں کہ اعتراض میں جلدی نہیں کرنی چاہیے مومن، مومن پر حسنِ ظن کرتا ہے اس لیے حسنِ ظن سے کیوں کام نہیں لیتے۔ اور جو منتظمین ہیں اُن کے لیے مناسب نہیں ہے ایسی عورتوں کو سخت لفظوں میں یا دو ٹوک لفظوں میں کہیں کہ تم پردہ کرکے پھرو... تو اس موقع پر ہر قسم کی آنے والیاں ہوں گی، ان کا لحاظ کریں اور لجنہ کی جو سلیقے والی بچیاں ہیں جن کو بات کرنے کا اچھا سلیقہ آتا ہے ان کی ڈیوٹی ہونی چاہیے کہ ایسی عورتوں اور لڑکیوں کو علیحدگی میں نرم الفاظ میں سمجھانے کی کوشش کریں۔ فَذَكِّرْ اِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرٰى، نصیحت ضرور فائدہ پہنچاتی ہے۔

مہمان نوازی کا عرصہ

"جہاں تک مہمان نوازی کے ایّام کا تعلق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہمان نوازی تین دن کی ہوا کرتی ہے اس کے بعد اجازت سے ٹھہرو۔ اور مہمانی کے بعد جو تعلق ہے میزبان اور مہمان کا اسے صدقہ فرمایا۔ لیکن یہاں جماعت میں آنا جو ہے وہ اور رنگ رکھتا ہے یہ ہرگز اس قسم کا معاملہ نہیں کہ تین دن کے بعد صدقہ شروع ہو جائے۔ جماعت نے پندرہ دن کی ذمہ داری قبول کی ہے کیونکہ بہت دور دور سے لوگ تشریف لاتے ہیں اور یہاں آتے ہی تین دن ہاتھ لگا کر واپس جانا اُن کے لیے ممکن ہی نہیں۔"...

تکلیف میں صبر کریں

...اگر محدود جگہ اور اور محدود کھانے پینے کی سہولت کی وجہ سے حسبِ منشاء کسی کا انتظام نہ ہو تو خوشی سے برداشت کریں۔

یہ بھی لِلّٰہی صبر ہے اور اس کی اللہ ان کو اس دنیا اور آخرت میں جزا دے گا چند دن کی بات ہے یہ گزر جائیں گے پھر خیریت کے ساتھ اپنے گھر لوٹیں گے۔ اور امید رکھتا ہوں کہ اس جلسے کے تذکرے بھی واپس لے کر جائیں گے۔ اور اگر انتظامات میں کوئی کمزوری دیکھیں تو آپس میں تذکرہ نہ کیا کریں متعلقہ منتظم کو توجہ دلانا ضروری ہے اور یہ آپ کا احسان ہو گا کہ آپ بروقت متعلقہ منتظم کو توجہ دلائیں۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مختلف اوقات میں فرمودہ ہدایات کا انتخاب، مطبوعہ: الفضل انٹرنیشنل 19 جولائی و26 جولائی 2002ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس جلسہ سالانہ کی غرض وغایت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں: "پس یہ جلسہ تین دن کے لیے احمدیوں کو جمع کرکے کوئی دین کی باتیں بتانے کے لیے نہیں یہ صرف اس لیے منعقد نہیں ہوتا بلکہ اس لیے منعقد کیا جاتا ہے کہ اس ماحول میں رہ کر یعنی ان تین دنوں میں جو ماحول بنتا ہے اس میں رہ کر اپنے دلوں کا زنگ اُتاریں... اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک سے چاہتا ہے کہ اسلام کے اس نشاۃِ ثانیہ کے زمانے میں اپنی عملی حالتوں کو بھی اعلیٰ معیاروں پر لے کر جائیں۔ نمازوں کے اندر نمازوں کی روح قائم کریں ... حقوق العباد کی ادائیگی اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ کریں۔"

(خطبہ جمعہ، 3 فروری 2017ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو جلسہ سالانہ کے عظیم الشان مقاصد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے اور اس کے نیک بندوں میں شامل ہونے والا بنائے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے اور خلفائے احمدیت کی نصائح پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم جلسہ سالانہ سے وابستہ روحانی وجسمانی برکات سے متمتع ہو سکیں۔ آمین ثم آمین۔

(مرسلہ: طاہرہ زرتشت)

جلسہ سالانہ کے ثمرات و برکات

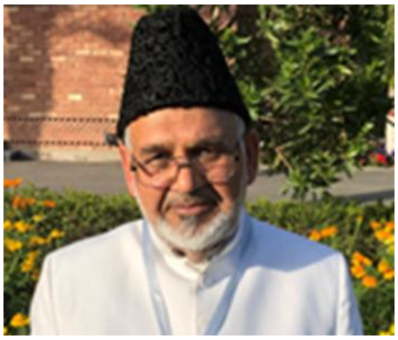

سید شمشاد احمد ناصر۔ مبلغ امریکہ

یہ قافلہ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے 1891ء میں 75 احباب سے چلا تھا اب قریہ قریہ، بستی بستی، ملک ملک پھیل چکا ہے۔ یہ سب سے بڑی برکت اور سب سے بڑا پھل ہے کہ جلسہ سالانہ صرف ایک جگہ تک محدود نہیں رہا بلکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ سے لگا ہوا جلسہ کا یہ پودا اب بہت بڑا تن آور درخت بن چکا ہے۔ قومیں اس سے برکت بھی حاصل کر رہی ہیں۔ علمی پیاس بھی بجھا رہی ہیں۔ خاموش تبلیغ کا ذریعہ بھی بن رہا ہے۔ پیار و محبت، اخوت، برادری، بھائی چارے کی ایک علامت بھی بن چکی ہے۔ جلسہ کی برکات میں سے سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح ہر جلسہ کے جمعہ میں مہمان نوازی کے آداب سکھاتے ہیں۔ اور بیان فرماتے ہیں تو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ کرنے کا جلسہ سالانہ ایک ذریعہ بن جاتا ہے۔ اور پھر جلسہ سالانہ کی ایک پوری ٹیم جو مہمان نوازی ہی کی ذمہ دار ہوتی ہے، اپنے فرائض میں تندہی سے جُت جاتی ہے۔ جس میں نہ صرف کھانا پکتا ہے بلکہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی کہیں پانی پلانے کی تو کہیں کھانا کھلانے کی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہوتے ہیں۔ گویا سب اس مہمان نوازی کا حصہ بن جاتے ہیں جو کہ اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور زمانے کے امام حضرت مہدی علیہ السلام سے مہمان نوازی کا سبق سیکھا جاتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خود جلسہ سالانہ کی برکات و ثمرات کو ان الفاظ میں یوں بیان فرمایا ہے:۔

" قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین، اگر خدا چاہے، بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویّہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔......... ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے مُنہ دیکھ لیں گے اور رُوشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اِس جلسہ میں اُس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور اُن کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلّشانہٗ کوشش کی جائے گی۔ اور اس روحانی سلسلہ میں اَور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو ان شاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔"

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 303)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اپنے ایک اور اشتہار 7 دسمبر 1892ء میں مزید یہ فرمایا:۔

" تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے۔ اور اُن کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔ ماسوا اس کے جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔"

(مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحات 340-341)

میرے مضمون کا عنوان ہے جلسہ سالانہ کی برکات و ثمرات۔ ہماری جماعت چونکہ مذہبی جماعت ہے اس لئے لوگوں کی نظروں سے مادی ثمرات شاید اوجھل ہوتے ہوں مگر جو باتیں خاکسار نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تحریرات سے پیش کی ہیں اصل تو وہی برکات ہیں اور شیریں ثمرات۔ مثلاً آپؑ نے لکھا کہ جلسہ سے یہ فوائد ہوں گے۔

1۔ حقائق و معارف سننے کا موقع ملتا ہے۔ دنیا میں جہاں جہاں بھی جلسے ہوتے ہیں اُن سب میں بعض تقاریر ایک ہی مرکز کے گرد گھومتی ہیں مثلاً توحید باری تعالیٰ، صفات باری تعالیٰ، اسوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، آپؐ کی پاک و طیب سیرت کے مختلف پہلو، قرآن کی برکات و اہمیت، عبادات، ذکر حبیب، بنی نوع کی ہمدردی وغیرہ اور مقامی ضروریات کے مطابق عناوین تجویز ہوتے ہیں۔ ان تقاریر سے ایمان و یقین میں اضافہ ہوتا ہے اور سب سے بڑا پھل اور برکت تو یہی ہے۔

2۔ احباب کے لئے خاص دعائیں ہوتی ہیں۔ خدا کے مُرسل، امام الزماں حضرت مسیح موعودؑ نے شاملین جلسہ کے لئے دعائیں کیں۔ جلسہ کی برکات میں سے یہ

ہے کہ انہیں ان دعاؤں کا حصہ ملتا ہے۔ اور اب خدا تعالیٰ کے مسیح کے خلیفہ کی دعاؤں سے حصہ ملتا ہے۔ یہ سب سے اہم برکت اور جلسہ کا پھل ہے کہ ہمیں شامل ہونے کے ثواب کے ساتھ ساتھ خلیفۃ المسیح کی دعاؤں سے بھی حصہ مل رہا ہے۔

3۔ پھر جو لوگ دوران سال نئے احمدی ہوتے ہیں۔ اُن کی شمولیت سے آپس میں ایک دوسرے سے تعارف بڑھتا ہے۔ یہ بھی بہت بڑا فائدہ ہے۔ اگر مرکزی جلسہ میں نہ بھی شمولیت ہو تو ہر ملک کے جلسہ میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ واقفیت بڑھتی ہے جو کسی اور طریقے سے ناممکن ہوتی ہے۔

4۔ پھر اس تعارف کے بعد جلسہ سالانہ میں رشتے بھی بن جاتے ہیں۔ یعنی بچوں کی شادیاں بھی ہو جاتی ہیں جو کہ بہت بڑی جلسہ کی برکت ہے۔ کیونکہ ایک دوسرے کو ملنے جانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ لیکن جلسے میں سب آئے ہوتے ہیں اور یہ مشکل حل ہو جاتی ہے۔

5۔ پھر جلسہ کی برکات میں سے یہ بھی ہے کہ ایسے دوست جو دوران سال فوت ہو چکے ہیں اُن کے لئے دعائے مغفرت کا اعلان ہوتا ہے۔ اور ہر جگہ اور ہر ملک میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ اُن کے لئے دعائے مغفرت ہو جاتی ہے۔ یہ بھی بہت بڑا جلسہ کا فائدہ اور برکت ہے۔

6۔ بچے چھوٹی عمر سے ہی جلسہ کے نظام میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ڈیوٹیاں دیتے ہیں جن سے اُن کو کام کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اور بڑے ہو کر وہ مضبوط اور مربوط طور پر نظام کا حصہ بن جاتے ہیں۔ انہیں پھر کام کرنے میں دِقت پیش نہیں آتی۔ گویا جلسہ کا نظام انہیں ایک ٹریننگ دے دیتا ہے کام کرنے کی۔ اور اُن کی صلاحیتیں اجاگر ہو جاتی ہیں۔

7۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے متعدد مرتبہ جلسہ کے بعد فرمایا ہے کہ جب ہمارے بچے ڈیوٹیاں دیتے ہیں۔ تو اس کا غیروں پر بہت عمدہ اثر پیدا کرتا ہے۔ اور یہ بھی اور جب وہ جلسہ کا نظام دیکھتے ہیں کہ اتنے لوگوں کو بروقت کھانا کھلایا جا رہا ہے۔ سب سکون و آرام سے جلسہ کی کارروائی سن رہے ہیں تو یہ سب خاموش تبلیغ کا کام کرتی ہے۔

8۔ پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے غیر از جماعت جو آئے ہوتے ہیں یا زیر تبلیغ ہوتے ہیں۔ جلسہ کا پروگرام اور حسن کارکردگی سے اور لوگوں کے میل ملاپ سے اور جماعت کے عمدہ اخلاق سے متاثر ہو کر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت بھی اختیار کر لیتے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

9۔ جلسہ سالانہ پر خواتین کا الگ اجلاس بھی ہوتا ہے اس کا بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ انہیں اپنے حالات کے مطابق اور اپنی ضروریات کے مطابق تربیت کا موقع فراہم ہو جاتا ہے۔ خواتین کی تربیت بھی ایک اہم چیز ہے جس کے لئے جماعت یہ انتظام کرتی ہے کہ اُن لئے الگ سیشن ہوں، جہاں ان کی ٹریننگ بھی ہو۔ اور ان کی استعدادوں سے دوسرے بھی فائدہ اٹھا سکیں۔ خواتین کے کام کرنے کے علاوہ بچیاں بھی ڈیوٹی دیتی ہیں اور وہ اس طرح نظام کا مضبوط حصہ بن جاتی ہیں۔

10۔ ایک بہت بڑا فائدہ جو احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی بیان ہوا ہے کہ خدا کے فرشتے ایسی مجلسوں کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ اور ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں کہ اے اللہ ان پر رحم کر۔ ان کو بخش دے۔ تو جہاں ہمارا علم بڑھتا ہے وہاں روحانیت بھی بڑھتی ہے۔ فرشتوں کی دعاؤں کے وارث ہو جاتے ہیں۔ نمازوں کی باجماعت ادائیگی اور تہجد کی باجماعت ادائیگی کی توفیق ملتی ہے۔ درس قرآن، درس حدیث اور درس ملفوظات سننے کا موقع ملتا ہے۔ اور اگر ایسے لوگ جو لندن کے جلسہ میں شامل ہوتے ہیں انہیں پھر امام وقت کو دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ ان کی دعاؤں سے حصہ لینے کا موقع ملتا ہے۔

یہ جلسہ کے مقاصد ہیں۔ یہ جلسہ کی برکات ہیں! یہی جلسہ کے شیریں ثمرات ہیں۔ جب آپ نے محسوس فرمایا کہ یہ حاصل نہیں ہوا تو آپؑ نے 1893ء کا جلسہ ملتوی فرما دیا تھا۔

اس سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ ہمارا جلسہ کوئی سیاسی یا دنیوی جلسہ نہیں۔ اور نہ اس کے کچھ اور مقاصد ہیں۔ جو مقاصد آپؑ نے بیان فرمائے ہیں وہ حاصل ہو جائیں تو وہی اس کی برکات ہوں گی اور شیریں ثمرات بھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:

”کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اُس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں، خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحات 442-443)

یہ وہ باتیں ہیں جو جلسہ سے ہم نے حاصل کرنی ہوتی ہیں۔ یہ وہ اخلاق محمدی ہیں جن کا اعادہ زمانے کے امام حضرت اقدس مسیح موعودؑ ہم سے چاہتے ہیں۔ ورنہ تو جلسہ میں شامل ہونا بے فائدہ ہو جائے گا۔

جلسہ کی ایک اور عظیم الشان برکت

بعض لوگوں نے (جو اپنے آپ کو علمائے دین کہتے ہیں) یہ فتویٰ دیا کہ اس قسم

کے جلسے کرنا بدعت ہے ان میں شامل نہیں ہونا چاہیے۔ دشمنانِ دین شروع ہی سے ایسی باتیں اور حملے کرتے آئے ہیں جن سے سچے اور پاکباز لوگوں کو صحیح راستہ وغیرہ سے ورغلانا مقصود ہوتا ہے لیکن ان کے یہ حربے کسی کام نہیں آتے کیونکہ یہ جھوٹے حربے کسی دلیل پر مبنی نہیں ہوتے۔ ایسے لوگوں کے جواب میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

”اب منصف مزاج لوگ ایماناً کہیں کہ ایسے مولویوں اور مفتیوں کا اسلام میں موجود ہونا قیامت کی نشانی ہے یا نہیں۔ اے بھلے مانس... کیا تجھے خبر نہیں کہ علم دین کیلئے سفر کرنے کے بارے میں صرف اجازت ہی نہیں بلکہ قرآن اور شارع علیہ السلام نے اس کو فرض ٹھہرا دیا ہے جس کا عمداً تارک مرتکب کبیرہ اور عمداً انکار پر اصرار بعض صورتوں میں کفر۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ نہایت تاکید سے فرمایا گیا ہے کہ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ اور فرمایا گیا ہے کہ أُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ فِي الصِّيْنِ یعنی علم طلب کرنا ہر ایک مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اور علم کو طلب کرو اگرچہ چین میں جانا پڑے۔ اب سوچو کہ جس حالت میں یہ عاجز اپنے صریح صریح اور ظاہر ظاہر الفاظ سے اشتہار میں لکھ چکا کہ یہ سفر ہر ایک مخلص کا طلب علم کی نیت سے ہوگا پھر یہ فتویٰ دینا کہ جو شخص اسلام میں ایسا امر پیدا کرے وہ مردود ہے کس قدر دیانت اور امانت اور انصاف اور تقویٰ اور طہارت سے دُور ہے۔ رہی یہ بات کہ ایک تاریخ مقررہ پر تمام بھائیوں کا جمع ہونا تو یہ صرف انتظام ہے اور انتظام سے کوئی کام کرنا اسلام میں کوئی مذموم امر اور بدعت نہیں اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ بدظنی کے مادہ فاسدہ کو ذرا دُور کر کے دیکھو کہ ایک تاریخ پر آنے میں کونسی بدعت ہے جبکہ 27/ دسمبر کو ہر ایک مخلص بآسانی ہمیں مل سکتا ہے اور اس کے ضمن میں ان کی باہم ملاقات بھی ہو جاتی ہے تو اس سہل طریق سے فائدہ اٹھانا کیوں حرام ہے تعجب کہ مولوی صاحب نے اس عاجز کا نام مردود تو رکھ دیا مگر آپ کو وہ حدیثیں یاد نہ رہیں جن میں طلب علم کیلئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی نسبت ترغیب دی ہے اور جن میں ایک بھائی مسلمان کی ملاقات کیلئے جانا موجب خوشنودی خدائے عزّوجل قرار دیا ہے اور جن میں سفر کر کے زیارت صالحین کرنا موجب مغفرت اور کفارہ گناہاں لکھا ہے۔ اور یاد رہے کہ یہ سراسر جہالت ہے کہ شدّ رحال کی حدیث کا یہ مطلب سمجھا جائے کہ بجز قصد خانہ کعبہ یا مسجد نبوی یا بیت المقدس اور تمام سفر قطعی حرام ہیں۔

یہ بات ظاہر ہے کہ تمام مسلمانوں کو مختلف اغراض کیلئے سفر کرنے پڑتے ہیں کبھی سفر طلب علم ہی کیلئے ہوتا ہے اور کبھی سفر ایک رشتہ دار یا بھائی یا بہن یا بیوی کی ملاقات کیلئے یا مثلاً عورتوں کا سفر اپنے والدین کے ملنے کیلئے یا والدین کا اپنی لڑکیوں کی ملاقات کیلئے اور کبھی مرد اپنی شادی کیلئے اور کبھی تلاش معاش کے لئے اور کبھی پیغام رسانی کے طور پر اور کبھی زیارت صالحین کیلئے سفر کرتے ہیں جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اویس قرنی کے ملنے کیلئے سفر کیا تھا اور کبھی سفر جہاد کیلئے بھی ہوتا ہے خواہ وہ جہاد تلوار سے ہو اور خواہ بطور مباحثہ کے اور کبھی سفر بہ نیّت مباہلہ ہوتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور کبھی سفر اپنے مرشد کے ملنے کیلئے جیسا کہ ہمیشہ اولیاء کبار جن میں سے حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ اور حضرت بایزید بسطامی اور حضرت معین الدین چشتی اور حضرت مجدد الف ثانی بھی ہیں اکثر اس غرض سے بھی سفر کرتے رہے جن کے سفرنامے اکثر ان کے ہاتھ کے لکھے ہوئے اب تک پائے جاتے ہیں۔ اور کبھی سفر فتویٰ پوچھنے کیلئے بھی ہوتا ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ سے اس کا جواز بلکہ بعض صورتوں میں وجوب ثابت ہوتا ہے اور امام بخاری کے سفر طلب علم حدیث کیلئے مشہور ہیں شاید میاں رحیم بخش کو خبر نہیں ہوگی اور کبھی سفر عجائبات دنیا کے دیکھنے کیلئے بھی ہوتا ہے جس کی طرف آیت کریمہ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْأَرْضِ (الانعام:12) اشارت فرما رہی ہے اور کبھی سفر صادقین کی صحبت میں رہنے کی غرض سے جس کی طرف آیت کریمہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (التوبۃ:119) ہدایت فرماتی ہے اور کبھی سفر عیادت کیلئے بلکہ اتباع خیار کیلئے بھی ہوتا ہے اور کبھی بیمار یا بیماردار علاج کرانے کی غرض سے سفر کرتا ہے اور کبھی کسی مقدمہ عدالت یا تجارت وغیرہ کیلئے بھی سفر کیا جاتا ہے اور یہ تمام قسم سفر کی قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے رو سے جائز ہیں بلکہ زیارت صالحین اور ملاقات اخوان اور طلب علم کے سفر کی نسبت احادیث صحیحہ میں بہت کچھ حث و ترغیب پائی جاتی ہے اگر اس وقت وہ تمام حدیثیں لکھی جائیں تو ایک کتاب بنتی ہے۔ ایسے فتویٰ لکھانے والے اور لکھنے والے یہ خیال نہیں کرتے کہ ان کو بھی تو اکثر اس قسم کے سفر پیش آ جاتے ہیں۔ پس اگر بجز تین مسجدوں کے اور تمام سفر کرنے حرام ہیں تو چاہیئے کہ یہ لوگ اپنے تمام رشتے ناطے اور عزیز اقارب چھوڑ کر بیٹھ جائیں اور کبھی ان کی ملاقات یا ان کی غمخواری یا ان کی بیمارپرسی کے لئے بھی سفر نہ کریں۔ میں خیال نہیں کرتا کہ بجز ایسے آدمی کے جس کو تعصب اور جہالت نے اندھا کر دیا ہو وہ ان تمام سفروں کے جواز میں متامّل ہو سکے صحیح بخاری کا صفحہ 16 کھول کر دیکھو کہ سفر طلب علم کے لیے کس قدر بشارت دی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ بِهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ یعنی جو شخص طلب علم کیلئے سفر کرے اور کسی راہ پر چلے تو خدا تعالیٰ بہشت کی راہ اس پر آسان کر

دیتا ہے۔ اب اے ظالم مولوی ذرا انصاف کر کہ تُو نے اپنے بھائی کا نام جو تیری طرح کلمہ گو اہل قبلہ اور اللہ رسول پر ایمان لاتا ہے مردود رکھا اور خدا تعالیٰ کی رحمت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے بکلی محروم قرار دیا اور اس صحیح حدیث بخاری کی بھی کچھ پروانہ کی کہ

اَسْعَدَ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِہٖ اَوْ نَفْسِہٖ اور مردود ٹھہرانے کی اپنے فتویٰ میں وجہ یہ ٹھہرائی کہ ایسا اشتہار کیوں شائع کیا اور لوگوں کو جلسہ پر بلانے کیلئے کیوں دعوت کی۔ اے ناخدا ترس ذرا آنکھ کھول اور پڑھ کہ اس اشتہار 7 دسمبر 1892ء کا کیا مضمون ہے کیا اپنی جماعت کو طلب علم اور حل مشکلات دین اور ہمدردی اسلام اور برادرانہ ملاقات کیلئے بلایا ہے یا اس میں کسی اور میلہ تماشا اور راگ اور سرود کا ذکر ہے۔ اے اس زمانہ کے ننگ اسلام مولویو۔ تم اللہ جلّ شانہٗ سے کیوں نہیں ڈرتے کیا ایک دن مرنا نہیں یا ہر یک مواخذہ تم کو معاف ہے حق بات کو سن کر اور اللہ اور رسول کے فرمودہ کو دیکھ کر تمہیں یہ خیال تو نہیں آتا کہ اب اپنی ضد سے باز آجائیں بلکہ مقدمہ باز لوگوں کی طرح یہ خیال آتا ہے کہ آؤ کسی طرح باتوں کو بنا کر اس کا رد چھاپیں تا لوگ نہ کہیں کہ ہمارے مولوی صاحب کو کچھ جواب نہ آیا۔ اس قدر دلیری اور بددیانتی اور یہ بخل اور بغض کس عمر کے لیے۔ آپ کو فتویٰ لکھنے کے وقت وہ حدیثیں یاد نہ رہیں جن میں علم دین کیلئے اور اپنے شبہات دور کرنے کیلئے اور اپنے دینی بھائی اور عزیزوں کو ملنے کیلئے سفر کرنے کو موجب ثواب کثیر و اجر عظیم قرار دیا ہے بلکہ زیارت صالحین کیلئے سفر کرنا قدیم سے سنت سلف صالح چلی آئی ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ جب قیامت کے دن ایک شخص اپنی بد اعمالی کی وجہ سے سخت مواخذہ میں ہو گا تو اللہ جلّ شانہٗ اس سے پوچھے گا کہ فلاں صالح آدمی کی ملاقات کیلئے کبھی تو گیا تھا۔ تو وہ کہے گا بالارادہ تو کبھی نہیں گیا مگر ایک دفعہ ایک راہ میں اس کی ملاقات ہوگئی تھی تب خدا تعالیٰ کہے گا کہ جا بہشت میں داخل ہو۔ میں نے اسی ملاقات کی وجہ سے تجھے بخش دیا۔ اب اے کوتہ نظر مولوی ذرہ نظر کر کہ یہ حدیث کس بات کی ترغیب دیتی ہے۔ اور اگر کسی کے دل میں یہ دھوکہ ہو کہ اس دینی جلسہ کیلئے ایک خاص تاریخ کیوں مقرر کی۔ ایسا فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ عنہم سے کب ثابت ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بخاری اور مسلم کو دیکھو کہ اہل بادیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسائل کے دریافت کرنے کیلئے اپنی فرصت کے وقتوں میں آیا کرتے تھے اور بعض خاص خاص مہینوں میں ان کے گروہ فرصت پا کر حاضر خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا کرتے تھے اور صحیح بخاری میں ابی جمرہ سے روایت ہے۔

قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِالْقَیْسِ اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا اِنَّا نَأْتِیْکَ مِنْ شُقَّۃٍ بَعِیْدَۃٍ وَ لَا نَسْتَطِیْعُ اَنْ نَأْتِیَکَ اِلَّا فِیْ شَھْرٍ حَرَامٍ۔ یعنے ایک گروہ قبیلہ عبدالقیس کے پیغام لانے والوں کا جو اپنی قوم کی طرف سے آئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہؤا اور کہا کہ ہم لوگ دور سے سفر کر کے آتے ہیں اور بجز حرام مہینوں کے ہم حاضر خدمت نہیں ہوسکتے اور ان کے قول کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رد نہیں کیا اور قبول کیا پس اس حدیث سے بھی یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ جو لوگ طلب علم یا دینی ملاقات کیلئے کسی اپنے مقتدا کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیں وہ اپنی گنجائش فرصت کے لحاظ سے ایک تاریخ مقرر کر سکتے ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، جلد نمبر 5، صفحات 607-609)

پس ہمارا جلسہ تو روحانیت کے حصول کے لئے، علم کے حصول کے لئے، خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی معرفت اور یقین کو حاصل کرنے کا، بنی نوع کے ساتھ ہمدردی کا اظہار اور اس کا سبق سیکھنے، توحید باری تعالیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات حسنہ سیکھنے کے لئے، حضرت مسیح موعودؑ نے یہ بابرکت دن مقرر فرمائے ہیں اور دنیا کے سارے جلسے ان باتوں کا اہتمام کرتے ہیں۔ اس لئے جلسہ سالانہ کی ان تمام برکات وفیوض کو حاصل کرنے کے لئے سب کو جلسہ میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیے۔

ہم ضلع بہاولپور کے ایک دور دراز علاقہ چنی گوٹھ چک نمبر 157 میں رہائش پذیر ہوتے تھے جہاں کوئی اور احمدی گھرانہ نہ تھا۔ ہم سے 15 میل کے فاصلہ پر احمد پور شرقیہ جگہ ہے جہاں کچھ احمدی گھرانے تھے۔ ورنہ ہمارے گھر کے پاس کوئی احمدی گھرانہ نہ تھا۔ ہمارے ابا جان، امی جان، دادا جان اور چچا جان وغیرہ کو ہی جلسہ کا علم تھا اور وہی زیادہ تر جلسہ پر ربوہ آیا کرتے تھے۔ ہم نے صرف جلسہ کا نام ہی سنا ہؤا تھا۔ کیونکہ ابا جان، امی جان اور چچا جان جب جلسہ سے واپس آتے تو ربوہ کی کچھ مقدس اور تبرکات قسم کی چیزیں مثلاً لنگر کی روٹی، سرمہ نور، الیس اللہ کی انگوٹھیاں وغیرہ ساتھ لاتے تھے اور ہمیں وہ شوق سے تبرکات دیئے جاتے خصوصاً لنگر کی روٹی۔ اور ہمارے چچا جان سید عاشق صاحب مرحوم تو ثاقب زیروی صاحب کی نظم بھی جلسہ پر سن کر لکھ کر لاتے تھے اور پھر شوق سے سنایا کرتے تھے۔

خاکسار 1966ء میں جب پہلی مرتبہ ربوہ آیا تب پہلا جلسہ دیکھا۔ خاکسار نے کسی اور مضمون میں تفصیل سے اس کا ذکر کیا ہؤا ہے۔ اس وقت جلسہ سالانہ کے ثمرات وبرکات کے بارے میں کچھ کہنا اور لکھنا مقصود ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان برکات سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق دے اور ہم ان برکات کے سمیٹنے والے ہوں۔ اور فرشتوں کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ آمین۔

انجام

ثاقبؔ زیروی

فرصت ہے کسے جو سوچ سکے پس منظر ان افسانوں کا
کیوں خواب طرب سب خواب ہوئے کیوں خون ہوا اَرمانوں کا
طاقت کے نشے میں چُور تھے جو، توفیقِ نظر جن کو نہ ملی
مفہوم نہ سمجھے وہ ناداں قدرت کے لکھے فرمانوں کا
پِستے ہیں بالآخر وہ اِک دن اپنے ہی ستم کی چکّی میں
انجام یہی ہوتا آیا فرعونوں کا ہامانوں کا
جب زخم لگیں تو چہروں پر پھولوں کا تبسم لہرائے
فرزانوں کا اتنا ظرف کہاں ، یہ حوصلہ ہے دیوانوں کا
اے صبر و رضا کے متوالو ، اُٹھو تو سہی ، دیکھو تو سہی
طُوفانوں کے مالک نے آخر رُخ پھیر دیا طوفانوں کا
اب آئے جو یار کی محفل میں جاں رکھ کے ہتھیلی پر آئے
اس راہ پہ ہر سُو پہرہ ہے کم فہموں کا نادانوں کا
آندھی کی طرح جو اُٹھے تھے وہ گرد کی صورت بیٹھے ہیں
ہے میری نگاہوں میں ثاقبؔ انجام بلند ایوانوں کا

(نوٹ:27دسمبر 1977ء کو جلسہ سالانہ پر پڑھی جانے والی نظم)

تاریخ جلسہ ہائے سالانہ جماعت احمدیہ امریکہ

ثمینہ آرائیں ملک، حسنیٰ مقبول احمد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ امریکہ کو ہر سال باقاعدگی کے ساتھ جماعت کی اعلیٰ روایات کے مطابق جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے، الحمدللہ علیٰ ذالک۔ ذیل میں چند جلسہ ہائے سالانہ اور ان کے نمایاں واقعات کا ایک مختصر خاکہ پیش کیا جارہاہے۔

پہلا جلسہ سالانہ۔1948ء:

(ڈیٹن اوہائیو):

اس جلسہ سے تاریخِ احمدیت امریکہ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہؤا۔ اس سال جماعتِ احمدیہ کو سرزمینِ امریکہ میں پہلا جلسہ منعقد کرنے کی سعادت ملی۔

حضرت مسیحِ موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد میں سے ایک مقصد یورپ اور امریکہ میں تبلیغِ اسلام کی تدابیر سوچنا بھی بیان فرمایا تھا:

چنانچہ یورپ اور امریکہ میں اشاعتِ اسلام کے لئے جس خواہش کا اظہار حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا، اِس جلسہ کے انعقاد کے ذریعہ ہزاروں سعید روحوں کو اسلام اور احمدیت کے حقیقی پیغام سے مستفید ہونے کا موقع ملا اور اسلام کی اشاعت کا سلسلہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جاری رہے گا۔

"اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں...... اس جلسہ کی اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تاہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کی معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو...... پھر اس ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقاتِ اخوّت استحکام پذیر ہوں گے ماسوا اس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیرِ حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں"۔ (اشتہار 7 دسمبر 1892ء مجموعہ اشتہارات جلد اوّل، صفحہ 340)

اس پہلے جلسہ سے 28 سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثّانی رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے صحابی حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو امریکہ میں اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کے لیے بھیجا تھا۔ انہوں نے اپنے اس مشن کے لئے شکاگو میں مرکز بنایا۔ اس وقت یہ واحد آواز تھی جو اسلام کی سچائی ثابت کرنے کے لیے بلند ہوئی اور آج اس جلسہ میں کثیر تعداد میں امریکن احمدی اپنے دلوں میں سچا جذبہ لئے اس آواز اور اس امن کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے پُرجوش عہد کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

1948ء کا یہ پہلا جلسہ امریکہ کی مختلف جماعتوں کے باہمی تعاون سے ترتیب پایا۔ اس کا پروگرام تعلیمی، تربیتی، معاشرتی اور تبلیغی موضوعات پر مشتمل تھا۔ اس میں مرکزی عہدہ داروں کا بھی تعیّن ہؤا تا کہ کاموں کو مختلف جماعتوں میں بانٹا جاسکے۔

دوسرا جلسہ سالانہ۔ 17-19 ستمبر 1949ء

(ڈیٹن، اوہائیو):

اس جلسہ کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنا پیغام بھیجا جو جلسے میں پڑھ کر سنایا گیا۔ اس پیغام میں آپ نے فرمایا: خدا تعالیٰ آپ کی، آپ کے مبلّغین اور آپ کے ملک کی تائید فرمائے تاکہ آپ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اپنے اس ملک سے برکتیں حاصل کرنے والے ہوں۔ اپنی انتھک محنت اور خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے لوگوں میں سے ہوں جو خدا تعالیٰ کے اس سچے مذہب کو مضبوطی سے تھامنے والے ہوں جس کی سچائی کو ہمارے وقت میں احمدیت کے ذریعہ پیش کیا گیا ہے۔

(ترجمہ از 50th USA Jalsa Souvenir صفحہ 19)

چوتھا جلسہ سالانہ۔ یکم ستمبر 1951ء

یہ جلسہ کلیولینڈ میں منعقد ہؤا۔ جس میں 200 احباب نے شرکت کی۔ کنونشن میں تقاریر کے علاوہ گزشتہ سال کی کارگزاری اور آئندہ سال کے پروگرام پر بھی غوروفکر کیا گیا۔ (بحوالہ تاریخ احمدیت، جلد 14، صفحہ 43)

پانچواں جلسہ سالانہ۔ 31 اگست تا 2 ستمبر 1952ء

(ڈیٹن، اوہائیو):

اس جلسہ کے بارے میں حضرت علی محمد صاحبؓ بی اے، بی ٹی ریویو آف ریلیجنز میں تحریر فرماتے ہیں:

”اس جلسہ میں جماعت کے سب مشنز کے نمائندگان نے شرکت کی۔ اس کو دیکھ کر ایک عجیب خوشی کا احساس ہوتا ہے کہ کس طرح مشرق اور مغرب ایک اخوت کا جذبہ لئے ہوئے اور ایک ہی مقصد کے ساتھ اسلام کا پیغام غیر مسلموں کو پہنچا رہے ہیں۔ ایک نئی سکیم امریکہ میں اسلام پھیلانے کے لیے تشکیل دی جارہی ہے۔ اس میں محترم خلیل احمد ناصر صاحب اس کے روحِ رواں نظر آتے ہیں۔“

(ترجمہ از 50th USA Jalsa Souvenir)

نواں جلسہ سالانہ۔ یکم ستمبر 1956ء

اس جلسہ میں دو سو افراد نے شرکت کی اور خلافت سے وابستگی اور اس کی خاطر قربانی دینے کا عہد کیا۔ متعدد سب کمیٹیوں کی تشکیل ہوئی۔ لجنہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے اجلاس بھی ہوئے۔ عام اجلاس میں نہایت ایمان افروز تقاریر ہوئیں۔ مقامی اخبارات میں کانفرنس کی کارروائی شائع ہوئی۔ (بحوالہ تاریخ احمدیت، جلد 19 صفحہ 383)

دسواں جلسہ سالانہ۔ 31 اگست تا 2/ ستمبر 1957ء

(ڈیٹن، اوہائیو):

اس جلسہ میں مکرم وکیل التبشیر کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا آئندہ سال کے منصوبہ جات اور بجٹ بھی زیر بحث لائے گئے۔ دو ممبران جماعت نے مشن ہاؤس کے لیے اپنی جائیداد پیش کی۔

سولہواں جلسہ سالانہ۔ 1963ء

جماعت احمدیہ کی سالانہ کانفرنس اس سال 30-31/ اگست اور یکم ستمبر کو کلیولینڈ میں ہوئی جس میں سولہ جماعتوں (واشنگٹن، بالٹی مور، پٹس برگ، فلاڈلفیا، نیویارک، باسٹن ینگس ٹاؤن، کیو نگٹن، ولیمسک، ولیمز پے، ڈیٹرائیٹ، شکاگو، ملواکی، انڈیاناپولس، سینٹ لوئیس، ڈیٹن) کے دو سو نمائندے شامل ہوئے۔ صوفی عبدالغفور صاحب نے جلسہ کا افتتاح کیا۔ مقررین میں امریکہ کے مبلغین کے علاوہ سید عبدالرحمٰن صاحب، ابوالکلام صاحب پٹس برگ، سردار حمید احمد صاحب کینیڈا، خلیل محمود صاحب باسٹن، احمد حیات

پٹس برگ، احمد ریاض صاحب پٹس برگ صدر خدام الاحمدیہ امریکہ، منیر احمد صاحب سینٹ لوئیس، محمد صادق صاحب نیویارک، احمد شہید صاحب پٹس برگ اور بشیر افضل صاحب نیویارک شامل تھے۔اس موقع پر خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے اجلاسات بھی ہوئے۔(تاریخ احمدیت، جلد22، صفحہ 347)

ستارہواں جلسہ سالانہ۔1964ء

یہ جلسہ بھی کلیولینڈ میں ہوُا۔جلسہ میں واشنگٹن، بالٹی مور، فلاڈلفیا، نیویارک، ولمنسٹک، پٹس برگ، ینگس ٹاؤن، ڈیٹرائیٹ، شکاگو، ملواکی، سینٹ لوئس اور کینیڈا کی جماعتوں سے دوسو نمائندگان شامل ہوئے۔مجاہدینِ احمدیت اور ممبرانِ جماعت نے اسلام اور عیسائیت کے مختلف موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔دوران جلسہ لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی تنظیموں کے اجلاسوں کے علاوہ مشاورتی بورڈ کا بھی اجلاس ہوُا۔(تاریخ احمدیت، جلد22، صفحہ 710)

انیسواں جلسہ سالانہ۔30اگست تا یکم ستمبر 1966ء

(ڈیٹن، اوہائیو): وہاں کی نئی تعمیر شدہ مسجد میں منعقد ہوُا۔اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور مکرم وکیل التبشیر کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔اس جلسہ میں مختلف مذاہب و ممالک اور رنگ و نسل کے لوگوں نے شرکت کی۔

بائیسواں جلسہ سالانہ۔30 تا 31/ اگست 1969ء

(ڈیٹن، اوہائیو):

مشنری انچارج مولانا مقبول احمد قریشی کی تحریک پر کہ ہر احمدی کو جلسہ میں شامل ہونا چاہیے، اس جلسہ میں کثیر تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔بشمول تقاریر، جماعتوں اور مشن کی رپورٹیں، ذیلی اجلاسات اور پینل مباحثات جلسہ کا پروگرام پانچ حصوں پر مشتمل تھا۔مکرم مشنری انچارج، مقبول احمد قریشی، مکرم محمد قاسم (ڈیٹن) مکرم منیر احمد (سینٹ لوئس)، مکرم سیّد جواد علی، مکرم بشیر افضل (نیویارک)، مکرم ڈاکٹر بشیر الدین اسامہ (کلیولینڈ)، احمد شہید (پٹس برگ)، ابوالکلام (پٹس برگ)، یحیٰی عبداللہ (بالٹی مور)، عبدالکریم (شکاگو)، مکرم عابد حنیف (باسٹن)، مکرم ڈاکٹر خلیل احمد ناصر (نیویارک)، مکرم منیر احمد (فلاڈلفیا)، مکرم احمد وسیم (کلیولینڈ)، مکرم حنیف احمد (ملواکی)، مکرم محمد صادق (نیویارک)، مکرم راشد احمد (سینٹ لوئس)، مکرم عبدالرحمٰن (بالٹی مور) اور مکرم فضل عمر (واکیگن) نے تقاریر کیں۔

پچیسواں جلسہ سالانہ۔یکم تا 3 ستمبر 1972ء

(لیک فوریسٹ، Illinois):

اس جلسہ کے پروگرام میں اہم موضوعات پر تقاریر شامل تھیں۔ذیلی تنظیموں کے اجلاسوں اور پہلی مجلسِ شوریٰ کا انعقاد بھی ہوُا۔اس میں خاص منصوبوں پر گفتگو اور اظہارِ رائے ہوُا جس میں سکول کمیٹی، مساجد کی تعمیراتی کمیٹی، تبلیغ واشاعت، وصیت اور قادیان سروس کی کمیٹی شامل تھی۔اس جلسہ کی ایک اور نمایاں بات یہ تھی کہ اس کے پروگرام میں شاملین جلسہ کا زائن شہر کا دورہ بھی شامل تھا جس کا انتظام جماعت کی طرف سے کیا گیا تھا۔

اس سال لجنہ اماء اللہ امریکہ کے قیام کی پچاس سالہ تقریب کی خوشی میں لجنہ امریکہ نے سالانہ کنونشن کے موقع پر جو پروگرام شائع کیا اس کا نام "American Lajna Ima'illah Commemorative Program" رکھا گیا۔اس میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی فوٹو بھی شائع کی گئی۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 28 صفحہ 144)۔

چھبیسواں جلسہ سالانہ۔1973ء

(لیک فوریسٹ، Illinois):

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے خطاب سے اس جلسے کا افتتاح ہوُا۔

اٹھائیسواں جلسہ سالانہ۔29 تا 31/ اگست 1975ء (وِلبر فورس سنٹرل سٹیٹ یونیورسٹی، اوہائیو):

29 تاریخ کے مشترکہ اجلاس میں تقاریر کے علاوہ مختلف رپورٹس بھی پیش کی گئیں۔ نیز امیر صاحب کے ساتھ ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں کمیونٹی سنٹر کی رپورٹ، سال 1975-1976ء کا تبلیغی پروگرام، سرکلز میں جماعت کی تنظیم کا قیام، اگلے سال کا جلسہ سالانہ جیسے موضوعات پر بحث کی گئی۔ ہفتہ کے روز لجنہ اماء اللہ کا علیحدہ جلسہ منعقد ہوا جو حسب روایت تلاوت قرآن پاک، ترجمہ اور عہد نامہ لجنہ اماء اللہ سے شروع ہوا۔ نیشنل صدر کے افتتاحی کلمات کے بعد جلسہ کے پروگرام میں نیشنل عاملہ ممبرات کے پیغامات، لجنہ کی کارکردگی کی رپورٹ، موسم گرما کے سکولوں کی رپورٹ، نئی لجنہ مجالس اور نومبائع ممبرات کا تعارف، لجنہ انتخابات اور نئی عاملہ کی تقرری شامل تھی۔ اتوار کے روز لجنہ کی جنرل میٹنگ ہوئی۔ مکرمہ عائشہ شہید نے افتتاحی کلمات کہے۔ مکرمہ عائشہ شریف نے امریکہ میں اسلامی طرزِ زندگی، مکرمہ حمیدہ چیمبرز نے ربوہ اور قادیان کے بارے میں تاثرات کے موضوعات پر تقاریر پیش کیں۔ ناصرات نے Presentations دیں۔

انتیسواں جلسہ سالانہ۔ 6 تا 7/ اگست 1976ء

(میڈیسن، نیوجرسی):

یہ جلسہ نیوجرسی کی ڈریو یونیورسٹی (Drew University) میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس میں پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تشریف لائے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی بھی خلیفہ کا امریکہ اور کینیڈا کی جماعتوں کا پہلا دورہ تھا۔ مقامی اخبار ڈیلی ریکارڈ موررس کاؤنٹی (Daily Record Morris County) نے 8/ اگست 1976ء کے اخبار میں جماعت احمدیہ کے عقائد، جلسہ اور حضرت خلیفۃ المسیحؒ کے دورہ کا مقصد بیان کیا۔ جماعت احمدیہ کے افراد کا جوش و ولولہ تو دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا جنہوں نے بہت گہری محبت، عاجزی اور خلوصِ دل سے پیارے حضور رحمہ اللہ کو خوش آمدید کہا۔

حضورؒ کے ساتھ ان کی حرم، صاحبزادی منصورہ بیگم صاحبہ کے تشریف لانے سے ممبرات لجنہ اماء اللہ میں بھی خاص خوشی و مسرت کا سماں تھا۔ پُر تپاک اور والہانہ خیر مقدم کے ساتھ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دعوت کا انتظام بھی کیا گیا۔ آپ نے لجنہ اماء اللہ کی ممبرات سے ملاقاتیں کیں۔ نیز ۱۹۷۶ء کے جلسہ سالانہ میں خواتین سے خطاب فرمایا اور خواتین کو نصیحت فرمائی کہ 'اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ دکھائیں'۔ (الفضل 26 اگست 1976)

ڈیلی ریکارڈ نے 8 اگست 1976ء کے شمارہ میں اپنے نامہ نگار جان مُلر (John Muller) کی رپورٹ میں دعا کے وقت گریہ وزاری کا منظر بیان کرتے ہوئے لکھا "سنجیدہ اور پروقار بزرگ ہستی کی اقتداء میں دعا کرتے وقت بعض لوگوں پہ اس درجہ رقت طاری ہوئی کہ بے اختیار ان کی آنکھوں سے آنسو بہ پڑے بہت سی خواتین مندوب اس بزرگ ہستی کی جھلک بھی نہ دیکھ سکیں گو وہ ایک پردہ کے پیچھے سے اس کی آواز سن سکتی تھیں یہ بزرگ ہستی مرزا ناصر احمد ہیں جو مسیح موعودؑ کے پوتے اور اس کے تیسرے خلیفہ اور جانشین ہیں اپنے ایک کروڑ احمدی پیروکاروں میں سے ان چھ سو مندوبین کے لئے جو کنونشن میں شریک ہوئے آپ کا پیغام یہ تھا کہ اسلام سے باہر نوع انسان کی فلاح و نجاح کی کوئی امید نہیں ... حضرت مرزا ناصر احمد نے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ عیسائیت دنیا کے مسائل حل کرنے میں یکسر ناکام ہو چکی ہے مہدی موعود نے (جو حضرت مرزا ناصر احمد کے دادا تھے) اعلان فرمایا تھا کہ وہ دنیا کے تمام مسائل کو اسلامی تعلیم کی روشنی میں حل کر دکھائیں گے۔۔۔ انہوں نے امن اور سلامتی کے لئے بلند آواز میں دعا اور ہاتھ اٹھا کر خاموشی سے دعا کرائی جس میں ان کے تمام پیروکار شریک ہوئے جس کے دوران دعا کرنے والوں کی ہچکیوں اور سسکیوں کی آوازیں آتی رہیں اس منظر کو دیکھنے والے کسی بھی عیسائی پر یہ واضح نہ ہو سکا کہ یہ لوگ اپنے روحانی پیشوا کی زیارت پر خوشی کے جذبات کے زیر اثر مصروف گریہ ہیں یا ان کے عنقریب واپس جانے کے خیال میں رو رہے ہیں۔'

(الفضل 9/ اکتوبر 1976ء)

ڈیٹن ایئرپورٹ۔ جہاز سے باہر تشریف لاتے ہوئے

ڈیٹن ایئرپورٹ پر استقبال

ڈیٹن ایئرپورٹ پر کمشنر Carin سٹیٹ نمائندہ۔ چابی پیش کرتے ہوئے

1980ء میں حضورؒ دوبارہ امریکہ تشریف لائے۔

چونتیسواں جلسہ سالانہ۔1982ء

(ولیم پیٹرسن کالج، نیوجرسی)

اس جلسہ سالانہ کی تصویری جھلکیاں

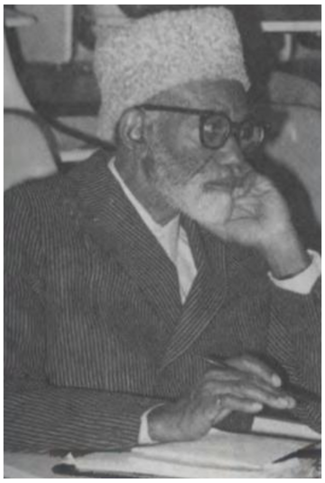

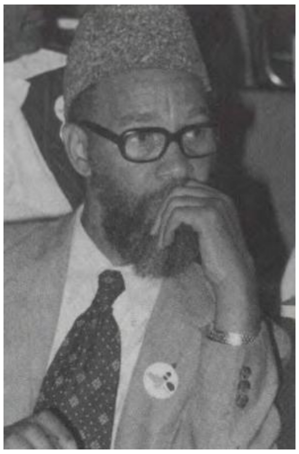

پنتیسواں جلسہ سالانہ۔12-14/اگست 1983ء

(ڈیٹرائٹ، مشی گن):

یہ جلسہ Lower Huron Metropark, Belleville, MI میں ہوا۔ یہ جلسہ روچیسٹر مشی گن میں اوک لینڈ یونیورسٹی میں ہونا تھا۔ اس سے چار دن پہلے ایک مخلص احمدی ڈاکٹر مظفر احمد صاحب کو مشی گن میں شہید کر دیا گیا۔ اسی رات ایک اور گھر میں آگ لگادی گئی اور ڈیٹرائٹ جماعت کے مشن ہاؤس کو بھی آگ لگائی گئی۔ اوک لینڈ یونیورسٹی نے خوف کی وجہ سے جلسہ منعقد کرنے کی اجازت نہیں دی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے یہ خبر سننے کے بعد ہدایت فرمائی کہ یہ جلسہ ملتوی نہ کریں۔ اس وجہ سے اس سال کا جلسہ Huron Metropark ڈیٹرائیٹ مشی گن میں انہی تاریخوں میں منعقد کیا گیا۔

سینتیسواں جلسہ سالانہ 1985ء

انتالیسواں جلسہ سالانہ 1987ء

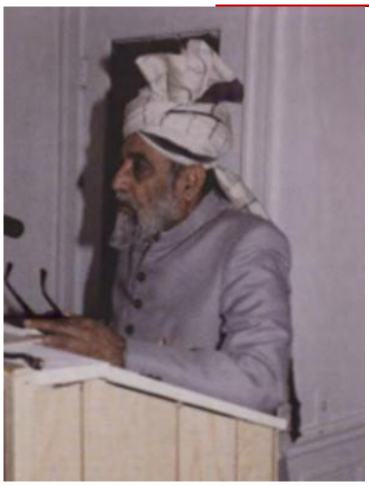

اکتالیسواں جلسہ سالانہ،1989ء

(یونیورسٹی آف بالٹی مور میری لینڈ):

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تشریف آوری سے اس جلسہ کو چار چاند لگ گئے۔ اور کثیر تعداد میں احباب جماعت نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ جماعت احمدیہ مسلمہ کی صد سالہ جوبلی 23/مارچ 1989ء کو منائی گئی اور جماعت امریکہ نے اس سلسلہ میں بہت سے خصوصی پروگرام ترتیب دیے۔

بیالیسواں اور تنتالیسواں جلسہ سالانہ 1990ء اور 1991ء (ڈیٹرائیٹ، مشی گن):

یہ ہر دو جلسے ایسٹرن مشی گن یونیورسٹی کے احاطے میں منعقد ہوئے 1991ء کے جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے شرکت فرمائی۔ اس جلسہ کے اختتام پر آپؒ نے امریکہ میں بھی لنگر خانہ کھولنے کی ہدایت فرمائی۔

چوالیسواں جلسہ سالانہ 1992ء

(لانگ آئی لینڈ یونیورسٹی پوسٹ کیمپس، نیو یارک):

اس جلسہ میں امریکہ میں لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آغاز ہوا۔

پنتالیسواں جلسہ سالانہ 1993ء

(لانگ آئی لینڈ یونیورسٹی پوسٹ کیمپس، نیویارک)

چھیالیسواں جلسہ سالانہ 1994ء

(مسجد بیت الرحمٰن، سلور سپرنگ، میری لینڈ): اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے مسجد بیت الرحمٰن کا افتتاح فرمایا۔

اس سال کے جلسہ سالانہ میں جماعت اور غیر از جماعت اور مختلف ممالک کے نمائندگان نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اسٹیج کو Love For All, Hatred For None کے بینر سے سجایا گیا تھا۔ مسجد کے احاطہ میں مختلف شعبہ جات کی مارکیز لگائی گئیں۔

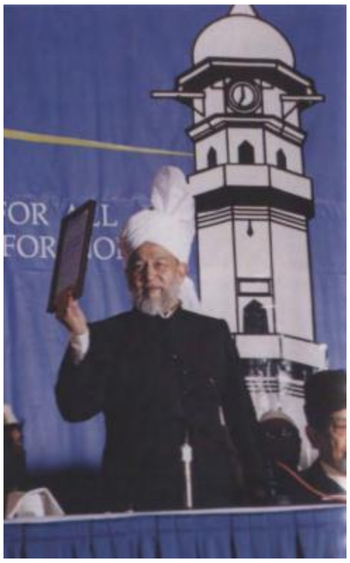

سنتالیسواں جلسہ سالانہ 1995ء

(مسجد بیت الرحمٰن، سلور سپرنگ، میری لینڈ)

اڑتالیسواں 1997ء(مسجد بیت الرحمٰن، سلور سپرنگ، میری لینڈ)

اس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے شرکت فرمائی۔

انچاسواں جلسہ سالانہ 1996ء (مسجد بیت الرحمٰن، سلور سپرنگ، میری لینڈ)

انچاسویں جلسہ سالانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ رونق افروز ہوئے۔ اگلے دو سال بھی اسی مسجد میں جلسے ہوئے، الحمدللہ۔

پچاسواں جلسہ سالانہ 1998ء:

اس سال جماعتِ احمدیہ امریکہ نے جلسہ سالانہ کی پچاس سالہ جوبلی منائی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ بھی تشریف لائے۔(یہ حضور رحمہ اللہ کا امریکہ کا آخری دورہ تھا)۔ آپؒ نے نماز جمعہ پڑھائی اور جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ جلسہ مستورات میں خطاب فرمایا نیز اختتامی خطاب بھی فرمایا۔ اس جلسہ میں 30 سے زیادہ ممالک کے نمائندگان نے شرکت کی۔ سات ہزار احمدی احباب اور ایک کثیر تعداد میں غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔

50th USA Jalsa Souvenir شائع کیا گیا اور اسلام اور احمدیت کی تاریخ کی نمائش کا انتظام کیا گیا۔ حضور رحمہ اللہ نے مجلس عرفان کے علاوہ بہت سے امریکن رہنماؤں اور مختلف ممالک سے آئے ہوئے احمدی امراء سے ملاقات کی اور ان کی تقاریر بھی ہوئیں۔

https://www.alislam.org/video/jalsa-salana-usa-1998-address-to-ladies/

اکاون واں جلسہ سالانہ 1999ء

(ڈلس ایکسپو کانفرنس سنٹر، شنٹلی، ورجینیا):

3000 سے زائد افراد نے امریکہ اور دیگر ممالک سے شرکت کی۔

باون واں جلسہ سالانہ، 25,24,23/ جون 2000ء

(مسجد بیت الرحمٰن، سلور سپرنگ، میری لینڈ)

ترپن واں جلسہ سالانہ، 24,23,22/ جون 2001ء

(مسجد بیت الرحمٰن، سلور سپرنگ، میری لینڈ):

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد نے اختتامی خطاب فرمایا۔

چون واں جلسہ سالانہ۔ 28 تا 30 جون 2002ء

اس میں 4 ہزار سے زائد لوگوں نے شرکت کی۔ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر نے بحیثیت قائمقام امیر افتتاحی اور اختتامی خطاب فرمایا۔ ہفتہ کے روز جلسہ کے ایک سیشن میں غیر مذاہب سے تعلق رکھنے والے 250 مہمانوں نے شرکت کی۔

اسی سال امیر جماعت احمدیہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن

پچپن واں جلسہ سالانہ، 27, 28, 29/ جون 2003ء

(مسجد بیت الرحمٰن، سلور سپرنگ، میری لینڈ):

امیر جماعت امریکہ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب نے جلسہ کی صدارت کی۔

چھپن واں جلسہ سالانہ۔ 3-5 ستمبر 2004ء

(مسجد بیت الرحمٰن، سلور سپرنگ، میری لینڈ):

اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ کی کینیڈا میں تشریف آوری کی وجہ سے جلسہ سالانہ امریکہ 25-27 جولائی کی بجائے 3-5 ستمبر کو منعقد ہوا۔

ستاون واں جلسہ سالانہ، 2-4 ستمبر 2005ء

(ڈلس ایکسپو کانفرنس سنٹر، شنٹلی ورجینیا)

یہ جلسہ امیر جماعت یو ایس اے، محترم ڈاکٹر احسان اللہ صاحب ظفر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسہ کا مرکزی خیال عبادات تھا۔

اٹھاون واں جلسہ سالانہ - یکم تا 3 ستمبر 2006ء

(ڈلس ایکسپو کانفرنس سنٹر، شنٹلی ورجینیا):

اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ ملتوی ہو گیا لیکن آپ نے بذریعہ MTA اس جلسہ کا اختتامی خطاب فرمایا۔ اس جلسہ میں اندازاً 6916 افراد نے شرکت کی جس میں ایک کثیر تعداد کینیڈا کے احباب کی بھی تھی۔

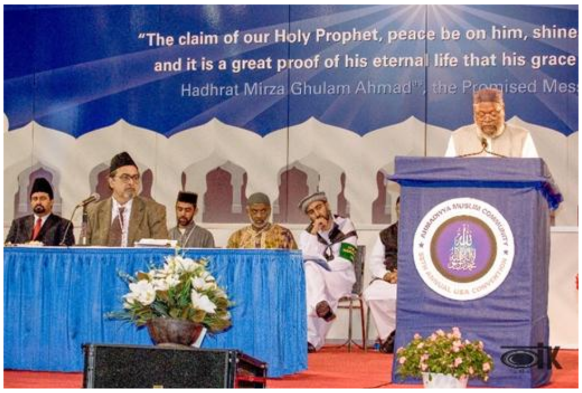

انسٹھ واں جلسہ سالانہ، 31 اگست تا 2 ستمبر 2007ء

(ڈلس ایکسپو کانفرنس سنٹر، شنٹلی ورجینیا): جلسہ گاہ میں دو بڑی ڈسپلے سکرینیں لگائی گئیں جس پر جلسہ کی تمام کارروائی دیکھی جاسکتی تھی۔MTA کی ٹیم نے نمایاں شخصیات کے انٹرویوز کیے۔ وہ بھی ان اسکرینز پر وقتاً فوقتاً دکھائے جاتے رہے۔

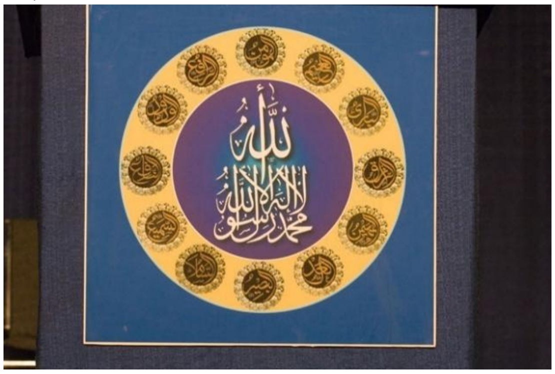

ساٹھ واں جلسہ سالانہ، 20-22 جون 2008ء

(پنسلوینیا فارم شو کامپلیکس، ہیرس برگ):

27/ مئی 2008ء کو خلافت احمدیہ کی نئی صدی کے آغاز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے امریکہ کا تاریخی دورہ فرمایا۔

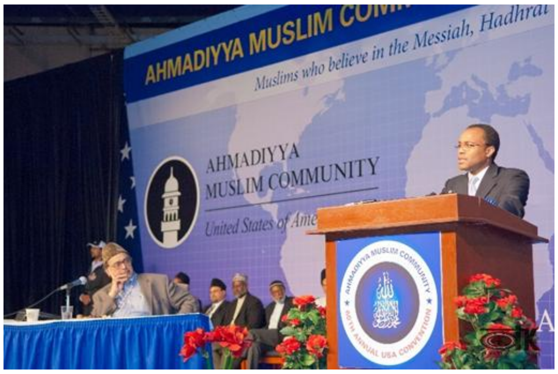

آپ نے فرمایا:

”امریکہ کا تو میرا پہلا سفر ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ سفر ہر طرح اپنی تائید و نصرت کے نظارے دکھاتے ہوئے بہتر فرمائے۔ اور یہ سفر جماعت کے لیے ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور اللہ تعالیٰ ان تمام مقاصد کا حصول آسان فرمائے جن کے لیے یہ سفر کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کے احمدیوں میں یہ نئی روح پیدا فرمائے۔“ (بحوالہ احمدیہ گزٹ 2008ء)

امریکہ میں واشنگٹن ڈَلس ایئرپورٹ پر آپ کا پُرتپاک استقبال کیا گیا اور وہاں سے حضور انور بیت الرحمٰن تشریف لے آئے۔ یہاں حضورِانور نے ایم ٹی اے اَرتھ سٹیشن کا معائنہ فرمایا اور مسجد بیت الرحمٰن کی توسیع کے منصوبے کا بھی جائزہ فرمایا۔ اجتماعی، انفرادی اور فیملی ملاقاتوں کے ساتھ ساتھ کھانا اور سیرالیون کے سفیر اور امریکہ میں بینن (Benin) ایمبسی کے قونصلر سے ملاقات فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ کی امریکہ آمد پر ممبر آف کانگرس نے امریکہ کا قومی پرچم ایوان حکومت پر لہرانے کے بعد ایک خط اور تحریری دستاویز کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے بھجوایا۔ اس سال صد سالہ خلافت جوبلی بھی منائی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ کا یہ دورہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے غیر معمولی نظارے لیے ہوئے تھا۔ 19 ؍جون کی سہ پہر کو حضور انور مقام جلسہ سالانہ، ہیرس برگ کے لیے روانہ ہو گئے۔ وہاں پر آپ نے نمائش، بک سٹال اور دیگر شعبوں، شعبہ تعمیرات، ڈیکوریشن، روشنی، سمعی و بصری، ایم ٹی اے، الاسلام ویب سائٹ، پارکنگ، وقفِ نَو، شعبہ بازار، سٹیج اور لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا۔

جلسہ کے دیگر پروگراموں کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے واقفینِ نَو بچوں کی کلاس میں ان کو وقت دیا، تقریبِ آمین اور تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں انعامات تقسیم فرمائے۔ خواتین سے اور واقفاتِ نَو بچیوں سے بھی ملاقات کی۔ اس جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد قریباً 10,000 تھی۔

جماعتِ احمدیہ امریکہ کے اس تاریخ ساز جلسہ سالانہ کو پہلی مرتبہ اخبارات نے وسیع پیمانہ پر کوریج دی اور حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کی امریکہ میں پہلی بار آمد کا مقصد امن اور اتحاد پر زور دینا بیان کیا۔ اخبار The Paxton Herald نے اپنے 11 ؍جون 2008ء کے شمارہ میں جلسہ سالانہ اور حضور انور کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے یہ عنوان لگایا ”مسلمان برائے امن کانفرنس۔“

اخبار Lancaster Intelligencer نے حضور ایدہ اللہ کا انٹرویو شائع کرتے ہوئے لکھا:

مرزا مسرور احمد (ایدہ اللہ) نے اپنے پیغام میں کہا کہ ”تم اپنے خالق کو پہچان سکتے ہو جب تم اس کی مخلوق سے محبت کرتے ہو۔ اور یہ پیغام خاص طور پر صرف امریکیوں کے لیے نہیں ہے بلکہ یہ پیغام ساری دنیا کے لیے مسیح الزمانؑ لائے ہیں ... اگر ہر کوئی اس پیغام کو یاد رکھے اور اس پر عمل کرے تو دنیا میں دشمنی باقی نہیں رہے گی۔ لوگوں کے دِل کینہ سے پاک ہو جائیں گے۔ دنیا میں امن قائم کرنے کا یہی ایک طریقہ ہے۔ دنیا میں ایٹم بموں کی ضرورت نہیں۔“

24 ؍جون کو حضور ایدہ اللہ واشنگٹن سے ٹورانٹو تشریف لے گئے۔ بورڈنگ کارڈ پر خلافت جوبلی کا Logo بنا ہُوا تھا اور ایک طرف منارۃ المسیح کی تصویر تھی۔ بورڈنگ کارڈ پر Khilafat Flight لکھا ہُوا تھا۔

اکسٹھواں جلسہ سالانہ، 19-21جون 2009ء

(ڈلس ایکسپو کانفرنس سنٹر، شنٹلی ورجینیا):

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ نے جماعت امریکہ کے نام اپنے پیغام میں ان کی محبت اور محنت کے جذبہ کو سراہا جو آپ نے اپنے 2008ء کے دورۂ امریکہ کے دوران محسوس کیا تھا۔

باسٹھواں جلسہ سالانہ،16-18جولائی2010ء

(ڈلس ایکسپو کانفرنس سنٹر، شنٹلی ورجینیا) اس جلسہ پر سٹیج کو کلمہ طیبہ کے بینر سے آراستہ کیا گیا۔

تریسٹھواں جلسہ سالانہ، یکم۔3 جولائی 2011ء

(پنسلوینیا فارم شو کامپلیکس، ہیرس برگ):

اس جلسہ میں 5779/ افراد نے شرکت کی۔

چونسٹھ واں جلسہ سالانہ، 29-31 جون 2012ء

(پنسلوینیا فارم شو کامپلیکس، ہیرس برگ):

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے اور اس جلسہ کی صدارت فرمائی۔

اسی طرح کیپٹل ہل واشنگٹن ڈی سی میں 27 جون کو گولڈن روم رے برن بلڈنگ میں "امن کا راستہ۔ مختلف قوموں کے درمیان تعلقات" کے عنوان پر ایک تاریخی خطاب فرمایا۔ اس تقریب کے شرکاء میں امریکہ کے نمایاں کانگریس مین، سینیٹرز، وائٹ ہاؤس اور سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے اسٹاف، این جی او کے لیڈرز، مذہبی رہنما، پروفیسرز، پالیسی ایڈوائزرز، بیوروکریٹس، پینٹاگون، تھنک ٹینکس کے نمائندگان اور میڈیا کے جرنلسٹ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ آنریبل Nancy Pelosi بھی شامل تھیں جو کہ ہاؤس آف ریپریزنٹیٹو میں جمہوری پارٹی کی سربراہ تھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خطاب کے بعد کیپٹل ہل کی عمارت کا دورہ کروایا گیا۔ اس کے بعد ہاؤس آف ریپریزنٹیٹو تشریف لے گئے جہاں ان کے دورۂ امریکہ کے اعزاز میں قرارداد پڑھ کر سنائی گئی۔

یہ اپنی طرز کی ایک پہلی میٹنگ تھی جس میں امریکہ کے نمایاں لیڈرز کو اسلام کے امن کا پیغام براہِ راست سننے کا موقع ملا۔

پینسٹھ واں جلسہ سالانہ 28-30 جون 2013ء

(پنسلوینیا فارم شو کامپلیکس، ہیرس برگ):

حضورِ انور نے خصوصی طور پر جرمنی سے جلسہ امریکہ کا اختتامی خطاب فرمایا جو براہِ راست نشر ہؤا۔ یہ جلسہ محترم احسان اللہ ظفر کی صدارت میں منعقد ہؤا جس میں کُل حاضری 6,467 تھی۔

اسی سال 4رمئی کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ویسٹ کوسٹ کا پہلا تاریخی دورہ فرمایا۔ اس موقع پر کیلیفورنیا میں 11رمئی کو حضورِ انور ایدہ اللہ کے اعزاز میں Montage Hotel Beverly Hills میں Global Peace Lunch کا اہتمام کیا گیا جہاں پر آپ نے پریس کانفرنس سے Islamic Solution for World

Peace کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

چھیاسٹھواں جلسہ سالانہ، 15-17 اگست 2014ء

(پنسلوینیا فارم شو کامپلیکس، ہیرس برگ)

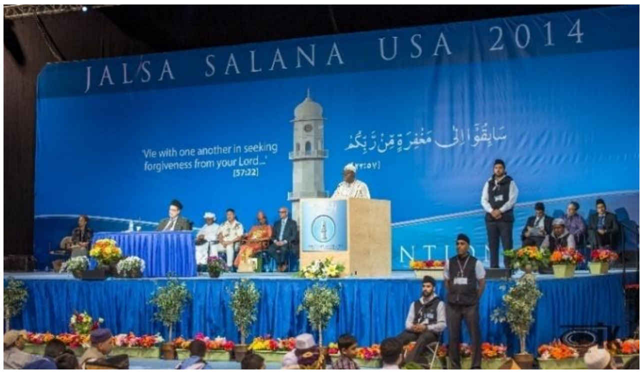

اس جلسہ کا مرکزی خیال سَابِقُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ (سورۃ الحدید:22) تھا۔

سڑسٹھ واں جلسہ سالانہ، 14-16 اگست 2015ء

(پنسلوینیا فارم شو کامپلیکس، ہیرس برگ): اس جلسہ میں 8,000 سے زائد احباب نے شرکت کی۔

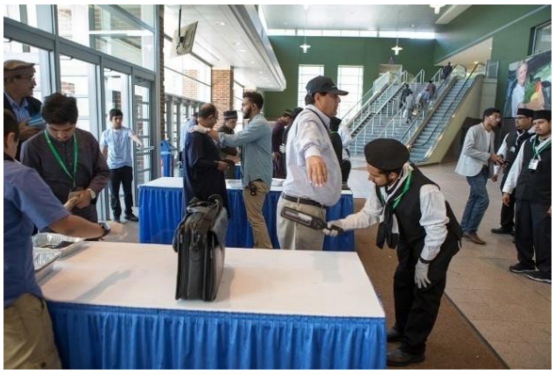

اڑسٹھ واں جلسہ سالانہ، 29-31 جولائی 2016ء

(پنسلوینیا فارم شو کامپلیکس، ہیرس برگ)

یہ جلسہ امیر جماعت امریکہ صاحبزادہ مرزا مغفور احمد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کا مرکزی خیال ”الھادی“ تھا۔ ایم ٹی اے امریکہ اور الاسلام ٹی وی پر آن لائن جلسہ میں شمولیت کا بھی انتظام تھا۔

انہتر واں جلسہ سالانہ، 14-16 جولائی 2017ء

(پنسلوینیا فارم شو کامپلیکس، ہیرس برگ):

جلسہ کا مرکزی عنوان ”الحلیم“ تھا۔ اس میں اندازاً 9200 لوگ شریک ہوئے۔

ستر واں جلسہ سالانہ 13-15 جولائی 2018ء

(پنسلوینیا فارم شو کامپلیکس، ہیرس برگ):

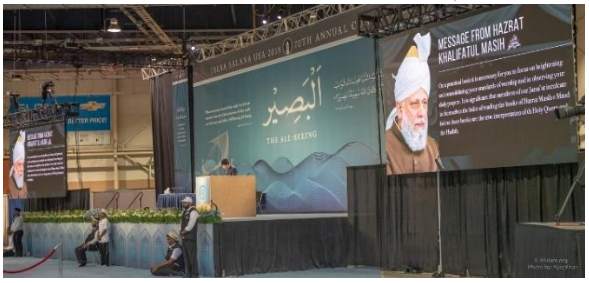

اس جلسہ میں 9920 / احباب نے شرکت کی۔ ماہ اکتوبر 2018ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گوئٹے مالا اور امریکہ کا دورہ فرمایا اور اس بابرکت دورے کے دوران مختلف مساجد کا افتتاح بھی فرمایا۔

اکہتر واں جلسہ سالانہ 12-14 جولائی 2019ء

(پنسلوینیا فارم شو کامپلیکس، ہیرس برگ):

یہ جلسہ جولائی میں منعقد ہوُا اور اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد 9200 سے زائد تھی۔ اسی طرح اس سال دسمبر میں ویسٹ کوسٹ کے جلسہ میں 1800/ افراد نے شرکت کی۔ 2020ء اور 2021ء کے جلسہ سالانہ COVID-19 Pandemic کی وجہ سے In Person منعقد نہیں ہو سکے مگر بذریعہ Zoom نشر کیے گئے۔

جلسہ سالانہ، 2022ء

(پنسلوینیا فارم شو کامپلیکس، ہیرس برگ)

یہ جلسہ امیر صاحب جماعت امریکہ صاحبزادہ مرزا مغفور احمد کی قیادت میں منعقد ہؤا۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد 5,800 تھی جس میں سے 147 / افراد غیر ممالک سے تشریف لائے تھے۔ اسی طرح قریباً 20,000 / افراد نے بذریعہ مسلم ٹیلیویژن جلسہ کی کارروائی دیکھی۔ جلسہ کے پہلے اجلاس میں مکرم امیر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اس موقع پر بھجوایا گیا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس میں حضور انور فرمایا کہ اجتماعات کا اصل مقصد روحانی ترقیات اور علم کو بڑھانا ہے۔

جلسہ میں معمول کے مطابق نمائش کا انتظام تھا جس میں جماعت کے تاریخی واقعات کی جھلکیاں اور تصاویر تھیں اور حضور ایدہ اللہ کے مختلف ممالک کے دورہ جات کی تصاویر اور تفصیل تھی۔ ان دورہ جات کا مقصد اسلامی تعلیم پر مبنی امن کے پیغام کو اُجاگر کرنا تھا۔

اس سال ویسٹ کوسٹ کا جلسہ 23 تا 25 دسمبر، 2022ء کو لاس اینجلس میں منعقد ہؤا۔ اس میں پورے ملک سے 1500 / افراد نے شرکت کی اور 5,600 / افراد نے بذریعہ MTA جلسہ کی کارروائی سے استفادہ کیا۔

اس کے علاوہ 175 خاص مہمانوں کے ساتھ اجلاس کا اہتمام کیا گیا جن میں مذہبی رہنما، سیاسی لیڈران اور مقامی امراء اور مقامی کمیونٹی کے نمائندوں نے شرکت کی۔ ان اجلاسات کا مرکزی عنوان ' اِنِّیْ مَعَکَ یَامَسْرُوْر ' تھا۔

اس سال کے دونوں جلسوں میں COVID-19 سے بچاؤ کی حفاظتی تدابیر (یعنی صفائی کا غیر معمولی خیال، ٹیکہ کا ریکارڈ چیک کرنا اور ماسک پہننا وغیرہ) پر پوری طرح عمل کیا گیا۔

جلسہ سالانہ 14 تا 16 جولائی 2023ء

یہ جلسہ سالانہ 14 تا 16 جولائی 2023ء میں فارم شو کمپلیکس، ہیرس برگ، پنسلوینیا میں منعقد ہؤا۔ بروز جمعہ 14 جولائی مکرم امیر صاحب، صاحبزادہ مرزا مغفور احمد نے نماز جمعہ کے بعد 4 بجے سہ پہر لوائے احمدیت لہرایا اور مشنری انچارج صاحب نے امریکہ اور پنسلوینیا ریاست کا جھنڈا لہرایا اور دعا کروائی۔ جلسہ کے پہلے اجلاس میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ امریکہ کے موقع پر خصوصی پیغام (جو انگریزی میں تھا) پڑھ کر سنایا اور اس کا اردو مفہوم بھی پڑھا۔ حضور انور نے اس پیغام میں خصوصیت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعثت کی دو اغراض، لوگوں کو حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا اور دوئم اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنا، کی وضاحت فرمائی۔

اس سال شاملین جلسہ کی تعداد 8352 تھی جس میں 3,909 خواتین اور بچیاں اور 3931 مرد حضرات تھے۔ 30 ممالک سے 301 مہمانان اور 211 غیر احمدی و غیر مسلم مہمانان کرام شامل ہوئے۔ آن لائن سٹریمنگ کے ذریعہ جلسہ دیکھنے والوں کی تعداد 33,000 تھی۔

جلسہ سالانہ 28 تا جون 30 جون، 2024ء

گزشتہ سال جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ 28 تا 30 جون، 2024ء کو ورجینیا کی وسیع و عریض عمارت Greater Richmond Convention Center, 403 North 3rd Street Richmond, VA میں منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں جماعت امریکہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت احمدیہ سے متعلق نادر اور تاریخی اشیاء اور تصاویر پر مبنی ایک تاریخی نمائش کا اہتمام کیا

ہؤا تھا۔ (لجنہ جلسہ پروگرام اور نمائش کی مفصل رپورٹ مجلہ النور کے اگست 2024ء کے آن لائن شمارہ میں ملاحظہ کیجیے)۔ یہاں اس نمائش کی چند تصاویر شامل کی جا رہی ہیں۔

معاندِ احمدیت، ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی کا جاری کردہ سکہ جو صیحون شہر میں استعمال ہوتا تھا اور اس زمانے کی ڈاک کی چند ٹکٹیں۔

1882ء میں دیکھے جانے والے شہب ثاقب کی شبیہ اور ایک خط، اس شہب ثاقب کا تعلق صداقتِ حضرت مسیح موعودؑ سے ہے۔

پوسٹ کارڈ مع تصویر دی ایس ایس ہیورفورڈ، وہ بحری جہاز جس میں حضرت مفتی محمد صادقؓ نے امریکہ آنے کے لیے سفر کیا، کیمڈن، نیو جرسی کا وہ حراستی مرکز جہاں حضرت مفتی محمد صادقؓ کو امریکہ میں داخل ہونے پر قید میں رکھا گیا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ Teachings of Islam: کا نسخہ جو 1910ء میں شائع ہؤا تھا۔ The Unknown Life of Jusus Christ by Notovitch یہ ایک عیسائی مصنف کی کتاب ہے جس میں حضرت عیسیٰؑ کی زندگی کے اس دور کا ذکر ہے جس کے بارے میں کتابوں میں زیادہ معلومات نہیں ملتیں۔ یہ کتاب جماعتِ احمدیہ کے نظریات کی تائید کرتی ہے۔

Life of Muhammad by Sufi M. R. Bengalee یہ امریکہ جماعت کی پہلی اشاعت ہے جسے مربی سلسلہ مکرم مطیع الرحمٰن بنگالی نے تصنیف کیا تھا۔

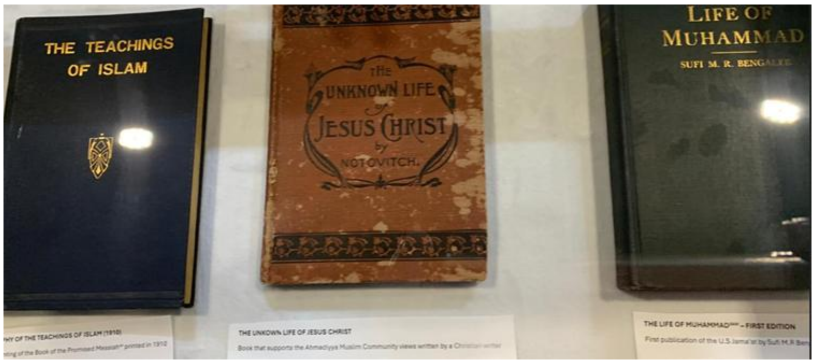

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بابرکت کوٹ جسے آپ اکثر زیبِ تن فرمایا کرتے تھے۔ اس کوٹ کو غور سے دیکھنے پر اس پر مہندی کے نشان نظر آتے ہیں جو آپؑ اپنے بالوں کے لیے استعمال فرماتے تھے۔ (یہ کوٹ صاحبزادی امۃ المعز بیگم اہلیہ مکرم منظور الرحمٰن آف نارتھ ورجینیا کی ملکیت ہے۔ آپ صاحبزادہ مرزا داؤد احمد کی بیٹی، حضرت مرزا شریف احمدؓ کی پوتی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی ہیں)۔

پچھترواں جلسہ سالانہ، 2025ء

اس سال بھی ان شاءاللہ جلسہ سالانہ اسی مقام پر منعقد ہو گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ جلسہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو، آمین۔

حالیہ جلسوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خاص پیغامات بھی دکھائے جاتے ہیں اور چند مواقع پر ان کا براہِ راست خطاب بھی MTA کے ذریعہ جلسہ کے دوران دکھایا گیا۔ علاوہ ازیں جلسہ کی مختلف تقاریر کا ترجمہ بھی مختلف زبانوں میں ہوتا ہے۔ نیز اسلام کی امن پر مبنی تعلیمات، عصرِ حاضر کی اہم موضوعات اور بین المذاہب گفتگو کے عنوان سے تقاریر اور تقریبات شامل کی جاتی ہیں۔ ایمان کو مضبوط کرنے، اخلاقی حالت بہتر بنانے اور تزکیۂ نفس کے طریقے بیان کیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی کامیابیوں پر شکر ادا کیا جاتا ہے اور تحدیثِ نعمت کے طور پر ان ترقیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ انسانیت کے لیے رضاکارانہ کاوشوں اور خدمات کا تذکرہ کیا جاتا ہے اور اس سے متعلق پوسٹر آویزاں کئے جاتے ہیں تاکہ جلسہ شاملین کو ان نیک کاموں کی طرف رغبت ہو اور وہ بھی اس کارِ خیر میں اپنا حصہ ڈالیں۔ خلافت سے وابستگی کے عہد کو اس دعا کے ساتھ تازہ کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عظیم نعمت کا اہل بنائے رکھے اور اس کی برکات سے نوازے، آمین۔

حاضرین کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر جلسہ کا انتظام وسیع پیمانہ پر کیا جاتا ہے۔ اس میں علمی پروگرام، ٹیلنٹ ایوارڈ، تقسیم انعامات برائے جماعتی وعلمی مقابلہ جات، تقریبِ آمین، لجنہ اماء اللہ کا مقرّرہ وقت پر علیحدہ پروگرام اور امراء، مقامی میئر، سیاستدانوں اور مختلف مذاہب کے لوگوں کو اظہارِ خیال کے لئے وقت دیا جاتا ہے۔ جلسہ کے وسیع انتظامات ایک عرصہ پہلے سے شروع ہو جاتے ہیں اور ایک کثیر تعداد میں رضاکار ڈیوٹی پر انتہائی جوش وجذبہ اور محبت سے سرگرمِ عمل دکھائی دیتے ہیں۔ ان انتظامات میں رجسٹریشن، جلسہ گاہ کی آرائش، لنگر خانہ اور مہمانوں کا قیام شامل ہے۔ جلسہ سالانہ کے دوران پرچم کشائی، نمائش، کتابوں کا سٹال، ہومیو پیتھی، فرسٹ ایڈ، اور ہیومینٹی فرسٹ کے سٹال بھی لگائے جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ احمدیہ میڈیکل، پیرامیڈیکلز، وکلاء، سائنسدان اور انجینئرز، آرکیٹیکٹس ایسوسی ایشنز کے اجلاس بھی ہفتہ کے روز ہوتے ہیں۔

نیشنل تبلیغ ڈیپارٹمنٹ اور رشتہ ناتا کے مختلف دفاتر مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہوں میں کھولے جاتے ہیں۔ کیریئر اورینٹیشن اور ہفتہ کی شام مشاعرہ ہوتا ہے۔ اسی طرح وقفِ نو کا پروگرام بھی ہوتا ہے۔

غیر از جماعت اور دیگر خاص مہمانوں کے لئے با قاعدہ عشائیہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جلسہ کے موقع پر ضیافت اور لنگر خانہ ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ 1992ء میں لنگر خانہ کے آغاز سے لے کر سالہا سال تک ڈاکٹر صلاح الدین مرحوم اپنی ٹیم کے ساتھ بہت محنت اور دعاؤں کے ساتھ اس ڈیوٹی کو نبھاتے رہے اور ان کی تربیت یافتہ ٹیم تا حال اس کارِ خیر میں ہمہ تن مصروف ہے۔ محترم طاہر چودھری آف ورجینیا، محترم کریم داد اور محترم امتیاز احمد راجیکی کی خدمات بھی قابلِ ذکر ہیں۔

افسرانِ جلسہ سالانہ میں محترم خلیل احمد ناصر اور چند احباب جن میں محترم مبشر احمد، محترم ملک مسعود احمد، محترم عبد الشکور، محترم وسیم حیدر، محترم عبد الہادی اور پچھلے چند سالوں سے محترم بشیر ملک بہت کامیابی اور لگن سے افسر جلسہ سالانہ کے فرائض بخوبی ادا کر رہے ہیں۔ ان سب ڈیوٹی دینے والوں کی انتھک لگن اور محنت کا اندازہ ہمیں اس جلسہ کے انتظامات دیکھ کر بخوبی ہو جاتا ہے جو کہ وقت کے ساتھ ساتھ وسیع اور بہتر ہوتے جا رہے ہیں اور ان کی بے لوث خدمت حضرت مسیحِ موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی لنگر خانہ کے ذریعہ مہمانداری کی روایت کو امریکہ کے جلسوں میں برقرار رکھے ہوئے ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے جلسہ سالانہ کے انعقاد کا سلسلہ 1948ء سے لے کر اب تک جاری ہے اور حضرت مسیحِ موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا الہام "یَأْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ" اپنی پوری شان سے پورا ہوتا دکھائی دیتا ہے۔

امسال جلسہ سالانہ امریکہ کو جاری ہوئے 75 سال پورے ہو رہے ہیں، اس موقع پر حسبِ روایت اظہارِ تشکر کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور اس نعمت کے جاری رہنے کے لیے خصوصی دعائیں ہوں گی۔

ویسٹ کوسٹ امریکہ میں جلسہ سالانہ کا آغاز

امریکہ میں 1948ء سے ہر سال کامیابی سے جلسہ سالانہ کا انعقاد ہو رہا ہے۔ امریکہ کے ویسٹ کوسٹ کے علاقوں سے جلسہ کے لئے آنا مشکل ہوتا تھا۔ اس صورتِ حال کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے امیر جماعت مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم اور مشنری انچارج مکرم میر محمود احمد ناصر نے 1982ء میں ویسٹ کوسٹ میں جلسہ سالانہ کا آغاز کیا۔ یہ جلسہ سان فرانسسکو کے ایک کرائے کے ہال میں منعقد ہؤا۔ اس پہلے جلسہ میں 75 / افراد نے شرکت کی۔ 1990ء تک یہ سالانہ جلسہ کرائے پر لی گئی عمارتوں میں کیا جاتا تھا لیکن مسجد بیت الحمید کی تعمیر کے بعد یہ جلسہ دسمبر کے مہینہ میں لاس اینجلس میں ہونے لگا اور عام طور پر قادیان کے جلسہ کی تاریخوں میں ہی منعقد ہوتا ہے۔

1997ء میں اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد 600 تھی۔ اس میں امیر جماعت امریکہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد، نیشنل عاملہ ممبرز اور غیر ممالک سے آنے والے احمدی احباب نے شرکت کی۔ جلسہ میں گورنمنٹ کے افراد، امراء، ممبرانِ کانگریس، ممبرانِ اسمبلی، مشیر اور نامور مصنّفین وغیرہ کو مدعو کیا جاتا ہے اور ان کی تقاریر بھی شامل کی جاتی ہیں۔

ویسٹ کوسٹ کا جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر سال مسجد بیت الحمید لاس اینجلس میں کامیابی سے منعقد ہوتا ہے۔ 2019ء میں ویسٹ کوسٹ کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد 1800 تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں ہونے والے سب جماعتی جلسوں کی طرح یہ بھی اخوّت، تنظیم اور یک جہتی کی مثال قائم کئے ہوئے ہے۔

جلسہ سالانہ ویسٹ کوسٹ 26 تا 28 دسمبر 2003ء

جلسہ سالانہ 2003ء

جلسہ سالانہ 2004ء

31 دسمبر 2004ء تا 2 جنوری 2005ء

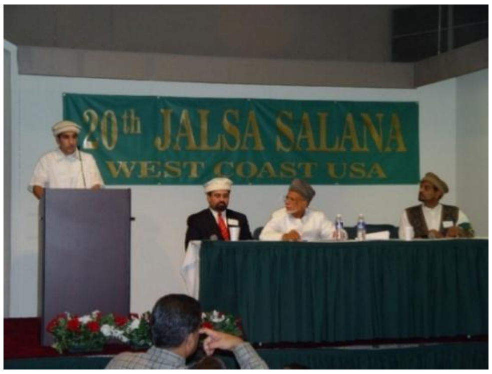

23 تا 25 دسمبر 2005ء

22 تا 24 دسمبر 2006ء

جلسہ سالانہ 2009ء

جلسہ سالانہ 2010ء

جلسہ سالانہ 23 تا 25 دسمبر 2011ء

جلسہ سالانہ 28 تا 30 دسمبر 2012ء

جلسہ سالانہ 27 تا 29 دسمبر 2013ء

جلسہ سالانہ 26 تا 28 دسمبر 2014ء

تیسواں جلسہ سالانہ 25 تا 27 دسمبر 2015ء

اکتیسواں جلسہ سالانہ 24 تا 26 دسمبر 2016ء

بتیسواں جلسہ سالانہ 22 تا 24 دسمبر 2017ء

تنتیسواں جلسہ سالانہ۔ دسمبر 2018ء

چونتیسواں جلسہ سالانہ 20 تا 24 دسمبر 2019ء

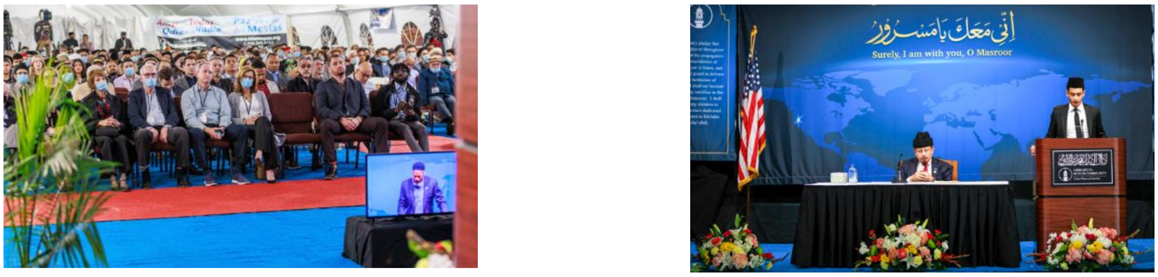

پنتیسواں جلسہ سالانہ 23 تا 25 دسمبر 2022ء

چھتیسواں جلسہ سالانہ 22 تا 24 دسمبر، 2023ء: بیت الحمید، چینو، کیلی فورنیا۔ اس میں امریکہ کی گیارہ ریاستوں سے 2,000 / افراد نے شرکت کی۔ اس جلسہ کا مرکزی عنوان 'دس شرائطِ بیعت' تھا۔ ہر شرطِ بیعت پر دورانِ جلسہ تقاریر میں خوبصورتی سے وضاحت کی گئی۔ مکرم امیر صاحب، صاحبزادہ مرزا مغفور احمد نے لوائے احمدیت لہرایا۔ آپ نے افتتاحی اجلاس میں اللہ تعالیٰ کی صفات الخالق، البارى، اور المصور پر مفصل روشنی ڈالی۔ بروز ہفتہ جلسہ کے دوسرے اجلاس میں شہر کے معززین اور اعلیٰ افسران سمیت 137 مہمانوں نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں خون کا عطیہ دینے کا انتظام کیا گیا تھا اور کثیر تعداد میں لوگوں نے اس کارِ خیر میں حصہ لیا۔

سینتیسواں جلسہ سالانہ، 27 تا 29 دسمبر 2024ء : یہ جلسہ بھی مسجد بیت الحمید میں منعقد ہوا۔ اس کا مرکزی عنوان تھا: یقیناً مومن کامیاب ہو گئے (المومنون: 2)۔ اس جلسہ ت میں سورۃ المومنون کی ابتدائی آیات میں بیان کردہ مومنین کی خوبیوں پر روشنی ڈالی گئی۔ جلسہ میں 2,000 کے قریب افراد نے شرکت کی۔ جلسہ کی صدارت مکرم امیر جماعت امریکہ، صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب نے کی۔ اختتامی اجلاس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ قادیان، 2024ء (جو اسی دن منعقد ہوا تھا) کے موقع پر بیان فرمودہ خطاب دکھایا گیا۔ جلسہ میں مختلف اوقات میں Live انٹرویوز کیے گئے جو براہِ راست Live Stream کے ذریعہ یوٹیوب پر دکھائے گئے۔ اسی طرح پورا جلسہ بذریعہ یوٹیوب پر دکھانے کا انتظام تھا۔ تبلیغ، وقفِ نَو، نومبائعین، احمدیہ مسلم سائنٹسٹ ایسوسی ایشن، احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن کے شعبوں نے پروگرام کیے۔ آمین کی تقریب ہوئی۔ شعبہ رشتہ ناتا نے Meet and Greet کے تحت خاندانوں کا تعارف کروانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ مجلس خدام الاحمدیہ (بشمول اطفال الاحمدیہ) اور لجنہ Hub کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس سال جلسہ میں 110 انٹرنیشنل مہمانان اور 210 غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔

Picture Credits: مکرم اعجاز، مکرم رضوان اکبر

https://images.search.yahoo.com/search/images?p=pics+of+jalsa+salana+USA&fr=yhs-sz-002&type=type80260-520675043&hspart=sz&hsimp=yhs-002&imgurl=https%3A%2F%2Fi.ytimg.com%2Fvi%2F4aHRCAZtHco%2Fmaxresdefault.jpg#id=22&iurl=https%3A%2F%2Fjalsasalana.de%2Fwp-content%2Fuploads%2F2021%2F09%2Ffahnenhissen-jalsa-salana.png&action=click

حضرت اقدس علیہ السلام نے تین جلسے خود ملتوی فرمائے

ان تین سالوں میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ منعقد نہ ہو سکا۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ سن 1893ء کا جلسہ سالانہ : حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے از خود ملتوی فرما دیا تھا۔

2۔ (سن 1896ء) : سن 1896ء میں مورخہ 26، 27، 28 اور 29 دسمبر کی تاریخوں میں پنجاب کے دارالحکومت لاہور میں جلسہ پیشوایانِ مذاہب منعقد ہونا تھا اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مضمون (اسلامی اصول کی فلاسفی) پڑھا جانا تھا۔ اس وجہ سے جلسہ سالانہ قادیان ملتوی کر دیا گیا تھا۔

3۔ سن 1902ء: سن 1902ء میں ہندوستان کے مختلف علاقوں میں طاعون کی بیماری خطرناک حد تک پھیلتی چلی جا رہی تھی اور اس کا انتشار بھی قرآن مجید اور احادیث کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے اظہار کے لئے تھا۔ لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ

"چونکہ آج کل مرض طاعون ہر ایک جگہ پر بہت زور پر ہے اس لئے اگرچہ قادیان میں نسبتاً آرام ہے،
لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بارعایت اسباب بڑا مجمع جمع ہونے سے پرہیز کی جاوے۔"

(مجموعہ اشتہارات، جلد سوم، صفحہ 481)

جلسہ سالانہ کا موسم

امۃ الباری ناصر

جلسہ سالانہ کا موسم ہے بہار اندر بہار
ہو گئے ہیں ہم مسیحاؑ کی دعا میں حصہ دار

ساری تعریفیں ہیں ربِ عالمیں کے واسطے
جس کے فضلوں سے ہوُا اسلام میں اپنا شمار

بھیجتا ہے دل درود اور اشک کہتے ہیں سلام
اس نبیِ پاکؐ کو جس کے ہیں احساں بے شمار

سال بھر کرتے ہیں اس پیاری گھڑی کا انتظار
دل نثار راہ نظروں میں لئے پھولوں کے ہار

حضرت اقدسؑ نے کیا آغاز رب کے حکم سے
جلسہ سالانہ کہ جس میں حکمتیں ہیں بے شمار

یہ کوئی مجمع، تماشا اور کوئی میلہ نہیں
اس کا اِجرا تھا رضائے حق بحکمِ کردگار

پہلے جلسے میں ہوئے شامل پچھتر(۷۵) مخلصین
اب ہے تا حدِّ نظر اک بحرِ ناپیدا کنار

ایک اک چہرہ مسیحاؑ کی صداقت کا نشاں
احمدیت کی ترقی کے ہیں سب آئینہ دار

ایک ہی چشمہ ہے ساری تشنہ روحوں کے لئے
کھل گئے لنگر مسیحاؑ کے جہاں میں بے شمار

فرق کوئی رنگ و نسل اور ملک و ملت میں نہیں
ایک گلدستہ ہے رنگا رنگ پھولوں کا نکھار

جلسے کا حاصل ہے ایماں اور یقین و معرفت
ہر طرف ہے تازگی روحانیت کی آشکار

روشناسی کی ہے برکت نت نئے احباب سے
رشتۂ الفت محبت کرتے ہیں سب استوار

رفتگاں کے واسطے سب مل کے کرتے ہیں دعا
ہوتے ہیں مولا سے ان کی مغفرت کے خواستگار

کچھ نئے رشتوں کی رکھی جاتی ہے اس میں بناء
جس سے بڑھ جاتا ہے آپس میں محبت اور پیار

غیر ممکن ہے احاطہ کر سکیں برکات کا
کس کے بس میں ہے مکمل ذکرِ فضلِ کردگار

بند ہوگر ایک در تو سینکڑوں کھل جائیں در
پڑ گیا ہے خود شریروں پر پلٹ کر ان کا وار

وَصِرْتُ الْيَوْمَ مِطْعَامَ الْاَهَالِيْ

امریکہ میں لنگر مسیحِ موعود علیہ السلام

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا جاری وساری سفر

امتیاز احمد راجیکی

جلسہ سالانہ اور لنگر سے متعلق یہ مضمون مَیں نے جلسہ 2017ء کے معاً بعد تیار کرنا شروع کر دیا تھا اور اس کا ذکر برادرم عزیزم ڈاکٹر صلاح الدین مرحوم سے بھی کیا تھا مگر حسبِ وعدہ اسے پیش نہ کر سکا۔ اس کی زندگی نے وفا نہ کی اور مَیں اپنا وعدہ ایفا نہ کر سکا۔ اب اُسی صورت میں یہ عاجزانہ سی کوشش پیشِ خدمت ہے۔

جون تا جولائی 2016ء کے احمدیہ گزٹ کے شمارے میں امریکہ میں لنگر مسیح موعود علیہ السلام کے پچیس سال مکمل ہونے پر خدا تعالیٰ کے فضلوں اور تحدیثِ نعمت کے طور پر چند سطریں لکھنے کا موقع ملا۔ مختلف طبقاتِ فکر کے افرادِ جماعت کی طرف سے اظہارِ خوشنودی نے حوصلہ افزائی فرمائی۔ میرے بزرگ اور مہربان دوست مکرم و محترم مولانا چودھری مبشر احمد صاحب مبلغِ سلسلہ نے، جو جماعت احمدیہ امریکہ کی تاریخ کے مرتبین میں شامل ہیں، خاص طور پر ہدایت فرمائی کہ وقتاً فوقتاً تاریخ کے ان ابواب اور اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور انعاموں کو محفوظ کرنے کے اس سلسلے کو جاری رکھا جائے۔

جلسہ سے پہلے میری اس طرف توجہ نہیں تھی اور کوئی خاص مضمون بھی ذہن میں مستحضر نہیں تھا۔ مگر دورانِ جلسہ میں اللہ تعالیٰ کے پے در پے فضلوں اور قبولیتِ دعا کے محیر العقول نظاروں نے مجبور کر دیا کہ تحدیثِ نعمت کی برکات سے حصہ پاؤں۔

حادثہ باعثِ رحمت

جلسہ سے تین ہفتہ قبل عید الفطر سے دو روز پہلے ایک ناگہانی حادثے میں میری دو لاکھ پچاسی ہزار میل کی مسافت کا بوجھ اٹھائے ہوئے بارہ سالہ پرانی ٹویوٹا پریَس (Toyota Prius) زخموں کی تاب نہ لا کر دم توڑ گئی اور دو بار مجھے بھی ہسپتال کے ایمرجنسی روم کی زیارت کرنی پڑی۔ حادثہ دوسرے ڈرائیور کے سٹاپ سائن پر نہ رکنے کے نتیجے میں ہوا۔ قدرتی طور پر یہ ایک تکلیف دہ امر تھا۔ سیٹ بیلٹ کے کھچاؤ اور ایئر بیگ پھٹنے سے سینے پر کافی سخت دباؤ تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر حفاظت فرمائی اور نہ صرف نمازِ عید کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائی بلکہ جلسہ میں شمولیت کا خواب بھی بہتر رنگ میں شرمندۂ تعبیر ہوا۔

تین سال قبل فلوریڈا نقل مکانی کے باعث جلسہ گاہ کا سفر ڈیڑھ گھنٹہ سے بڑھ کر ساڑھے بارہ گھنٹے کا ہو گیا تھا۔ اور اہلیہ کے تبدل زانو جراحی (Knee Replacement Surgery) کے باعث ایک چھوٹی سی کار میں چار افراد کا سفر خاصا دشوار گزار تھا۔ اللہ تعالیٰ کی نظر کرم ان تمام دشواریوں پر پہلے سے تھی چنانچہ اس نے فوری طور پر ایک اچھی حالت کی استعمال شدہ وین کا بندوبست فرما دیا جس میں اٹھتے، بیٹھتے، لیٹتے یہ سفر سہولت سے گزر گیا۔ اور جمعرات کے روز بعد دوپہر ہم دونوں باپ بیٹا لنگر کی ڈیوٹی پر حاضر تھے۔

Are you coming to Jalsa?

جمعرات کی شام کو مکرم و محترم امیر صاحب کے معائنہ جلسہ کے بعد رضاکاروں کے عشائیہ (Dinner) کی تیاریوں میں مصروف تھا کہ غیر متوقع طور پر انصار اللہ کے وٹس ایپ (WhatsApp) گروپ کی بجائے میرے ریگولر فون پر صدر انصار اللہ امریکہ مکرم و محترم ڈاکٹر فہیم یونس قریشی صاحب کا پیغام آیا:

”کیا آپ جلسہ پر آ رہے ہیں؟“(Are you coming to Jalsa?) مَیں نے جواباً عرض کیا: ”مَیں اِس وقت جلسہ گاہ کے ڈائننگ ہال میں موجود ہوں۔“

مَیں یہی سمجھا کہ شاید صدر صاحب کو فوری طور پر کسی شے کی ضرورت ہے، مگر جب دو روز تک مزید کوئی استفسار نہ ہوا تو خیال گزرا کہ اغلباً مجلسِ عاملہ کے تمام اراکین اور ناظمین کو جلسہ میں شمولیت کی یاد دہانی کے لیے صدر صاحب نے پیغام بھیجا ہو گا۔

ہفتہ کے روز کھانے کی میز پر محترم صدر صاحب سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا: ”راجیکی صاحب، میری سمجھ میں نہیں آیا، مَیں نے آپ سے یہ سوال کیوں کیا تھا کہ آپ جلسہ پر آ رہے ہیں یا نہیں؟“

مَیں نے عرض کیا: ”شاید آپ نے سب کو یاد دہانی کرائی ہو گی۔“

”نہیں، یہی تو حیرت ہے کہ مَیں نے یہ صرف آپ سے ہی پوچھا تھا۔“ صدر صاحب نے جواب دیا۔

”سبحان اللہ، یہ تو میرے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔“ مَیں نے جواباً عرض کیا۔ اور سمجھ گیا کہ یہ ایک الٰہی تصرف اور خصوصیت سے اس جلسے میں دعاؤں اور محبتوں کے تعلقات بڑھانے کا عندیہ ہے۔

مکرم امیر صاحب کا معائنہ اور رقت آمیز خطاب

جلسہ سے ایک روز قبل، امیر صاحب محترم امریکہ کا تمام شعبوں کا معائنہ، مختصر نصائح پر مبنی خطاب، دعا اور سب خدمتگاروں کے ساتھ مل کر عشائیہ ایک جماعتی روایت ہے جس پر تمام امرا ــــــ اور اگر سیّدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح موجود ہوں ــــــ کی شمولیت ایک معمول کا امر ہے۔ لیکن اس بار مکرم و محترم امیر صاحب صاحبزادہ مرزا مغفور احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کا خطاب ایک غیر معمولی اور منفرد اہمیت کا حامل تھا۔ آپ نے جلسہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے موجود خدمتگاروں کو خصوصیت سے سیّدنا حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک ارشادات کی روشنی میں اس طرف توجہ دلائی کہ اس جلسے میں شرکت کرنے والے ہر مہمان کے لیے اس کی سہولت اور ضرورت کے مطابق انتظام کیا جائے اور جس طرح آقا علیہ السلام خود تکلیف اٹھا کر مہمانوں کے آرام کا بندوبست فرماتے تھے ہمیں بھی اسی روح کے ساتھ خدمت بجالانی چاہیے۔ آپ نے حضرت مسیحِ موعودؑ کی سیرتِ طیبہ سے حوالے دیتے ہوئے حاضرین کو یاد دہانی کرائی کہ کس طرح آپ بھوکے پیاسے رہ کر اپنے حصے کا کھانا مہمانوں کی خدمت میں پیش فرما دیتے اور اپنا ذاتی بستر بھی انہیں عطا کر کے خود سردی میں ٹھٹھرتے ٹھٹھرتے ساری رات گزار دیتے۔

محترم امیر صاحب کے خطاب کا معتدبہ حصہ خصوصیت سے شعبۂ ضیافت سے متعلق تھا۔ اس کی اصلاح اور بہتری کے لیے آپ نے ہدایات جاری کیں اور کھانے کی کمیت و خاصیت اور مقدار و معیار پر سیر حاصل بحث فرمائی۔ آپ نے بڑے رقت بھرے لہجے میں کہا:

”اگر مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں میں سے ایک بھی فرد کو اس کی ضرورت کے مطابق خوراک میسر نہیں آتی اور کھانا ختم ہو جاتا ہے تو یہ کسی حالت میں بھی قابلِ قبول نہیں ہو گا۔ مَیں اس وقت تک کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک مجھے یہ اطلاع نہ مل جائے کہ ایک ایک مہمان سیر ہو گیا ہے۔“

امیر صاحب کے اس خطاب نے مجھے بھی آبدیدہ کر دیا کہ آپ نے کس درد سے اپنے اضطراب کا اظہار کیا ہے۔ اور آقا علیہ السلام کی سنت و روایت کے پیشِ نظر اپنے آرام و سہولت کی قربانی کے لیے تیار ہو گئے ہیں۔ میرے دل پر اس بات کا بڑا گہرا اثر تھا۔ مَیں نے بڑی التجا سے اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا کی:

اے قادر و توانا ربّ العزت، تو جانتا ہے کہ جلسہ کے مہمانوں کی خدمت کے لیے ہم لوگ جو تھوڑی بہت ٹوٹی پھوٹی عاجزانہ کوششیں کرتے ہیں، بشری تقاضوں کے تحت ان میں ہمیشہ کمی بیشی رہ جاتی ہے اور کسی نہ کسی وقتی ناگوار صورتِ حال کا سامنا بھی کرنا پڑ جاتا ہے۔ مگر اب کی بار آقا علیہ السلام کے اس عاجز غلام نے جس کی رگوں میں آپؑ کا خون دوڑ رہا ہے، جس رقت اور عاجزی سے اپنا سکون و آرام تج دینے کا عہد کیا ہے، اس کے اس عزم کی لاج رکھنا اور ہماری کوتاہیوں اور غلطیوں پر صرفِ نظر کرتے ہوئے اس امتحان میں سرخرو کرنا۔

اس کے بعد کے واقعات نے ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح امیر صاحب اور حاضرین کی عاجزانہ دعاؤں کو قبول فرمایا اور غیر معمولی تائید و نصرت سے اعانت کے سامان پیدا فرمائے۔

اکرامِ ضیف اور ہماری ذمہ داریاں

مہمان نوازی اور اکرامِ ضیف ایسے اوصاف ہیں جو انبیاء کی پہچان ہوتے ہیں۔ وہ ابراہیمؑ و نوحؑ سے منسلک ہوں، آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی صداقت کے مصداق ہوں یا اِس دور میں آپؐ کے غلامِ صادق سیّدنا حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ السلام کے انگ انگ سے پھوٹنے والے کرشمہ ہائے صدق و وفا کے مظاہر ہوں، ہمیشہ کے لیے معاشرتی زندگی کی اہم بنیادی ضرورت کا احاطہ کیے ہوتے ہیں۔ ہادیٔ دو جہاں ﷺ نے ایک مختصر پیرائے میں کس خوبصورت انداز سے انسانی معاشرت کے زرّیں اصول بیان فرما دیے اور انہیں اللہ اور یوم آخرت پر ایمان کے ساتھ مشروط کر دیا کہ اچھی بات کہو یا خاموش رہو۔ ہمسایہ کی عزت کرو اور اکرامِ ضیف یعنی مہمان کا احترام کرو۔

سیّدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کی مطہر زندگی بھی انہیں اوصاف سے مزین تھی۔ ایک وقت تھا جب آپؑ تنہائی و گمنامی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اپنی ذات میں مگن، اپنے ربّ کی یاد میں غرقاں اور دسترخوان کے بچے کھچے ٹکڑوں پر گزارا کرتے تھے۔ اس حالت کو آپؑ نے یوں بیان فرمایا ؎

”مَیں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر“

مگر جب اذنِ الٰہی سے آپؑ کو تاجِ مرسلین پہنایا گیا اور خدا تعالیٰ نے بڑے زور آور حملوں سے آپؑ کی منادی کی اور سچائی کو ظاہر فرمایا تو کایا ہی پلٹ گئی۔ اور اس کا اظہار یوں ہوا ؎

”اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا
اک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہوا“

اور ظاہر ہے اس مرجعِ خواص و عام کی تکریم اور مہمان داری کوئی معمولی امر نہیں تھا۔ اس کے لیے جگرِ حاتم اور کنزِ خسروی درکار تھا۔ اور یہ سب پیدا کس تذلل اور عاجزی کی کوکھ سے ہوا، اس کا اظہار آپؑ اس طرح فرماتے ہیں:

”لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ کَانَ اُکُلِیْ
وَ صِرْتُ الْیَوْمَ مِطْعَامَ الْاَھَالِیْ“

(دستر خوانوں کا پس خوردہ میری خوراک تھا اور آج مَیں کئی گھرانوں کو کھلانے والا بن گیا ہوں)

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور آپؑ کا پیغام سننے کے لیے جب خلائق بے تاباں جوق در جوق قادیان کا رخ کرنے لگے تو پہلے عارضی اور پھر مستقلاً دارالضیافت اور لنگر خانے کے انتظامات کی طرف توجہ ہوئی۔ اور ان عشاق کی روحانی تشنگی کی سیرابی کے لیے جلسہ سالانہ جیسے عظیم ادارے اور نظام کا قیام بھی آقا علیہ السلام کی خصوصی نظرِ کرم کا مرہونِ منت بنا۔ اب سو سال سے زائد عرصہ سے ان دلنشیں روایات کی باگ ڈور امامِ وقت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تھامی ہوئی ہے۔ اور انہیں ذمہ داریوں کی نشان دہی کے لیے آپ گاہے بگاہے اپنے زرّیں ارشادات کے ذریعے خدمتگاروں کو یاددہانی کراتے رہتے ہیں چنانچہ حال ہی میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خدمتگارانِ جلسہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

خطبہ جمعہ فرمودہ 21/جولائی 2017ء

”ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ مہمان نوازی ایک بہت اہم شعبہ ہے۔ مہمان نوازی صرف کھانا کھلانا، پانی پلا دینا یا زیادہ سے زیادہ رہائش کا انتظام کر دینا نہیں بلکہ جلسہ سالانہ کا ہر شعبہ مہمان نوازی ہے، چاہے اسے کوئی بھی نام دیا گیا ہو۔

جلسہ پر جو بھی آتا ہے وہ مہمان ہے اور اس کی ضروریات کا خیال اپنے میسر وسائل کے ساتھ رکھنا ہر اس شخص کے لیے جو جلسہ سالانہ کی کسی بھی ڈیوٹی پر متعین ہے ضروری ہے۔ اس کے لیے حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے جذبات کا ایک جگہ اظہار فرمایا جو ہمارے لیے اصولی لائحہ عمل ہے۔ آپؑ نے ایک موقع پر فرمایا کہ:

’میرا ہمیشہ یہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو، بلکہ اس کے لیے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔‘ فرمایا: ’مہمان کا دل مثلِ آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ پس اس بات کو بھی یاد رکھنا چاہیے اور اپنی طبیعتوں پر جبر کر کے بھی اگر کوئی بعض دفعہ ایسے حالات پیدا ہوں ہمیں مہمان کو آرام اور سہولت پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔‘

اس طرح کھانا کھلانے والے ہیں جن کا براہِ راست مہمانوں سے واسطہ ہے۔ انہیں مَیں ہمیشہ یاددہانی کرواتا ہوں کہ کھانا دیتے ہوئے، پلیٹ میں ڈالتے ہوئے مہمان کی پسند بھی دیکھ لیا کریں؛ گو اس میں کافی دقت اور مشکل پیش آتی ہے لیکن بہرحال کوشش کریں جس حد تک دیکھ سکتے ہیں دیکھیں۔ اور اگر کوئی مجبوری ہو تو پھر احسن رنگ میں جواب دیں اس کو، بجائے سختی سے جواب دینے کے جس سے دوسرے کے جذبات کو تکلیف نہ ہو۔“

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا:

”جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والا ہر شخص حضرت مسیح موعودؑ کا مہمان ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کے مہمان ہونے کی وجہ سے ہم نے ہر مہمان کو خاص مہمان سمجھنا ہے اور اس کی مہمان نوازی میں بھرپور کوشش کرنی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس امر کا اظہار اور جائزے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ لنگر کے مہتمم کو مہمانوں کی ضروریات کا جائزہ لیتے رہنا چاہیے۔ لیکن چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اس لیے بعض اوقات خیال نہیں رہتا۔ بعض باتیں نظر سے اوجھل ہو جاتی ہیں۔ اس لیے کوئی دوسرا شخص یاد دلا دے اور یاددہانی کے لیے بہترین طریق یہی ہے کہ افسر خود کسی کو اس یاددہانی کے لیے مقرر کرے جو جائزہ لیتا رہے کہ کہاں کہاں کمی ہے۔

امیر غریب کی یکساں مہمان نوازی ہونی چاہیے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ہماری رہنمائی کے لیے بعض چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف بھی رہنمائی فرمائی ہے اور بڑی باریکی سے مہمان نوازی کے طریق سمجھائے ہیں۔“

https://www.alislam.org/urdu/khutba/2017-07-21/

روایتوں کا سفر، عنایتوں کے ساتھ

آقا علیہ السلام کی مقدس روایات و عنایات کی برکتوں کو سمیٹتے ہوئے اور آپؑ کے ارشادات و ہدایات کی گود میں پروان چڑھتے ہوئے، امریکہ میں بھی اِمسال جلسہ سالانہ کے انہتر سال مکمل ہو گئے (اب پچھتر سال ہو گئے ہیں)۔ لنگر مسیح موعودؑ کے اجرا کے ذریعے براہِ راست ضیافت و مہمان نوازی کی ربع صدی سے زائد کی تاریخ کا لمحہ لمحہ خدا تعالیٰ کے فضلوں، انعاموں اور احسانوں کی ایک لازوال داستان ہے۔ ہم

نے ان برکات سے جس طرح فیض پایا اس کے لیے مَیں پھر اپنا پرانا احساس دُہرانے پر مجبور ہوں:

"حقیقت یہ ہے کہ جلسہ کی ڈیوٹیوں اور خاص طور پر لنگر کی آگ میں جھلسنے کا مزہ ہی ایسا ہے جو ایک بار اسے چکھ لیتا ہے وہ کہیں اور جانے کا نام نہیں لیتا۔ اس سفر میں ہمارا ساتھ دینے والے بچے جوان ہو گئے، جوان بوڑھے ہو گئے۔ مگر ایک بار جو ساتھ ہو لیا اس نے کبھی ساتھ نہ چھوڑا۔ وہ جلسہ کی ڈیوٹیوں کے لیے بلائے جائیں یا نہ، مسیحؑ کے یہ دیوانے پروانوں کی طرح لنگر میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ چاہے آگ برساتی دھوپ ہو یا تپتی دیگوں کی جھلس، کسی لب نے شکوہ کشائی کی نہ کسی خدمتگار نے میدان سے پیٹھ دکھائی۔"

مگر اس کٹھن سفر میں ہمارا ساتھ دینے والے نئے نئے جواں عزم ہمسفر بھی شامل ہوتے گئے۔ وہ انفرادی طور پر اِکّادُکّا تعداد میں بھی آتے رہے اور اجتماعی ٹیموں کی حیثیت سے بھی ساتھ دیتے رہے۔ تاہم ایک بہت ہی نمایاں اور قابلِ قدر اضافہ جو خدا تعالیٰ نے حقیقی سلاطین نصیر کے طور پر عطا فرمایا وہ ساؤتھ ورجینیا کی ضیافت ٹیم کی شمولیت تھی۔ تین سال قبل وہاں کے ضیافت انچارج برادرم عزیزم نعیم احمد کی سرکردگی میں ایک دو سینئرز اور باقی نصف درجن کے قریب بالکل نو آموز نوجوان خاموش خاموش، سہمے سہمے لنگر جلسہ کی ڈیوٹیوں پر حاضر ہو گئے۔ شروع شروع میں انہیں بہت ڈرایا گیا تھا کہ لنگر کا گرما گرم ماحول اور حدت و تمازت والی فضا ہر کسی کی برداشت کا روگ نہیں۔

لیکن پہلے ہی سال وہ اپنے نظم وضبط اور وقف کی سچی روح کی بنا پر چھا گئے۔ اگلے سال اس سے بڑھ کر نئے عزم اور لگن کے ساتھ میدان میں اُتر آئے۔ ہمیں یوں محسوس ہونے لگا جیسے وہ پہلے دن سے ہمارے ساتھ ہیں۔ وہی بے تکلفی، محبت، وفا اور ایثار جو چھبیس سال سے اس لنگر کا طرۂ امتیاز تھا ان میں پہلے سے موجود تھا۔ مَیں ازراہِ محبت ان کے سب سے زیادہ مضبوط نوجوان کو چیلنج کرتا رہتا۔ حتیٰ کہ اس سے "پنجہ پکڑنے" (arm-wrestling) کا مقابلہ بھی کیا۔ اب خدا جانے اس نے میرا لحاظ کیا یا مَیں نے اس کا۔ بہر حال مقابلہ برابر برابر چھوٹ گیا۔ لیکن مَیں نے اسے مذاقاً چیلنج کیا کہ بیس سال بعد جب وہ انصاراللہ کا ذرا سینئر ممبر ہو جائے گا تو کراٹے اور ریسلنگ کا مقابلہ ہو گا۔

ان کی ٹیم اور خاندان کا دس بارہ سالہ معصوم بچہ بھی اس جوش اور عزم سے دیگوں اور چولہوں میں خود کو جھونک دینے کے لیے تیار بیٹھا تھا۔ قوانینِ مشقت (labor laws) کی وجہ سے مجبوراً ہم اس سے کام نہیں لے سکتے تھے مگر اس کے نام کے نعرے ضرور لگوا دیے:

"مستقبل کے ناظم لنگر رحمان صاحب زندہ باد"

اِس سال اس کی آٹھ سالہ چھوٹی بہن بھی وہاں آ گئی اور سارا جلسہ اس نے وہیں لنگر میں گزار دیا۔ ساؤتھ ورجینیا کی اس ٹیم کے کوچ، میرے بہت ہی عزیز بزرگ اور بے تکلف دوست سیّد عبدالماجد صاحب 14 جولائی جمعہ کی صبح لنگر میں چلے آئے۔ مَیں نے بے تکلفی سے کہا: "ماجد بھائی، تم نے یہ ہیرے کہاں چھپا رکھے تھے؟" کہنے لگے:

"مَیں جوہر شناس ہوں۔ بیس سال تک ایک جوہری کی طرح انہیں تراشتا رہا ہوں۔ اب جب تم اس قابل ہو گئے ہو کہ ان کی قدر کر سکو تو تمہیں پیش کر دیے ہیں۔"

ایں سعادت بزور بازو نیست

یہ قدرت کی عجیب کرشمہ سازی ہے اور كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ کا ظہور خدا تعالیٰ کے مظاہر سے ہر لمحے ہوتا رہتا ہے۔ یہی کرشمہ گری مالکِ کائنات نے اپنی مخلوقات میں بھی رکھ دی ہے۔ ایک ہی جنس کی مخلوق کو مختلف صلاحیتوں اور قویٰ سے نواز کر نظامِ حیات چلانے کا کاروبار جاری کر رکھا ہے۔ بسا اوقات ایک کام کسی شخص کی ذہنی و جسمانی صلاحیتوں سے مطابقت نہ رکھنے کے باعث اس کے لیے وبالِ جان بن جاتا ہے۔ اور دوسرا اسی کو ایک آسان، خوشگوار اور قابلِ لطف ولذت ڈیوٹی و مشغلہ کے طور پر اپنا لیتا ہے۔

جلسہ کے کاموں میں لنگر کی ڈیوٹی کو کافی سخت اور مشقت آمیز سمجھا جاتا ہے کہ آگ سے کھیلتے ہوئے اس تپتے ہوئے گرما گرم ماحول اور گرم مزاج میں کام بہت مشکل امر گردانا جاتا ہے۔ مگر مَیں کہتا ہوں کہ باہر تپتی دھوپ میں جھلستے ہوئے اور بارش، آندھی، طوفان کی پروا نہ کرتے ہوئے وہ نوجوان جو ٹریفک کنٹرول کر رہے ہوتے ہیں کیا وہ ہم سے آسان کام ہے؟ یا MTA کی لائیو نشریات کی ذمہ داریاں آسان ہو سکتی ہیں کہ ایک ذرا سی لغزش کیا سے کیا نتائج نکال سکتی ہے۔ ایک مقرر جو جلسہ کی تقریر کے لیے مہینوں تیاری کرتا ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ گویا اسے پرکھ رہا ہے، اس کا حساب لے رہا ہے … کیا وہ ہم سے مشکل کام نہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ ہر کام ہی اپنی جگہ پر سب سے اہم اور مشکل ہے۔ اس کے اپنے محل و موقع پر وقوع پذیر نہ ہونے کی صورت میں خدا جانے کیا بھیانک نتائج مرتب ہوں؟ ایک بڑی پیچیدہ مشینری میں معمولی سے نٹ بولٹ کے نقص یا ضیاع سے اس کا سارا نظام اور فنکشن

رک جاتا ہے، ساری کارکردگی متاثر و معطل ہو جاتی ہے۔ اس لیے کوئی بھی کام حقیر ہے نہ لائقِ تکبر۔ یہ سب باری تعالیٰ کی کرم فرمائی ہے کہ اس نے ہمیں اپنے مقاصد کے لیے کُل پُرزوں کے طور پر قبول فرمالیا ـــــ این سعادت بزورِ بازو نیست۔

اس کا ایک دلچسپ مشاہدہ اس بار جلسہ سالانہ پر ہوا۔ میرا بیٹا، منور جو اَب زیادہ تر دیگوں پر کام کرنے کی جگہ مجموعی نگرانی اور رابطہ افسر (Liaison Officer) کے طور پر کام کرتا ہے، اس سال اپنی جماعت کے دو خوبصورت صحتمند، طاقتور اور جیم شجیم نوجوانوں کو لنگر کی ڈیوٹی پر لایا۔ انہوں نے دیگوں پر کام نہیں کیا مگر ایک ہی دن میں توبہ توبہ کر اٹھے کہ ہم تو اب کبھی یہاں نہیں آئیں گے۔ اس کے برعکس اس کے میری لینڈ کے دو دوست جو بظاہر کمزور اور منحنی سے نوجوان تھے، انتھک محنت اور لگن سے سارا وقت لنگر میں کام کرتے رہے اور گلہ کرتے رہے: ”منور بھائی، آپ نے ہمیں پہلے کیوں یہاں کام پر نہیں لگایا۔ آئندہ ہم ہمیشہ یہیں کام کریں گے۔“

آزمودہ کاری و نو آموزی کا حسین امتزاج

اللہ تعالیٰ کی بعض حکمتوں کے تحت اِس سال عزیزم ڈاکٹر صلاح الدین اور مَیں دونوں ہی لنگر میں پکوائی سے ذرا دور رہے۔ صلاح الدین کو جب میرے ایکسیڈنٹ اور سینے پر اندرونی زخموں اور چوٹوں کا علم ہوا تو اس نے سختی سے منع کر دیا کہ دیگوں کے نزدیک بھی نہ جاؤں۔ وہ خود بھی یہی چاہتا تھا کہ ساؤتھ ورجینیا کی نئی ٹیم کو پوری ذمہ داری سے کام کرنے دیا جائے۔ چند ایک بار ہم نے ان کی غلطی کا نوٹس بھی لیا لیکن نظر انداز کر گئے کہ خود ہی انہیں درست کرنے دیا جائے۔ دوسری طرف ہمارے نیو یارک کے راشد، اعجاز، امین برادران (خالد، طاہر، شاہد) جیسے کہنہ مشق اور آزمودہ کار رضاکاروں کا جتھہ جو امریکہ میں لنگر مسیح موعودؑ کی ابتدا سے لے کر اب تک ہمارے ساتھ ہے، منصور اور ناصر کی قیادت میں سارا کام سنبھال رہے تھے۔ اس پر مستزاد یہ کہ چالیس چالیس پاؤنڈ چاولوں کی پندرہ دیگیں روزانہ ہر ڈنر کے لیے تیار کرنا ایک کٹھن نئی ذمہ داری تھی۔ اللہ تعالیٰ نے غیب سے صبور کے ساتھ ساتھ مبشر اور حنان جیسے چاول پکوائی کے ماہرین اس میدان میں اتار دیے۔ مزید برآں (ماموں) طاہر اور مدثر کی مجموعی نگرانی اور کریم داد کی پرہیزی کھانوں کی مہارت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان عاجزانہ کوششوں کو چار چاند لگا دیے۔

اویس نے تین سال پہلے ناظم محنت کے طور پر جلسہ لنگر کی ذمہ داری سنبھالی تھی اور انتہائی لگن اور محنت سے لنگر میں اندرونی اور بیرونی محنت (Labor Hiring) کو سنبھالا۔ اس سے پہلے سالہا سال تک یہ کام ہمارا پہلے دن سے ساتھ دینے والا انتہائی جفاکش، جاں نثار اور مخلص ساتھی اقبال اکیلے کیا کرتا تھا۔ قبل از جلسہ خریداری میں مکرم پروفیسر چوہدری سلطان احمد صاحب کے ہیرس برگ میں بزنس کرنے والے دو بیٹے عمار اور عمر ایک قابلِ قدر اضافہ ہیں۔ صلاح الدین نے مجھے بتایا کہ اس دفعہ ان دونوں بھائیوں نے ماشاءاللہ بڑی خوش اسلوبی سے خریداری کا سارا کام سنبھالے رکھا۔

چائے کی تیاری میں بڑے لمبے عرصے سے عمر نامی نوجوان خدمت کے لیے موجود رہتا تھا۔ مگر اس دفعہ جلسہ کے دنوں میں اسے پاکستان جانا پڑا۔ اس کی جگہ پر کام کرنے والے خدمت گزاروں نے بھی اسی جانفشانی اور احساس ذمہ داری کے ساتھ کام کیا اور اس کی کمی محسوس نہ ہونے دی۔

کام اچھا ہے وہ جس کا کہ مآل اچھا ہے

شہد کے چند قطرے ہم تک جن مراحل سے گزر کر پہنچتے ہیں کبھی انسان انہیں پر غور کرے کہ اس کے لیے سینکڑوں مکھیوں کی دن رات کی محنت اور شہد مکھی کی قربانی کس طرح رنگ لاتی ہے ... ایک عجیب حیرت انگیز نظام ہے ... اور یہی نظام ہر صنعت کے لیے جاری ہے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر کھانے کی میز پر پہنچنے والے چند نوالوں کے پیچھے محبت و لگن کے ساتھ محنت و مشقت کے جو بیسیوں مرحلے اور ہزاروں لمحے گزرتے ہیں ان میں سے ہر ایک اپنی اپنی وفا اور جفاکشی کی داستان لیے ہوئے ہے۔ ان کٹھن مراحل سے گزرنے کے بعد اگر بدقسمتی سے آخری وقت پر وہ چند نوالے خلوص و عزت کے ساتھ کسی مہمان کی شکم پری نہ کر پائیں تو گویا ساری عمارت بھسم ہو گئی۔ ساری محنت غارت گئی۔ یہی وجہ ہے کہ کبھی کبھار ضیافت کی سروس میں بعض کمزوریاں یا دشواریاں بدمزگی کا باعث بن جاتی ہیں۔ بحمد للہ اس سال بعض اختلاف رائے کے باوجود سروس کا انتظام بہت اعلیٰ تھا۔ مَیں خود جا کر دیکھتا رہا۔ کھانے میں کمی کی شکایت ہوئی نہ لائنوں میں انتظار کی زحمت۔ سروس کے ناظمین عثمان کی ٹھنڈی میٹھی پر سکون طبیعت اور عبدالحئی کے مزاج کے کڑے ڈسپلن، کنٹرول اور محنت کا اس میں بہت بڑا ہاتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

ذرائع نقل و حمل

لنگر کے ساتھ وابستہ نقل و حمل (Transport) کا شعبہ اتنا اہم اور ناگزیر ہے کہ اس کے بغیر ہماری بقا اور گاڑی چلنے کا تصور نہیں ہو سکتا۔ چار پہیوں کو مسلسل استعمال میں رکھنے اور بڑے بڑے ٹرکوں میں انتہائی وزنی دیگوں کو لاد کر بر وقت منزلِ مقصود پر پہنچانا فی الحقیقت جوئے شیر لانا ہوتا ہے۔ فخر، عمر اور علی نصف درجن سے زائد جوانوں کی اس ٹیم کے سرخیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مضبوط و توانا

اور جفاکش نوجوان فخر احمدیت ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے انہیں جنات السماء قرار دیا تھا۔ وہ ابلتی ہوئی دیگوں کو جس طرح ہینڈل کرتے ہیں، انہیں ٹرک میں رکھنے اور اتارنے کا فریضہ انجام دیتے ہیں وہ کوئی آسان کام نہیں۔ کئی بار مَیں نے ان مضبوط ہاتھوں میں چھالے پڑے دیکھے مگر ایک بار بھی حرفِ شکایت ان کے لبوں پر نہیں آیا۔ وہ جب بھی چار من سے زائد وزنی ابلتی ہوئی دیگیں اٹھاتے ہیں میرا وجود ان کے لیے مجسم دعا بن جاتا ہے کہ خدایا، ان کی حفاظت کرنا۔ یہ اپنی جان ہتھیلی پر لیے کام کر رہے ہیں۔

اس ٹیم کے ساتھ مسلسل رابطے کا ہمیں اس لحاظ سے بھی بہت فائدہ ہے کہ سَروِنگ ایریا (Serving Area) میں کھانے کی مقدار اور اتار چڑھاؤ کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ صلاح الدین اور مَیں ہم دونوں حاضرین کی تعداد اور کھانے کی کمی بیشی کے معاملے میں فخر کی رائے کو سب سے زیادہ وقعت دیتے ہیں۔ اپنے تجربے کی بنا پر وہ بہترین رپورٹ دیتا ہے۔

ان امور کے علاوہ لنگر شروع ہونے سے پہلے تمام ساز و سامان ——— بڑی بڑی دیگوں، چولہوں، ڈونگوں، کڑچھوں، ٹبوں، جگّوں اور بے شمار چھوٹے بڑے اوزاروں کو سینکڑوں میل دور سے لا کر ایک بالکل مختلف جگہ اور اجنبی فیسلِٹی (facility) میں صرف دو دن میں ڈھنگ سے ٹھکانے لگانا اور تمام چولہوں کو گیس سلنڈروں کے ساتھ جوڑ کر انفرادی طور پر ہر ایک کو باری باری ٹیسٹ کرنا اور جلسہ ختم ہوتے ہی اسی دن ان کی واپسی کا بندوبست کرنا ایک جان جوکھوں کا کام ہے۔ (ماموں) طاہر کی نگرانی میں منور، مزمل، گوندل اور ان کے ساتھی مدتوں سے خاموشی کے ساتھ یہ کام کیے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب عاجزانہ کوششوں کو قبول فرمائے اور اجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین۔

لجنہ کی بے مثل خدمات

جلسہ کی ڈیوٹیوں میں لجنہ اماء اللہ کے تحت ہماری بہنوں بیٹیوں کی خدمات ایک ایسی بے نظیر داستان ہے جس کا تصور روئے زمین پر جماعت احمدیہ کے علاوہ کہیں نہیں پایا جاتا۔ مردوں عورتوں کے علیحدہ علیحدہ انتظامات اور پردے کے تمام اسالیب کو ملحوظ رکھنے کے باوجود جتنے تعاون اور ہم آہنگی کی فضا یہاں پائی جاتی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اور ایک لحاظ سے یہ ان معترضین کو مسکت جواب ہے جو اسلام میں عورت کے مقام کو کمتر اور ناکارہ دکھانے کی ناواجب اور ناروا کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ اگر صرف جلسہ کی ڈیوٹیوں اور فرائض کی ادائیگی ہی کو دیکھ لیا جائے تو یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جائے گی کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں عورت کتنا اہم، فعّال اور باوقار کردار ادا کرتی ہے۔

یہاں چونکہ صرف لنگر سے متعلقہ امور کا ذکر ہے اس لیے باقی بے شمار انتھک اور بے لوث خدمات کا تذکرہ ممکن نہیں۔ تاہم لجنہ ضیافت کی خدمت کے لیے مدتوں سے ہماری قابلِ احترام بہن محترمہ آپا جان مبارکہ شاہ اور ان کی ٹیم جس اعتماد، حوصلے، اور صبر و استقامت کے ساتھ یہ فرائض ادا کرتی چلی آ رہی ہیں اس کی سپاس گزاری کے لیے ہمارے پاس کوئی اظہار اور الفاظ نہیں۔ صلاح الدین ہمیشہ کہا کرتا ہے کہ اگر ہمیں ان کے قیمتی مشورے، تعاون اور رہنمائی حاصل نہ ہوتی تو ہمارا کام اتنا آسان نہ ہو سکتا۔

امریکہ میں لنگر کا تاریخی پس منظر اور مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (MTA) کی لائیو Live (بر موقع) نشریات

اِمسال جلسہ سالانہ میں ایک غیر متوقع واقعہ MTA امریکہ کی بر موقع نشریات میں لنگر مسیح موعود کے بارے میں ایک انٹرویو بھی تھا۔ ہفتہ کے روز بعد دوپہر عزیزی عطاء العلیم بڑی بے تابی سے مجھے تلاش کر رہا تھا۔ بالآخر اس نے مجھے آ لیا: ”انکل، ہم کب سے آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ کا MTA کے لیے انٹرویو ہے۔“

”مَیں کسی انٹرویو کے لیے نہیں آ رہا۔ مجھے معافی دے دو۔“ میرا جواب تھا۔

”آپ نہیں آئیں گے تو ڈاکٹر صلاح الدین بھی تیار نہیں ہوں گے۔“ اس نے بے بسی سے التجا کی۔ اتنے میں صلاح الدین بھی آ گیا اور کہنے لگا:

”امتیاز، تم مجھ سے بڑے ہو، مَیں تمہیں حکم نہیں دے سکتا۔ لیکن ایک بات سن لو، اگر تم نہیں آؤ گے تو مَیں انٹرویو نہیں دوں گا۔ جس شخص نے پہلے دن سے میرا ساتھ دیا ہے، ٹی وی پر آؤں گا تو اس کے ساتھ ہی آؤں گا۔“

مجبوراً مجھے اس کا ساتھ دینا پڑا کہ کہیں ہم دونوں ہی حکم عدولی کے مرتکب نہ ہو جائیں۔ انٹرویو لینے والے نوجوان کو مَیں کئی سال پہلے ایک بار نیو جرسی میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر ملا تھا۔ اس وقت وہ نیا نیا اس فیلڈ (Field) میں آیا تھا اور ای ایس پی این ESPN کے لیے کام کر رہا ہے۔ جب اس نے اپنا نام عدنان وِرک بتایا تو مَیں نے پوچھا کہ جماعت کے مایہ ناز صحافی، ادیب، مدیر اور مترجم برادرم محترم زکریا وِرک سے بھی کوئی تعلق ہے؟ عزیز موصوف کہنے لگا: ”وہ میرے والد صاحب ہیں۔“

”اسی لیے موروثی استعدادیں پائی جاتی ہیں۔“ مَیں نے تبصرہ کیا۔ یہ گفتگو تو شاید عدنان کو یاد نہ ہو، لیکن جو انٹرویوز وہ مختلف احباب سے اس وقت لے رہا تھا وہ فی الحقیقت اس کی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت تھے کہ کس طرح تھوڑے سے وقفے میں

مختلف النوع موضوعات کو سمیٹ کر اور انٹرویو دینے والے کے پس منظر کو ملحوظ رکھ کر ایک سیر حاصل بحث کر سکتا ہے۔ اَللّٰھم زد فزد۔

لنگر کے بارے ہمارے انٹرویو کو بھی اس نے بڑی مہارت سے پیش کیا جس میں ابتداً مَیں نے امریکہ میں لنگر کے قیام کے تاریخی پس منظر پر مختصر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں اس کے ٹیکنیکل پہلوؤں اور نتائج و اثرات پر صلاح الدین کو تفصیلی گفتگو کا موقع ملا۔

نامعلوم سپاہی ـــــــ خاموش مجاہد

میری کوشش یہی ہوتی ہے کہ اپنے مضمون میں کسی کا بھی ذاتی نام نہ لوں، مگر بسا اوقات بعض حصوں کی وضاحت کے لیے مجبوراً کچھ ناموں کا ذکر ہو جاتا ہے۔ لیکن ان سے بھی زیادہ اہم کام کرنے والے خاموش مجاہدوں کا تذکرہ رہ جاتا ہے دراصل یہی فلسفۂ اجر و جزا ہے۔ وہ نام جو کبھی نہ لیے گئے ہوں ان کے کام ہمیشہ عظمتوں کے مناروں پر لکھے جاتے ہیں۔ آج بھی دنیا کے ہر مہذب ملک میں نامعلوم سپاہی (Unknown Soldier) کی یادگار پر پھول چڑھائے جاتے ہیں۔ اعلیٰ مراتب والے معزز حکومتی اہل کار اور بیرونی ممالک سے آنے والے وفود وہاں سلامی دیتے ہیں۔ یہ خاموش مجاہد یا نامعلوم سپاہی ہی اس قوم کی عظمت کی میراث سمجھے جاتے ہیں۔ یہی وہ افتخار اور اعزاز کی علامتیں ہیں جن پر قومیں فخر کرتی ہیں۔

کھانا پکانے کی ڈیوٹی ختم کر کے ایک شام چند نوجوان میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو مَیں نے یہی بات انہیں سمجھائی کہ ہمارا مقصدِ حیات صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے۔ کسی اجر، معاوضہ یا اعترافِ خدمت نہیں۔ مَیں نے انہیں کہا:

”تم جانتے ہو، امریکہ میں ضیافت اور لنگر کے ساتھ عزیزم ڈاکٹر صلاح الدین کا نام لازم و ملزوم ہے۔ وہ مجھے بے انتہا عزیز ہے۔ اس کی خدمات بے بدل اور بے نظیر ہیں۔ لیکن اگر اس سارے مجمعے میں مجھے ایک شخص کو چننا ہو جو خاموشی، استقامت اور وفا کے ساتھ بے لوث خدمات بجائے چلا جاتا ہے تو وہ کریم داد کے پہلو میں سفید ٹوپی پہنے سائیں سابندہ ہے، جس کے نام تک سے لوگ واقف نہیں۔ جس نے کبھی کوئی تعریفی کلمہ یا شکریہ کے الفاظ اپنے حق میں نہ سنے ہوں گے۔ جسے کبھی کسی تمغے یا اعزاز کے لیے نہیں چنا گیا۔ کسی تقریر کسی تحریر میں اس کا ذکر نہیں ہوا، مگر میں بیس سال سے دیکھ رہا ہوں کہ وہ اور اس جیسے کتنے لوگ ہر جلسے پر ہی نہیں، مسجد ”بیت الرحمان“ میں بھی ہر روز خاموشی سے مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے کمربستہ رہتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے نام اور کام عرش پر لکھے جاتے ہیں۔ یہ دنیاوی انعاموں اعزازوں سے بے نیاز اپنے کام میں مگن رہتے ہیں۔ انعام و اکرام سے ماورا اپنی ہی دُھن میں مست خدمت کیے چلے جاتے ہیں، کسی لالچ، طمع اور اجر کے بغیر ـــــــ یہی وہ بے نام روشن کردار ہیں جو ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں، ہمارا سرمایۂ افتخار ہیں ـــــــ میرے خلوص کی انتہائیں بھی ان کی عظمتوں کے ادراک اور ان کو سلام پہنچانے کی تاب نہیں رکھتیں۔

یہ وہ وجود ہیں جو گھسٹتے گھسٹتے دوسرے معززین کو جگہ دیتے دیتے جوتیوں میں پہنچ جاتے ہیں اور پھر خدا کے حضور اس مقام کو پا جاتے ہیں جو امامِ آخر الزمان علیہ السلام کے اس عاجز غلام کو حاصل ہوا:

”آؤ میاں، ہم تم ادھر اکٹھے کھانا کھاتے ہیں۔“

اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور عاجزانہ دعاؤں کی قبولیت کے نشان

ہمیشہ کی طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس بار بھی ہماری کمزوریوں اور غلطیوں کی پردہ پوشی فرمائی اور ہماری حقیر کوششوں اور عاجزانہ دعاؤں کو قبول فرما کر اپنے انعاموں اور احسانوں سے نوازا اور امریکہ کا انہتّرواں جلسہ سالانہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ تاہم بعض امور پر غور کرتے ہوئے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ اس دفعہ خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اور رحم کا سلوک ہوا ہے۔ ضیافت کے نظام میں کوئی بڑی تبدیلی تو نہیں تھی مگر ایک بار بھی کھانے میں کمی یا تاخیر کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ ہر جگہ سے یہی سننے میں آیا کہ کھانے کا معیار اور ذائقہ پہلے سے بہتر تھا۔ میرے خیال میں تو کوئی خاص فرق نہیں تھا مگر جب میرے ایک بہت ہی عزیز دوست اور معزز ناقد، سعادت عبداللہ نے جو عرصہ پینتیس سال سے خود بھی اس رضاکارانہ خدمت پر مامور ہے اور جس کی مثبت تنقید کے نشتر سے شاید ہی کوئی محفوظ رہا ہو، خاص طور پر لنگر آکر مجھے اور بعد میں صلاح الدین سے بھی کہا کہ اس دفعہ کھانے کا معیار پہلے سے بہت بہتر تھا تو مَیں سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ کیا ہمارے میٹیریل اور تراکیب (Recipe) میں کوئی فرق تھا یا پکانے کا طریق مختلف تھا۔ مَیں نے دوسرے دن کے اختتام پر خصوصیت سے منصور سے جو اس دفعہ تمام کھانوں کے مسالے تیار کر تا رہا تھا، پوچھا کہ کیا تم نے کوئی تبدیلی کی ہے۔ اس کا جواب تھا: ”ہرگز نہیں۔“ مَیں نے کھانے کی تمام تراکیب اور نسخہ جات اس سے لکھوائے اور بعد ازاں صلاح الدین سے بھی تصدیق کی۔ یہ نسخہ جات اس مضمون کے آخر میں درج بھی ہیں۔

لطف کی بات ہے کہ اس بار میری اور صلاح الدین ہم دونوں کی دیگوں پر نگرانی بھی زیادہ نہیں تھی۔ ایک لحاظ سے سب کارکنوں کو آزاد چھوڑ دیا گیا تھا۔ اس کے باوجود معیار بہتر ہونے سے شاید قدرت یہی عندیہ دے رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری عاجزانہ کاوشوں کو قبول فرماتے ہوئے ہمیں ایسے جانشین عطا فرما دیے ہیں جو ہم

سے بہتر طور پر اس ذمہ داری کو سنبھالنے کے اہل ہیں۔ اور فی الواقعی اس سے بڑھ کر شکر و امتنان کا باعث اور کیا ہو سکتا ہے کہ جس سفر کو انتہائی نامساعد حالات میں ہم نے ربع صدی قبل شروع کیا تھا اسے احسن رنگ میں جاری رکھنے والے مدد گار اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دیئے ہیں۔ اور یہ تو ایک مسلمہ حقیقت ہے ؎

"اس سے بڑھ کر کیا خوشی ہو باپ کو استاد کو
بڑھتا خود سے دیکھ کر شاگرد کو اولاد کو"

انسانی تدابیر کی انتہا، دعا

مَیں نے ساری زندگی میں جو کچھ سیکھا یا پایا ہے اس کا نچوڑ اس کے سوا کچھ نہیں کہ اول اور آخر دعا ہی سب کچھ ہے۔ عملی طور پر انسان اللہ تعالیٰ کے مہیا کردہ وسائل کو حتی المقدور کام میں لا کر کوشش کرتا ہے کیونکہ اس مالک کی منشا اور رضا یہی ہے۔ مگر جتنی چاہے کوششیں کر لی جائیں نتائج صرف اس کے حکم اور مرضی کے ماتحت ہی ہوتے ہیں۔ ایک ذرہ بھر ان وسائل اور کاوشوں پر بھروسا نہیں کیا جا سکتا۔ اور ہماری کاوشیں ہیں بھی کیا؟ کیا دعا سے بڑھ کر کوئی وسیلہ اور تدبیر ہو سکتے ہیں۔ مَیں تو یہی کہتا ہوں کہ انسانی تدابیر میں سب سے بڑی تدبیر بھی دعا ہے اور رب العزت کے عطا کردہ وسائل میں سب سے بڑا وسیلہ بھی دعا ہے۔ اول بھی دعا، آخر بھی دعا۔ درمیان میں جس کوشش اور تدبیر کی توفیق مل جائے وہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے۔ ان پر بھروسا یا انحصار ہرگز نہیں۔ توکل صرف مالکِ کون و مکان کے فضل و کرم پر ہونا چاہیے۔

اس سال جلسہ سالانہ پر لنگر کے جو بہتر نتائج نکلے، مجھے تو کچھ دکھائی نہیں دیتا کہ کوئی غیر معمولی اقدامات کیے گئے ہوں... ہاں انسانی تدبیر میں اگر کوئی اضافہ دکھائی دیتا ہے تو شاید وہ عاجزانہ دعائیں ہی تھیں جو امیر صاحب صاحبزادہ مرزا مغفور احمد نے ڈیوٹیوں کے آغاز میں بڑی عاجزی و انکساری اور تضرع سے کروائیں اور جلسہ کے اختتام پر بھی ایک بہت ہی جذباتی اور رقت آمیز دعائیہ منظر دیکھنے میں آیا۔

تمام کھانا سرونگ ایریا (Serving Area) میں بھجوانے کے بعد ہمارے رضاکار چولہے اکھاڑنے اور چیزیں سمیٹنے میں مصروف تھے کہ جماعت کا آفیشل فوٹوگرافر عزیزم کلیم بھٹی وہاں آ گیا کہ تمام ورکرز کی گروپ فوٹو ہو جائے۔ عام طور پر ایسا موقع میسر نہیں آتا تھا لیکن اس دفعہ پچیس تیس کے قریب مختلف ڈیوٹیوں پر متعین رضاکار اکٹھے ہو گئے۔ گروپ فوٹو کے بعد اچانک صلاح الدین نے کہا کہ چند منٹ ٹھہریں وہ کچھ کہنا چاہتا ہے۔ یہ پہلی دفعہ ایک غیر متوقع واقعہ تھا۔ اس نے بڑے جذباتی رنگ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بعد تمام خدمتگاروں کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اپنے گناہوں اور خطاؤں کی معافی مانگی اور حاضرین سے بھی التجا کی کہ اس کے رویے سے اگر کسی کو تکلیف پہنچی ہو تو اسے اور اس کے ساتھیوں کو معاف کیا جائے، کیونکہ ہمارا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مقدس مشن لنگر خانہ کو لے کر آگے بڑھنا تھا۔ اس کے لیے ہم نے اپنی کمزوریوں کے باوجود جو کچھ ہم سے بن پڑا کیا۔ صلاح الدین نے یہ بھی عہد کیا کہ اس کی زندگی کی آخری سانس تک اس مشن کی کامیاب تکمیل کے لیے حاضر ہے اور جب اس کی موت واقع ہو تو خدمت کرتے ہوئے وہ اس کی زندگی کا آخری جلسہ ہو۔

صلاح الدین کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور سب حاضرین بھی آبدیدہ تھے۔ اسی رقت آمیز منظر میں دعا کے ساتھ جلسہ سالانہ 2017ء کے لنگر کا سفر اختتام پذیر ہوا اور شاید یہی عاجزانہ دعائیں اور التجائیں تھیں جنہیں ربِ کریم نے قبول فرما کر ہم سب کو سرخرو فرمایا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

لنگر کے کھانوں کی تراکیب و نسخہ جات

آلو گوشت

(1) پیاز: 25 پاؤنڈ (2) ٹماٹر: 20 پاؤنڈ (3) آلو: 40 پاؤنڈ (4) گوشت: 85 پاؤنڈ

(ا): نمک 400 گرام پہلی دفعہ (آخر میں چیک کر کے اضافہ کیا جا سکتا ہے) سرخ مرچ: 20 آؤنس (Swad Hot Regular)۔ گارلک پاؤڈر: 20 آؤنس۔ ہلدی: 5 آؤنس۔

(ب): گرم مسالہ

کالی مرچ: 10 آؤنس۔ سفید زیرہ: 16 آؤنس۔ بڑی الائچی: 10 آؤنس۔ سفید الائچی: 5 آؤنس۔ دار چینی ثابت: 5 آؤنس۔ (گرم مسالے کے تازہ اجزا لے کر اسی وقت پیسا جائے اور کھانا تیار ہونے پر آخر میں ڈالا جائے)۔

ادرک تازہ:4پاؤنڈ(پیسٹ بنالیا جائے)

ترکیب: کُکنگ آئل یعنی کھانا پکانے میں استعمال کے لئے تیل۔(Preferably Canola Oil)کے بڑے کنستر کے 1/3 حصہ میں تازہ کٹے ہوئے پیاز ڈال کر اچھی طرح بھونا جائے۔جب وہ قریباً ڈارک براؤن ہو جائیں(پلاؤ کے پیازوں کی طرح بالکل کالے ہونے کے قریب نہ ہوں اس سے تھوڑا پہلے)ٹماٹر پیسٹ اور (ا)والے پاؤڈر کے ڈبہ کو پیازوں کے ساتھ ملا کر بھوننا شروع کر دیا جائے یہاں تک کہ وہ نہایت گہرے رنگ کے مصالحہ کا پیسٹ بن جائے جس میں پیاز اور ٹماٹر مکمل طور پر مکس ہو کر اپنی علیحدہ علیحدہ شناخت کھو دیں۔(اگر مسالہ کچارہ گیا تو وہ کھانے میں نظر آتا رہے گا اور ذائقہ بھی اعلیٰ نہیں ہوگا)۔اب دیگ میں گوشت ڈال کر اسے بھوننا شروع کیا جائے۔گوشت اپنا پانی خود چھوڑے گا۔کوشش یہی کرنی چاہیے کہ اس میں زیادہ اضافی پانی نہ ڈالا جائے۔گوشت کے آدھا تیار ہو جانے پر 4 پاؤنڈ تازہ پسا ہوا ادرک ڈال دیا جائے۔جب گوشت 75 تا 85 فی صد (گوشت کے نرم یا سخت ہونے پر منحصر ہے) گل جائے تو اس میں آلو اور پانی ڈال کر پکنے دیا جائے۔آلو کے 70 فی صد تیار ہونے پر چولہا بند کر دینا چاہیے، ورنہ دیگ کی گرمی میں وہ بالکل ملیدہ ہو جائیں گے۔یہ دیگ اندازاً 500 افراد کے لیے کافی ہوگی۔

مرغ:

75 پاؤنڈ چکن کو اتنے ہی تیار شدہ مسالے میں پکایا جا سکتا ہے۔یہ احتیاط ضروری ہے کہ جب تک وہ پوری طرح بُھونا نہ جائے اس میں پانی ہرگز نہ ڈالا جائے۔یہ دیگ 400 افراد کے لیے کافی ہو سکتی ہے۔

لنگر دال: چنا دال: 21 پاؤنڈ۔دال ماش(ثابت چھلکے والی):35 پاؤنڈ۔دال مسور: 14 پاؤنڈ(یہ مقدار سات سات پاؤنڈ کے پیکٹ کے لحاظ سے بنائی گئی ہے)۔شروع میں تھوڑا آئل اور نمک ڈال لیا جائے۔مسالوں میں صرف مرچ، ہلدی اور گارلک پاؤڈر کافی ہیں۔آخر میں 2 لیٹر آئل میں 8 پاؤنڈ پیاز اور 8 آؤنس زیرہ کا تڑکا اور گرم مسالے کا اضافہ اسے مزیدار بنا دیتا ہے۔اگر چنے کی دال رات بھر بھیگی ہو تو تمام دالیں اکٹھی ڈالی جا سکتی ہیں ورنہ بہتر صورت یہی ہے کہ چنے کی دال کو پہلے ادھ پکا کر لیا جائے، پھر دوسری دالیں ملائی جائیں۔

سادہ مسور (پیلی) دال: 80 پاؤنڈ کے لیے قریباً تین گنا پانی کی ضرورت ہوگی۔مسالہ، تڑکا اور گرم مسالہ لنگر دال والا چلایا جا سکتا ہے۔

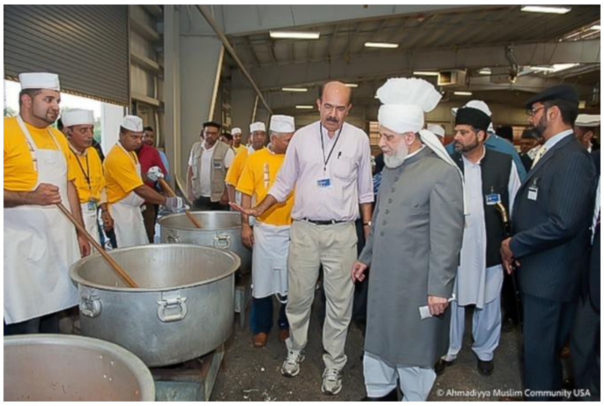

جلسہ سالانہ امریکہ، 2012ء۔ جلسہ انسپیکشن کے دوران

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ، 2019ء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

اللہ تعالیٰ جلسے میں شامل ہونے والے احمدیوں کے لیے بھی یہ جلسہ سالانہ ان کے ایمان میں ترقی کا باعث بنائے اور جو باتیں انہوں نے سنی اور سیکھیں ان کو ہمیشہ اپنے اوپر لاگو کرنے والے ہوں، اس پر عمل کرنے والے ہوں اور پریس اور میڈیا کے ذریعہ جو خبریں دنیا کو پہنچی ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کرے کہ لوگوں کے دلوں پر اثر کرنے والی ہوں اور ان کے لیے احمدیت اور حقیقی اسلام کو قبول کرنے کا باعث بنائے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9/ اگست 2019ء)

جلسہ سالانہ کی حسین یادوں کے تذکرے

کریم احمد شریف

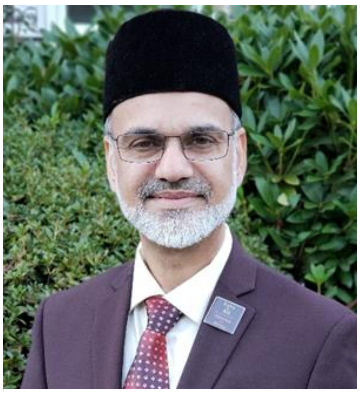

حضرت امام آخر الزماں مسیح دوراں و امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1891ء میں اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر اعلان فرمایا کہ وہ مسیح ناصری جن کی آمد کی لوگوں کو انتظار تھی وہ وفات پا چکے ہیں اور جس مسیح کے آنے کے لوگ منتظر ہیں اس کے مصداق آپؑ ہی ہیں۔ غرض حضورؑ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو اس عقیدہ پر قائم تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجسد عنصری زندہ آسمان پر چلے گئے تھے اور آخری زمانہ میں نزول فرمائیں گے وہ سب غلطی خوردہ ہیں۔ زندہ جسم کے ساتھ آسمان پہ نہ کبھی پہلے کوئی گیا نہ کبھی جائے گا۔ نزولِ مسیح سے مراد یہی تھی کہ آنے والا امامِ آخر الزماں مسیحی صفات کا حامل بھی ہو گا۔ آپؑ کے اس دعویٰ کے ساتھ ہی علمائے سُوء کی طرف سے ایک طوفانِ بدتمیزی کھڑا ہو گیا اور ہر طرف سے تکفیر کے فتوے جاری ہونے لگے۔ چنانچہ اپنی تصنیف لطیف ''آسمانی فیصلہ'' میں آپؑ نے مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی (امام جامع مسجد دہلی) جو اس وقت شیخ الکل کہلاتے تھے اور ان کے شاگرد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور دیگر علماء ہند کو حیات و وفاتِ مسیح کے مسئلہ پہ بحث کی دعوت دی اور اس غرض سے ایک انجمن کے قیام کی تجویز پیش فرمائی جس کے اراکین تحریری بحث میں منصفی کا کردار ادا کریں۔ چنانچہ حضورؑ نے اس مجوزہ انجمن کی تشکیل پر مزید غور کرنے کے لیے 27 دسمبر 1891ء کو ایک جلسے کا انعقاد فرمایا جس میں حضرت مولانا عبدالکریمؓ صاحب سیالکوٹی نے رسالہ ''آسمانی فیصلہ'' پڑھ کر سنایا ازاں بعد انجمن کے قیام کے بارے میں رائے لی گئی۔ حاضرین نے بالاتفاق رائے دی کہ یہ رسالہ شائع کر دیا جائے اور جب مخالفین بحث قبول کر لیں تو فریقین کے باہمی اتفاق سے انجمن کے اراکین کا تقرر ہو۔ اس کے بعد یہ مبارک جلسہ اختتام پذیر ہوُا جس میں 75 اصحابِ احمد نے شرکت فرمائی۔ حضرت اقدس نے معاً بعد بذریعہ اشتہار جماعت کو اطلاع فرمائی کہ آئندہ ہر سال 27، 28، 29 دسمبر کو جماعت کا جلسہ منعقد ہوُا کرے گا۔ چنانچہ اس طرح سے اس بابرکت جلسہ کا اجراء ہوُا۔

جلسہ سالانہ کی اغراض و مقاصد بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تا احباب جماعت میں ''خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد و تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔ اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں''۔

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6، صفحہ 394)

چنانچہ ان اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مبارک جلسہ ہر سال منعقد کیا جاتا ہے اور اب کئی ممالک میں اس کا اجراء ہو چکا ہے۔ جماعت احمدیہ امریکہ کا پہلا جلسہ سالانہ 1948ء کو ڈیٹن، اوہائیو میں منعقد کیا گیا اور امسال جماعت احمدیہ امریکہ کو 75 واں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس مبارک موقع پہ گزشتہ جلسہ جات سے وابستہ کچھ حسین یادوں کا تذکرہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

جلسہ سالانہ میں شرکت کے تعلق سے اکابرین صحابہؓ کا نمونہ تو یہ تھا کہ ان میں بلا اشد مجبوری جلسہ سالانہ میں غیر حاضر ہونے کا تصور ہی نہ تھا۔ چنانچہ تحدیث نعمت کے طور پر عرض ہے کہ خاکسار کے نانا جان حضرت میاں فضل محمد (ہرسیاں والے) رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان خوش قسمت وجودوں میں سے ہیں جنہیں بیعت سے لے کر تادمِ آخر جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق ملتی رہی اور آپ کی وفات پہ خلیفہ وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ ''انہوں نے 1895ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی جس پر اکسٹھ سال گزر چکے ہیں۔ گویا 1895ء کے بعد انہوں نے اکسٹھ جلسے دیکھے۔

(خطبات محمود، جلد نمبر 37، صفحہ 521)۔

خدا کرے کہ ہم اپنے آباؤ اجداد کی ان پاکیزہ اور قابلِ تقلید روایات کو قائم رکھنے کی توفیق پائیں اور جلسوں میں ہر ممکنہ کوشش سے شرکت کر کے ان کی اغراض و مقاصد کو پانے والے ہوں۔ خاکسار کی پیدائش ربوہ کی پاکیزہ بستی میں ہوئی اور یہیں بچپن سے نوجوانی تک کا وقت گزرا۔ اس طرح بچپن سے مرکزی جلسوں کو دیکھنے اور ان میں رضاکارانہ خدمات کی توفیق پانے کی بھی سعادت نصیب ہوتی رہی۔ ربوہ کے

مرکزی جلسوں میں حاضرین کی تعداد ہزاروں سے بڑھتی بڑھتی 1983ء میں اڑھائی لاکھ سے تجاوز کر گئی تھی۔ اس کے بعد پاکستان میں جماعت احمدیہ کے جلسوں پہ پابندی لگادی گئی۔ ربوہ کی بستی میں چھوٹے چھوٹے گھر ہوتے تھے جن میں درجنوں مہمان آکر ٹھہرتے۔ ان کے ٹھہرنے کے لئے گھر کا سامان ایک طرف کر کے پرالی بچھادی جاتی تھی اور سب بڑے چھوٹے اس پہ چادریں بچھا کر سو جاتے تھے۔ بہت سے گھروں میں اس کے علاوہ صحن میں خیمے بھی لگا کر رہائش کا اضافی انتظام کیا جاتا تھا اور احباب دسمبر کی سردی کے باوجود ان میں سو جاتے تھے۔ مہمانوں کے لئے کھانا لنگر خانہ سے آتا تھا جسے گھر کے بچے بھی، خدمت کے جذبے کے ساتھ، بڑے شوق سے لینے جاتے تھے۔ ایک وقت دال اور دوسرے وقت آلو گوشت پکایا جاتا تھا۔ مریضوں کے لئے پرہیزی کھانے میں چاول تیار کیے جاتے تھے۔ ہر مہمان کے لئے دو روٹیاں ملتی تھیں۔ گھر پہ لایا گیا لنگر کا کھانا اکثر بچ جاتا تھا جسے سنبھال کر رکھا جاتا تھا اور اگلے وقت میں اسی کو گرم کر کے کھالیا جاتا تھا۔ لنگر کی تنوری روٹی یوں بھی لذیذ ہوتی تھی لیکن صبح اسے گھی سے تل کر کھانے میں ایک اور ہی لذت تھی جو آج بھی محسوس ہوتی ہے اور ان سطور کے لکھتے وقت شدت سے محسوس ہو رہی ہے۔

امریکہ میں پہلا جلسہ جس میں خاکسار کو شرکت کی توفیق ملی وہ یونیورسٹی آف میری لینڈ میں منعقد ہوا تھا۔ رہائش کا انتظام طلباء کے ہوسٹل (ڈارمیٹری) میں ہوتا تھا۔ اور احباب اپنی رہائش کے اخراجات خود ادا کرتے تھے۔ اس زمانے میں کھانا پکانے کا انتظام نہ ہونے اور یونیورسٹی کی قائم کردہ شرائط کی وجہ سے کھانا کیفے ٹیریا سے لیا جاتا تھا۔ یہ خاکسار کے لئے انوکھا تجربہ تھا۔ دروازے پہ ایک فرد متعین ہوتا تھا جو ہر اندر آنے والے کو کھانے کی حاضری میں گن کر شمار کر لیتا تھا۔ اگر کوئی شخص کسی غرض سے باہر آکر واپس جاتا تو اس کی دوہری حاضری لگ جاتی تھی۔ گویا جماعت کو بلا وجہ اضافی اخراجات پڑ جاتے تھے اور یہ نظارہ مجھ پر بہت گراں گزرتا تھا۔ ہمیں پاکستان سے آئے ابھی کچھ زیادہ وقت نہ ہوا تھا سو کیفے میں تیار کردہ بہت سے کھانوں سے تو خاکسار کو کچھ شناسائی تھی نہ پسند ہی آتے تھے۔ احباب ٹرے لے کر قطار میں چلتے جاتے اور کاؤنٹر سے جو کھانا پسند آتا اٹھا لیتے۔ ایسے میں اپنے مرکزی جلسے کے لنگر کے لذیذ کھانوں کی بہت یاد آتی۔ 1989ء میں نیویارک میں ریجنل صد سالہ تقریبات کا انعقاد ہوا۔ خاکسار نے صدر جماعت محترم نذیر ایاز مرحوم کو درخواست کی کہ ہم اس موقع پہ مہمانوں کے لئے کھانا خود بنا کر کھلانا چاہتے ہیں۔ وہ گھبرائے کہ بغیر مناسب انتظامات کے سینکڑوں افراد کا کھانا کیسے پکایا جاسکتا ہے۔ عرض کی کہ ہم ربوہ میں یہی کرتے آئے ہیں۔ سو بہت پس و پیش کے بعد اجازت مل گئی۔ ڈاکٹر صلاح الدین مرحوم اور خاکسار کے بھائی مکرم لطیف طاہر اور نعیم احمد نے مل کر کھانا بنایا۔ خاکسار کے ماموں محترم چوہدری عبدالحمید آف شاہین سویٹس نے ازراہ مہربانی ہمیں اپنے ریستوران میں رات کے وقت کھانا بنانے کی اجازت دے دی۔ کھانا پوری رات پکتا رہا اور اگلے روز مہمانوں کو پیش کیا گیا۔ ہم فکرمند تھے لیکن کھانا حاضرین نے بہت پسند کیا۔ پھر ایسا ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ 1991ء کے جلسہ پہ امریکہ تشریف لائے تو روانہ ہوتے ہوئے فرمایا کہ ”آئندہ امریکہ میں لنگر چلنے چاہئیں۔“ عرض کیا گیا کہ یہاں اجازت نہیں ملتی۔ حضور نے فرمایا ”اگر تمبو قنات میں جلسہ کی اجازت مل سکتی ہے تو لنگر بھی چل سکتا ہے“۔ وہیں مکرم امتیاز راجیکی مرحوم اور ڈاکٹر صلاح الدین مرحوم کھڑے تھے انہوں نے فوراً لنگر کے اجراء کے لیے خدمات پیش کر دیں۔ چنانچہ 1992ء کا جلسہ سی۔ ڈبلیو۔ پوسٹ یونیورسٹی، نیویارک میں ہونا قرار پایا اور ہمیں امریکہ میں پہلے لنگر کے اجراء کی توفیق ملی جو تب سے باقاعدگی کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت میں جاری ہے (فالحمد للہ علیٰ ذالک)۔

لنگر کی یادوں میں ایک واقعہ یوں ہے کہ ابتداء میں ہمیں گیس سلنڈر کے استعمال کا تجربہ نہ تھا۔ خاکسار کی ذمہ داری گوشت کے معیار کو دیکھنا بھی تھا۔ گوشت کی دکان سے واپس لوٹا تو لنگر میں مکرم ڈاکٹر صلاح الدین کو فکرمند پایا۔ معلوم ہوا کہ وقت کی کمی کے باعث چولہوں کی آگ کو تیز کرنے کے باعث گیس کے سلنڈر جم گئے ہیں جس کی وجہ سے آگ بہت کم ہو گئی ہے۔ خاکسار نے ایک چولہا، جس میں آگ قدرے بہتر تھی، اس کے قریب دوسرے چولہوں کے جمے ہوئے سلنڈر آگ کی تپش کے نزدیک ارد گرد کھڑے کر دیے۔ آگ کی گرمی سے جمی ہوئی گیس پگھلنے لگی اور چولہے پھر سے کام کرنے لگے۔ اسی طرح جلسہ کے پہلے لنگر کا واقعہ یاد آرہا ہے۔ امریکہ میں پہلی بار ہمیں اس قدر زیادہ مقدار میں کھانا بنانا تھا۔ چولہے اور دیگچے باہم تناسب میں مل نہ سکے۔ مجبوراً انہی بڑے قطر کے دیگچوں میں چھوٹے چولہوں کے اوپر چاول پکانے کے لئے رکھ دیے گئے۔ چاول درمیانی حصے میں تو پک گئے جب کہ کناروں پہ کچے رہ گئے۔ تب ان کو پانی اور دودھ کا دم دے دے کر بمشکل کھانے کے قابل بنایا۔ آئندہ سالوں میں بہتری ہوتی گئی اور بہت سا سازوسامان پاکستان سے منگوا لیا گیا۔

جلسوں میں شرکت کی اغراض ومقاصد میں بہت سے احباب سے ملاقات اور نئے روابط پیدا ہونا بھی ہے۔ جلسوں کی برکت سے نئے محبت کے رشتے پیدا ہو جاتے ہیں۔ کئی اہم شخصیات سے نہ صرف ملاقات ہو جاتی ہے بلکہ رابطے استوار ہو جاتے

ہیں۔ خاکسار کو نیویارک میں جماعت کے ایک عظیم محقق اور سکالر محترم ڈاکٹر سید برکات احمد دہلوی (جو ایک ممتاز قانون دان، مصنف، ادیب اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں انڈیا کے مشیر رہ چکے تھے اور انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب 'مذہب کے نام پہ خون' کا انگریزی ترجمہ کرنے کی سعادت بھی ملی) سے ملاقات تو تھی لیکن مصروفیات کے باعث ان کے ساتھ زیادہ وقت گزارنے کا موقع میسر نہ آتا تھا سو ہمیشہ تشنگی رہتی تھی۔ ایک بار جلسہ پہ گیا تو محترم ڈاکٹر صاحب موصوف بھی عین اسی وقت تشریف لائے۔ ان کی صاحبزادی انہیں وہاں گاڑی سے اتار کر زنانہ جلسہ گاہ کی طرف جارہی تھیں۔ خاکسار فوراً ملاقات کو گیا تو فرمانے لگے لو میاں میں تو کسی کی تلاش ہی میں تھا کدھر جانا ہے؟ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف اس وقت کینسر کے موذی مرض میں مبتلا تھے اور اس علالت کے باعث اس بات کی ضرورت تھی کہ کوئی ان کے ساتھ رہے سو یہ اعزاز خاکسار کے حصے میں آیا۔ خاکسار نے عرض کی کہ آپ اس علالت میں سفر کر کے جلسے میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہیں۔ فرمانے لگے ہاں میاں مشکل تو بہت تھی پر اس واسطے خاص کوشش کی کہ بچوں پہ اس کی اہمیت واضح ہو۔ تمام دن ان کے ساتھ رہنے اور ان کی علالت کی کیفیت سے شناسائی ہونے پہ خاکسار ان کے جذبہ کو دیکھ کر ورطہ حیرت میں ڈوب گیا۔ تمام دن محترم ڈاکٹر صاحب کی معیت میں گزارنے کی سعادت نصیب ہوئی اور بہت فیض پایا۔ ایسی نابغہ روزگار ہستیوں سے یوں ملاقات کہاں نصیب ہوتی ہے؟

ایک جلسہ کے موقع پہ اپنے بچپن کے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ہم جماعت مکرم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد (شہید) سے کئی سال کے بعد اچانک ملاقات ہوگئی جو ہماری آخری ملاقات ثابت ہوئی۔ آپ حصولِ تعلیم کی غرض سے امریکہ تشریف لائے تھے اور اس کی تکمیل کے بعد بطور واقفِ زندگی ربوہ واپس تشریف لے گئے جہاں آپ کو مختلف شعبہ جات میں گرانقدر خدماتِ سلسلہ سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ یوں آپ تاریخ احمدیت میں کئی سنہرے باب رقم کر کے 14/اپریل 1999ء کو جامِ شہادت نوش فرما کر ہمیشہ کی زندگی پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ایک جلسے میں خاکسار کی ملاقات حضرت ملک سیف الرحمٰن (مرحوم) مفتی سلسلہ سے ہوئی۔ آپ سے یوں تو ربوہ میں محلہ داری کا تعلق تھا لیکن ان کی مصروفیات اور ہمارے باہمی عمروں کے تفاوت کے باعث ملاقات رسمی سلام و دعا تک ہی رہتی تھی۔ پھر امریکہ آجانے سے یہ سلسلہ بھی باقی نہ رہا۔ آپ جلسہ کے موقع پہ کچھ احباب کے ساتھ کھڑے محوِ گفتگو تھے۔ خاکسار کو سلام اور مصافحہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت ملک صاحب نے خاکسار کو پہچان لیا۔ میرے ذہن میں نماز عید سے متعلق ایک فقہی مسئلہ تھا سو خیال ہوا کہ آپ سے پوچھ کر گفتگو کا موقع پیدا کیا جائے۔ لیکن آپ کے مقام و مرتبے کو جانتے ہوئے کچھ ہچکچاہٹ کا شکار تھا۔ خاکسار آج بھی آپ کی زیرک طبع پہ حیران ہے کہ آپ خود بخود بھانپ گئے اور نہایت شفقت سے اس ناچیز کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ کچھ پوچھنا چاہتے ہیں؟ عرض کیا جی۔ آپ نے یوں شفقت سے گفتگو کا آغاز کیا کہ تمام گھبراہٹ جاتی رہی۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ اگر عید کی نماز میں دیر سے شامل ہوں اور امام تکبیرات کہہ چکے ہوں تو کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ شامل ہو کر رکوع میں جانے تک خود تکبیرات کہہ لینی چاہئیں۔ اس طرح خاکسار کو جلسے کی برکت سے حضرت ملک صاحب سے گفتگو کرنے اور ایک فقہی مسئلہ دریافت کر کے ان سے براہ راست رہنمائی کا اعزاز حاصل ہوا۔

جلسے کی تقاریر میں پہلی بار محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب (پروفیسر علم فلکیات اور سابق صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان) کی سائنس اور مذہب کے بارے میں تقریر سننے کا موقع ملا۔ اس سے قبل ان سے کوئی تعارف نہ تھا۔ آپ کی منفرد تلاوت، بیان کی روانی اور سائنسی علوم کی آیاتِ قرآنی سے تطبیق کے انداز نے گرویدہ کر لیا۔ ایک یا دو سال بعد آپ پھر امریکہ تشریف لائے تو اپنے بھائی مکرم راشد الہ دین صاحب (مرحوم) کے گھر نیویارک میں قیام کیا اور محترم صدر صاحب نیویارک کی درخواست پہ بچوں کو طاہر سمر کیمپ میں پڑھانے کی ذمہ داری بڑی بشاشت سے قبول کرلی۔ خاکسار کو بھی طاہر سمر کیمپ میں پڑھانے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ خاکسار تو آپ سے ملاقات کا مشتاق ہی تھا۔ چنانچہ فارغ اوقات میں مختلف علمی اور سائنسی مضامین پہ گفتگو کرنے اور محترم ڈاکٹر صاحب کے تجرِ علمی سے خوب مستفید ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ کچھ عرصہ بعد خوبیٔ قسمت سے خاکسار کو آپ کی دامادی کا شرف حاصل ہوا۔ پھر تو علم و معرفت کے دریا سے خوب سیر ابی کے مواقع نصیب ہوتے رہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ایک جلسہ پہ خاکسار نیویارک سے اپنی والدہ صاحبہ (مرحومہ)، ممانی جان (مرحومہ) اور ہمشیرہ صاحبہ کو بذریعہ کار لے کر گیا۔ سفر کا آغاز بوجوہ رات عشاء کی نماز کے بعد ہوا۔ خاکسار رات بھر ڈرائیو کرتے ہوئے نصف شب کے بعد میری لینڈ سٹیٹ میں داخل ہوا۔ اس زمانے میں کسی سے راستہ پوچھ کر لکھ لیا کرتے تھے اور اس کے مطابق جایا کرتے تھے۔ بتانے والے نے غلطی سے ایک لمبا راستہ بتا دیا سو اور بھی دیر ہوگئی۔ ابھی غالباً ایک گھنٹے کا سفر باقی تھا کہ ہماری وین سے ایک دو فرلانگ آگے عین پل کے اوپر کچھ گاڑیوں کو شدید حادثہ پیش آیا جس کی وجہ سے تمام ہائی وے بند کر دی گئی۔ ہم اس ٹریفک میں تین گھنٹے تک پھنس کر رہ گئے۔ جب تک جلسہ گاہ پہنچے تو فجر ہو چکی تھی۔ محترم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ملک (مرحوم) افسر جلسہ سالانہ تھے۔ وہ اس وقت کسی دفتر سے باہر تشریف لا رہے تھے سو انہی سے پہلی ملاقات ہوگئی۔

انہوں نے بہت شفقت اور گرمجوشی سے ہمارا استقبال کیا۔ حال احوال دریافت کیا اور اس وقت پہنچنے کی وجہ بھی دریافت کی۔ انہیں سفر کی صعوبت کا اندازہ ہوا تو بہت ہمدردی سے بذاتِ خود محترم مبارک ملک صاحب، ناظم رہائش، کے پاس لے کر گئے اور فوراً رہائش کا بندوبست کروایا۔ ان کے اس الطاف سے سفر کی کوفت اور تھکاوٹ جاتی رہی اور ان سے ایک محبت کا رشتہ بھی استوار ہو گیا جو آخر تک جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔

امریکہ میں منعقد ہونے والے ان جلسوں میں جب از راہ شفقت خلیفۂ وقت بنفسِ نفیس تشریف لا کر شرکت فرماتے تو کیفیت ہی بدل جاتی۔ یہ تو ایسی یادیں ہیں جو ایک مومن کا سرمایۂ حیات ہیں جن سے تمام زندگی فائدہ اٹھانے کے مواقع موجود ہوتے ہیں۔ پھر خاکسار کو لنگر خانہ، استقبال مہمانانِ خاص، اور احمدیہ سائنٹسٹ ایسوسی ایشن کے تحت رضاکارانہ خدمات کی توفیق بھی ملتی رہی، اسی طرح جلسہ کے مواقع پہ منعقد ہونے والے پہلے مشاعرے میں اپنے اشعار پیش کرنے کی سعادت ملی۔ اس کے بعد یہ مشاعرہ قریباً ہر سال جلسہ کے دوسرے روز بعد نماز عشاء منعقد کیا جانے لگا جن میں خاکسار کو شرکت کرکے اشعار پڑھنے کی سعادت ملتی رہی۔ ان سب کی یادیں تو اس قدر ہیں کہ ایک الگ مضمون تو کیا کتاب بھی لکھی جائے تو حق ادا نہ ہو پائے۔ سو اس مضمون میں مندرجہ بالا چند یادوں کے تذکرے پہ ہی اکتفا کرتے ہوئے اب خاکسار چند احباب جماعت کے تاثرات پیش کرنا چاہتا ہے جنہوں نے اپنی گونہ مصروفیات میں سے وقت نکال کر ہمیں جلسوں کے تعلق سے اپنی حسین یادوں کے تذکرے ارسال فرمائے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

امید ہے کہ یہ تذکرے قارئین کے لیے دلچسپی اور ازدیاد ایمان کا باعث بنیں گے۔ نیز قارئین کو بھی اپنی یادوں کو ضابطہ تحریر میں لانے کی طرف توجہ کرنے کا موجب بنیں گے۔ وماتوفیقی الا باللہ۔

مکرم مولانا م،م،طاہر تحریر کرتے ہیں

جماعت احمدیہ امریکہ کا 51واں جلسہ سالانہ 25، 26، 27 جون 1999ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار Chantilly Virginia کے ایکسپو سنٹر کے وسیع و عریض ہال میں منعقد ہوا۔ میری خوش قسمتی تھی کہ خاکسار ان دنوں فیملی کے ہمراہ امریکہ آیا ہوا تھا۔ میرا قیام اپنے سسرال یعنی مکرم رشید احمد صابر کے ہاں تھا جو ان دنوں جماعت احمدیہ امریکہ کے اکاؤنٹنٹ کے طور پر خدمات بجا لا رہے تھے اور الیگزینڈریا، ورجینیا میں رہائش پذیر تھے۔ میں اپنی اہلیہ ڈاکٹر درِ ثمین طاہر اور بچوں عزیزم کاشف محمود طاہر اور عزیزم واصف محمود طاہر کے ساتھ امریکہ آیا تھا۔ جلسہ سالانہ ربوہ اور ربوہ اور جلسہ سالانہ قادیان کے بعد مجھے امریکہ کا جلسہ دیکھنے کا حسین اتفاق ہو رہا تھا۔

جلسہ سالانہ کی ساری کارروائی انگریزی میں تھی یہ میرے لئے ایک خوشگوار حیرت تھی جلسہ کی تقاریر بڑی پر مغز اور جاندار تھیں تاہم امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد (ایم ایم احمد) کے جلسہ سالانہ کے موقع پر افتتاحی اور اختتامی خطاب کی گھن گرج اور تاثیر آج بھی محسوس کرتا ہوں۔ اپنی پیرانہ سالی کے باوجود آپ کی شخصیت کا رعب اور آواز کی شوکت متأثر کن تھی۔ دل سے نکلی ہوئی نصائح یوں محسوس ہوتا تھا کہ سامعین کے دل میں اتر رہی ہیں۔ اسی سال جماعت احمدیہ امریکہ کی مجلس شوریٰ مورخہ 30 اپریل، یکم و 2 مئی 1999ء کو بیت الرحمٰن میں منعقد ہوئی جس میں بطور زائر مجھے شرکت کا موقع ملا۔ اس شوریٰ کے افتتاحی اور اختتامی خطاب بھی محترم امیر صاحب نے فرمائے تھے۔ آپ کا اختتامی خطاب فصیح و بلیغ زبان میں اور اس قدر متاثر کن تھا کہ آپ کا بیان کردہ ایک فقرہ ابھی بھی میرے کانوں میں گونج رہا ہے۔ آپ نے اپنے نانا حضرت مولانا غلام حسن صاحب پشاوریؓ کی بیعت خلافت ثانیہ کا واقعہ بیان کیا کہ میں نے اپنے نانا سے پوچھا کہ آپ کو کس بات نے بیعت پر مجبور کیا (آپ کے نانا جان نے خلافت ثانیہ کے انتخاب پر بیعت نہیں کی بلکہ کئی سال بعد جماعت میں واپس آئے تھے) تو نانا جان نے جواب دیا (آپ نے تقریر میں یہ الفاظ اردو میں پر شوکت آواز میں بیان فرمائے) ”میں خدا کی فعلی شہادت کو کیسے ردّ کر سکتا تھا“ یعنی خدا کی تائید و نصرت جماعت احمدیہ مبایعین کے ساتھ تھی اس لئے میں بھی بیعت کر کے شامل ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کے خوبصورت نظام کی روحانی و علمی برکات کے علاوہ باہمی تعارف و تودّد بھی قرار دی ہیں۔ چنانچہ اس جلسہ سالانہ کی ان برکتوں سے بھی خوب فیضیاب ہونے کا موقع ملا۔ کثیر تعداد احباب جماعت، دوست اور عزیزان سے ایک ہی مقام پر ملاقات ہوگئی جو ویسے ناممکن تھی۔ ان میں سے بہت سے بزرگ اب ہم سے جدا ہو چکے ہیں جن سے میری ملاقات جلسہ سالانہ امریکہ 1999ء کے موقع پر ہوئی تھی۔ ان میں مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم، مکرم مولانا غلام احمد نسیم، مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر، مکرم الحاج مولوی محمد شریف، مکرم منیر احمد چودھری اور مکرم ڈاکٹر صلاح الدین بھی شامل تھے۔ یہ سب مرحوم ہو گئے ہیں لیکن ان کی خوبصورت یادیں باقی ہیں۔

جلسہ سالانہ امریکہ 1999ء کے دوسرے روز شام کو ورجینیا کے ایک مخلص احمدی مکرم شبلی کے بیٹے، مکرم سیف الرحمٰن نے بزرگان و مربیان کرام کو کھانے پر اپنے ہاں بلایا تھا۔ خاکسار کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ اس موقع پر دیگر احباب کے علاوہ مولانا عطاء اللہ کلیم، مولانا انعام الحق کوثر، مولانا مختار احمد چیمہ اور مولانا ظفر احمد سرور بھی موجود تھے۔ یہ دعوت بھی باہم تودّد و تعارف کی ایک مثال اور جلسہ سالانہ کی برکات میں سے تھی۔

جلسہ سالانہ امریکہ کے موقع پر مجھے لنگر خانہ کی ٹیم سے ملنے کا موقع ملا جو مہمانانِ مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں مصروف عمل تھے۔ اس ٹیم کی نگرانی مرحوم ڈاکٹر صلاح الدین کر رہے تھے۔ ان کے ساتھ بہت خوشگوار ملاقاتیں رہیں۔ مرحوم بذلہ سنج اور مرنجان مرنج طبیعت کے مالک اور لنگر خانہ امریکہ کے روح رواں تھے۔ ان کے ساتھ اس وقت مکرم لطیف احمد طاہر، مکرم نعیم احمد، مکرم ڈاکٹر کریم احمد شریف، مکرم محمد راشد شمس اور مکرم امتیاز احمد راجیکی مرحوم بھی مہمانانِ مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی کے لئے مصروف کار اور محنت کے ساتھ مہمانوں کی تواضع کے لئے لذیذ کھانے تیار کر رہے تھے۔

کارکنان جلسہ سالانہ جن میں زیادہ تر نوجوان خدام اور اطفال تھے ان کی فرائض کی ادائیگی، ڈیوٹی میں دلچسپی اور جماعت سے محبت یقیناً ایک روحانی انقلاب کی نوید دے رہی تھی۔ جلسہ سالانہ امریکہ 1999ء اپنی تمام تر روحانی، علمی اور معاشرتی برکتوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا جس میں شمولیت کی یادیں آج بھی تازہ ہیں۔

مکرمہ ثمرہ سعدیہ کاشف (سابق جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ امریکہ) سلور سپرنگ، میری لینڈ سے تحریر کرتی ہیں:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو گزشتہ تیس سال سے امریکہ کے جلسوں میں شرکت کی توفیق مل رہی ہے۔ یوں تو ان جلسوں کی بے شمار ناقابلِ فراموش حسین یادیں دل و دماغ پہ نقش ہیں لیکن بعض یادیں ایسی منفرد ہوتی ہیں کہ وہ اپنے حسنِ لطافت کے ساتھ ساتھ ہمارے لئے مشعل راہ بھی بن جاتی ہیں۔ سو جلسہ سالانہ کی یادوں کے خزانے میں جو لمحہ میرے لئے سب سے زیادہ پر لطف اور ناقابلِ فراموش ہونے کے ساتھ ساتھ روحانی تاثیر سے پُر رشد و ہدایت کا باعث ہے، اس کا تعلق 2008ء کے جلسہ سالانہ امریکہ سے ہے۔ وہ کیا ہی پیارا، خوش بخت اور تاریخی موقع تھا جب ہمارے پیارے امام، حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس (ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے پہلی مرتبہ لندن سے تشریف لاکر جماعت احمدیہ امریکہ کے جلسے میں بنفسِ نفیس شرکت فرمائی۔ جلسے کا دوسرا دن تھا جب ہم پیاسی روحوں کو لجنہ جلسہ گاہ میں حضور انور کے دیدار کا موقع نصیب ہو رہا تھا۔ جلسہ گاہ کی تمام فضا ایک دلفریب مسرت، انبساط اور وقار کا مجسمہ بنی پیارے آقا کے انتظار سے معمور تھی۔ خواتین کی جلسہ گاہ مکمل طور پر حاضرین سے بھر چکی تھی، جن میں سات سال سے بڑی عمر کے بچے بھی تھے، مگر اس کے باوجود ہر طرف ایک عمیق خاموشی اور سکون چھایا ہوا تھا۔ ہر دل محبت، احترام اور عقیدت سے لبریز تھا اور سب کی نظریں حضور انور کی آمد کی منتظر تھیں۔

یوں تو پہلے ہی جلسہ گاہ میں خاموشی کا عالم تھا لیکن جیسے ہی حضور (ایدّہ اللہ تعالیٰ) خواتین کی جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو یکدم ایسی خاموشی چھاگئی کہ اگر کہیں پتے کی سرسراہٹ بھی ہوتی تو سنائی دے سکتی تھی۔ ساتھ ہی تمام حاضر خواتین بیک وقت اپنے پیارے امام کے لئے احتراماً کھڑی ہو گئیں لیکن کسی نے نعرہ تک نہ لگایا۔ اتنے بڑے مجمع میں نہ کوئی حرکت تھی نہ کوئی آواز — گویا پورا مجمع ایک عجیب روحانی جذبے سے سرشار ہو رہا تھا اور پورے ماحول پہ ایک روحانی رعب اور خشیتِ الٰہی کی کیفیت طاری تھی۔

حضورانور (ایدّہ اللہ تعالیٰ) نے اس غیر معمولی نظم و ضبط کو محسوس کرتے ہوئے اور مسکراتے ہوئے فرمایا:

"کیا یہ اتنی ہی خاموش ہیں، یا ڈری ہوئی ہیں؟"

اگرچہ یہ پیارے آقا کی طرف سے ایک شفقت اور الطاف سے بھرپور اظہار خوشنودی تھا جس سے تمام چہروں پر مسکراہٹیں بکھر گئیں، مگر اس حیران کن نظم و ضبط کے پیچھے کئی مہینوں کی مسلسل کوشش اور عملی مشق کار فرما تھی۔ ورنہ حقیقت یہی ہے کہ پہلے کبھی ہمارے اجتماعات میں اس درجہ کی خاموشی ملحوظ رکھنے کا نظارہ دیکھنے میں نہ آیا تھا۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جلسہ سے کئی ماہ قبل، نیشنل صدر لجنہ اور اُن کی عاملہ نے بڑے اجتماعات میں خاموشی اور نظم و ضبط کے فقدان کو ایک اہم مسئلہ کے طور پر محسوس کیا تھا سو انہوں نے غور و خوض کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ محض یاددہانیوں پر اکتفا کرنے کی بجائے، ایک باقاعدہ اور روحانی بنیادوں پر مبنی "خاموشی مہم" (Silence Initiative) کے نام سے ایک منصوبے کا اجراء کیا جائے۔ اس منصوبے کے تحت مقامی مجالس کو ہدایت کی گئی کہ ہر مجلس اپنے اجلاسِ عام میں تین منٹ کی خاموشی کی مشق شامل کرے تا اس متواتر عملی ریاضت سے اراکینِ لجنہ کو خاموشی کی روحانی قوت و تاثیر کا ذاتی تجربہ حاصل ہو۔ نیز اس امر کی تاکید مختلف مضامین، خطوط، جلسہ بلیٹن، لجنہ میٹرز اور دیگر ذرائع سے ارسال کی گئی تاکہ ہر ممبر اس مقصد کو سمجھے کہ خلافت سے محبت اور اطاعت کا پہلا زینہ خاموشی ملحوظ رکھنا اور گوش بر آواز رہنا ہے۔

سو جب جلسے کا انعقاد ہوا تو اس مسلسل ریاضت کے خوش کن نتائج خود بخود ظاہر ہوگئے۔ خواتین کے جلسہ گاہ میں خاموشی کے لیے بار بار یاددہانی کی کچھ خاص ضرورت نہ پڑی کیونکہ اراکین لجنہ خاموشی کی قدر و منزلت بہ دل و جان قبول کر چکی تھیں۔ امسال وہ صرف تیاری کر کے نہیں آئی تھیں بلکہ اس عادت کے روحانی اثر کو بھی محسوس کرنے لگی تھیں۔

اس خاموشی اور نظم وضبط کی کیفیت کا اندازہ کینیڈا سے آئی ہوئی ایک لجنہ ممبر کے دل چھو لینے والے اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ جلسہ کی کارروائی کے دوران، وہ چپس کا ایک پیکٹ کھول کر کھانا چاہتی تھیں، لیکن اس کی ہلکی سی سرسراہٹ بھی اُس گہرے سکوت میں بہت بلند محسوس ہوئی۔ چنانچہ انہوں نے پیکٹ کھولنے کی مزید جسارت ہی نہ کی! اس خاتون کے اس محتاط رویے نے ایک گہری حقیقت کو آشکار کر دیا کہ یہ خاموشی محض ظاہری یا رسمی خاموشی نہیں تھی بلکہ ایک ایسے جذبے سے پیدا ہوئی تھی جو محبت، ادب، اور روحانی تربیت سے تشکیل پاتا ہے۔

2008ء کے جلسے کا وہ لمحہ صرف خاموشی کا ایک لمحہ نہ تھا بلکہ ایک اجتماعی ترقی، اخلاص سے کی گئی کوشش، اور خلافت سے بے پناہ وابستگی کا مظہر تھا۔ یہ ایسا نکتہ عروج تھا جس کو دوام دینے کی ضرورت ہے۔ اور یہ ایک ایسی یاد ہے جو ہمیشہ دل میں زندہ رہے گی۔

مکرم ضیاء اللہ مبشر سلور سپرنگ میری لینڈ سے تحریر کرتے ہیں:

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں سے، مشیت ایزدی سے عطا ہونے والا بابرکت نظام جلسہ سالانہ، جہاں مومنین کے دلوں میں مادی دنیا کی محبت کو کم کرنے اور خدا اور رسول مقبول ﷺ کی سچی محبت کو زیادہ تر کرنے کا ایک معجز نما ذریعہ ہے وہاں عالمگیر جماعت احمدیہ کے افراد کو، رنگ و نسل اور جغرافیائی و لسانی حدود سے بالاتر ہو کر، باہم محبت و اخوت کے بے نظیر اور عظیم الشان معیار پر فائز کرنے والا آسمانی نشان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر احمدی جلسہ سالانہ میں شرکت کا ہر دم مشتاق اور خواہاں رہتا ہے۔

خدا کے ہاتھ نے رکھی اساس جلسے کی
کہ آسماں کی کشش ہے یہ پیاس جلسے کی

ماضی میں پاکستان میں منعقد ہونے والے جلسہ ہائے سالانہ میں شرکت کرنے والے لکھو کھہا پروانہ ہائے شمعِ احمدیت کی روح پرور داستانیں، اور انگلستان میں شمع خلافت سے نور ایمان کی دولت حاصل کرنے کے شوق میں جلسہ ہائے سالانہ پر جمع ہونے والے پروانوں کے ایمان افروز نظارے، پھر قادیان اور ملک ملک میں منعقد ہونے والے جلسہ ہائے سالانہ کی راحت انگیز رونقیں، ہر احمدی کے دل میں جلسہ سالانہ کے لیے موجزن اشتیاق و محبت کی زندہ مثال پیش کرتی ہیں۔

پاکستان میں جلسہ سالانہ کے انعقاد پر حکمرانوں کی طرف سے قدغن لگائے جانے کے بعد، طاقت پرواز رکھنے والے احمدی تو انگلستان یا دیگر ممالک کے جلسہ سالانہ میں شرکت کر کے قلب و روح کی پیاس بجھانے اور برکات جلسہ سے فیضیاب ہونے کا سامان کر لیتے ہیں لیکن بہت سے ہجر زدہ بے بس و بے سامان احمدی شرکت جلسہ کا حظ اٹھانے کی تڑپ میں بچشم تر، سازگاری حالات کی دعا میں مشغول، ایم ٹی اے کے ذریعہ دل و نگاہ کی تشنگی مٹاتے یہ نظارہ پیش کرتے ہیں کہ

آئینوں میں عکسِ دلبر دیکھ کے بولا مضطر دل
دنیا ہے امید پہ قائم، اصل کبھی تو آئے گا
پروانے پروازوں والے اُڑ اُڑ پہنچیں شمع تک
پر ٹوٹے دیوانوں کا بھی وصل کبھی تو آئے گا
ساون کی ہر رُت میں اب تو آتے ہیں دن جلسے کے
یادِ یار کی قوسِ قزح کا اصل کبھی تو آئے گا

خوش نصیب کہ پاکستان میں جلسہ سالانہ میں شرکت کی محرومی کے ایک عرصہ کے بعد، خاکسار کو جاپان کے جلسہ ہائے سالانہ کے علاوہ، ایک بار شارجہ اور بارہا قادیان کے جلسہ سالانہ اور دو مرتبہ انگلستان کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی جن کی حسین یادیں تو پتھر کی لکیر کی طرح دل پر نقش ہو گئیں۔

کتنے سہانے دن تھے وہ کیا خوب تھیں جلسے کی راتیں
دید میں اُس کی گزرا دن اور خواب میں آیا ساری رات
چاند بھی اپنے جوبن پر تھا ہر سُو وصل کی خوشبو تھی
تاروں نے بھی جھرمٹ جھرمٹ جشن منایا ساری رات

امریکہ میں بھی خاکسار کو 2023ء اور 2024ء کے جلسہ ہائے سالانہ میں شرکت کی سعادت ملی۔ ان میں سے اول الذکر ہیرس برگ میں اور دوسرا رچمنڈ کے مقام پر، نہایت خوبصورت ماحول میں، حسن انتظام اور اخوت و محبت کی حسین فضا میں منعقد ہوا۔ ہر دو جلسوں میں جہاں وسیع و عریض مقاماتِ جلسہ، ایک منظم اور پُر کیف، مختصر مگر بوئے ایمان سے معطر سہ روزہ بستی کے قیام کا نظارہ پیش کرتے ہوئے، منتظمین کے مدبرانہ نظم و نسق اور جانفشاں محنت و خلوص کو داد تحسین دے رہے تھے

تو وہاں اس سہ روزہ روحانی مائدہ کے مہمان شرکاء، جو رنگ و نسل یا عمر و زبان کے باہمی فرق سے بے نیاز، اخوت و وحدت کا ایسا حسین نمونہ تھے کہ ہر شخص جو زندگی میں پہلی بار بھی ملا، یوں لگا کہ گویا برسوں کی شناسائی رکھتا ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ یہ جلسہ ہائے سالانہ آیت قرآنی فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِہٖۤ اِخۡوَانًا کا عظیم الشان عملی نمونہ تھے تو بے جا نہیں۔ بلکہ یقیناً ایسا ہی ہے۔

علم و عرفان کے موتیوں سے مزین مالا کی طرح خوبصورت، ان ہر دو جلسہ ہائے سالانہ امریکہ کی بلند معیار اور پُر معارف تقاریر جہاں ایک طرف مقررین کے اعلیٰ علمی و دینی ادراک کو ظاہر کر رہی تھیں تو دوسری طرف سامعین کے قلب و روح کو گرمانے اور ازدیادِ علم و ایمان کا ذریعہ بن رہی تھیں۔ جلسہ سالانہ کی ان ایمان افروز تقاریر میں خاکسار کے دل پر ایک گہرا اثر اور خوشکن نقوش چھوڑنے والی، بلالی رنگت کے ایک احمدی بزرگ عالم کی تقریر بھی تھی جو ان کے نورِ ایمان سے معمور دل سے نکلتی اور سامعین کے دلوں میں اجالا کرتی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔ اس بزرگ عالم کی تقریر کو سماعت کرتے ہوئے خاکسار کا دل بے اختیار سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے غلام صادق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر درود و سلام بھیج رہا تھا کہ جن کی قوت قدسیہ اور نور صداقت نے دنیا کے ان حصوں کے باسیوں سے ایمان لانے والوں کو بھی نور و عرفانِ آسمانی کا وارث بنا دیا۔ اللّٰھم صل علی محمد وعلی عبدک المسیح الموعود وبارک وسلم انک حمید مجید۔

جلسہ سالانہ امریکہ کا ایک اور حسین نظارہ جلسہ کی اُس مجلس نے پیش کیا جو خاص طور پر غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمانانِ خصوصی کے لیے منعقد کی گئی۔ مختلف اقوام کی نمائندگی کرنے والے ان مہمانان کی تقاریر، زبانی تبصرے اور چہرے کے حیرت و اطمینان بھرے تاثرات اور جماعت احمدیہ کے لیے محبت و عقیدت کے بے اختیار جذبات، جلسہ سالانہ کی روح کو گرمانے والی فضا میں یہ گواہی دے رہے تھے کہ

یہ کہہ رہا ہے علَم چار دانگِ عالم میں
ہے آج راحتِ جاں احمدی کے پرچم میں

ہر دو جلسہ سالانہ کی اختتامی تقاریر بھی علم و عرفان کے اضافہ کے ساتھ ساتھ، ایک امیر جماعت احمدیہ کے دل میں موجزن احباب جماعت کے لیے سچی اور پر خلوص ہمدردی اور محبت، فکرِ تربیت و ایمان اور فلاح زیست کے راستوں کی طرف راہنمائی کے بے لوث جذبے کی نشاندہی کر رہی تھیں۔ اور اگر میں یوں کہوں تو ہرگز بے جا نہیں کہ جماعت احمدیہ امریکہ کے جلسہ ہائے سالانہ، امریکہ میں بسنے والے ہر احمدی کے دین کی حفاظت، روح کی سیرابی اور علم و عرفان کے اضافہ اور دلوں کے زنگ دھونے کے لیے اس قدر اہمیت کے حامل ہیں کہ ہزار حرج کر کے بھی ان میں شرکت اختیار کرنا امریکہ میں بسنے والے ہر احمدی پر فرض ہے کہ ہمارے مرشد و مطاع حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں اسی بات کی نصیحت فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

”اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۃ اللہ پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لیے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں“

(مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 341)

خدا کرے کہ ٹھہر جائیں رنگ جلسے کے
ہو زندگانی کا ہر روز سنگ جلسے کے

خاکسار کو جب پہلی بار جلسہ سالانہ امریکہ میں شرکت کا موقع ملا تو احمدیت پر ایمان پہلے سے بڑھ کر مضبوط ہوا۔ عام طور پر یہ خیال گزرتا ہے کہ امریکہ ایک مادی ملک ہے جہاں دولت کی ریل پیل ہے اور وقت کی قیمت ہے اس لئے شاید لوگ اس طرح خدمت کے لئے وقت نہ دیں جیسے ربوہ یا قادیان کے جلسوں میں ہم دیکھتے رہے لیکن امریکہ کے احمدی نوجوانوں کو انتہائی جوش اور جذبہ کے ساتھ کام کرتے دیکھ کر بیحد خوشی ہوئی جن میں بعض بہت اعلیٰ تعلیم یافتہ اور دنیاوی اعتبار سے بڑے عہدوں پر ملازمت کرنے والے تھے ان میں سے بعض کو بڑی سعادت کے ساتھ غسل خانوں میں بھی کام کرتے دیکھا جو شاید اپنے گھروں میں بھی کسی اور سے کام کرواتے ہوں یہ یقیناً ایک عظیم انقلاب ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے پیدا کیا اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ ایمان جو ثریا ستارے پر پہنچ گیا تھا وہ دنیا کے ہر ملک اور ہر خطہ کے لوگوں کے دلوں میں زندہ ہوا ہے۔

مکرم مولانا وسیم احمد ظفر، مبلغ انچارج برازیل، تحریر کرتے ہیں:

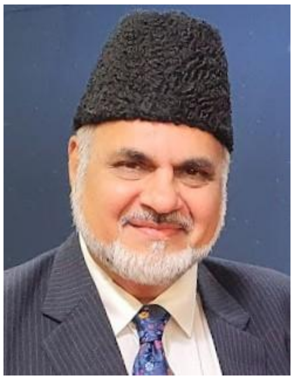

جلسہ سالانہ امریکہ کے ضمن میں لنگر خانہ کا قیام ایک اہم سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے جسے مکرم ڈاکٹر صلاح الدین مرحوم کی زیر قیادت چند مخلصین نے شروع کیا جن میں مکرم لطیف احمد طاہر، مکرم نعیم احمد اور مکرم کریم احمد شریف بھی شامل ہیں ان سب نے ذاتی دلچسپی لے کر دن رات کی محنت کے ساتھ نہ صرف شروع کیا بلکہ سال بہ سال اس میں بہتری لانے کی کوشش بھی کرتے رہے اور اب یہ الٰہی نظام مستحکم بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے۔ مجھے یاد ہے ڈاکٹر صلاح الدین مرحوم خاکسار سے اس ضمن میں ذکر کرتے رہتے تھے ۔ مثلاً کس طرح انہوں نے پاکستان سے خاص چولہے اور بڑے بڑے دیگچے بنوا کر امریکہ منگوائے۔ اسی طرح ایک خاص قسم کی روٹی بھی متعارف کروائی جسے انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کی سعادت بھی حاصل کی اور پیارے آقا نے پسند فرماتے ہوئے خوشنودی کا اظہار بھی فرمایا تھا۔ ایک نمایاں چیز جو خاکسار نے نوٹ کی وہ اس جذبہ کے ساتھ بے لوث خدمت تھی کہ پیارے خلیفۂ وقت خوش ہو جائیں۔

1994ء کا جلسہ سالانہ امریکہ خاکسار کے لئے بہت یادگار ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے شرکت فرمائی اور مسجد بیت الرحمٰن کا افتتاح بھی فرمایا۔ خاکسار کی اس تاریخی جلسہ میں شرکت کی خواہش تھی لیکن رخصت حاصل کرنا مشکل نظر آرہا تھا۔ خاکسار کے برازیل میں بطور مبلغ انچارج تقرری کو ابھی چند ماہ ہی ہوئے تھے اس لئے بظاہر رخصت ملنا مشکل تھی۔ دوسرے سفر کے اخراجات کے لئے رقم بھی مہیا نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ پہ توکل کرتے ہوئے حضور انور کی خدمت میں رخصت کی درخواست کر دی جو پیارے آقا نے از راہِ شفقت منظور فرمائی ۔ ادھر خاکسار کی والدہ مکرمہ صادقہ بیگم (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے) نے اپنے لئے سعادت سمجھتے ہوئے سفر کے اخراجات کا انتظام کر دیا اور اس طرح خاکسار کو جلسہ میں شرکت کی توفیق مل گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ جلسہ مسجد بیت الرحمٰن کی عمارت کے قریب مارکی لگا کر منعقد کیا گیا تھا اور اسی وقت یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ جگہ جلسہ کے لئے کافی نہیں اور ” وَسِّعْ مَكَانَكَ“ کے تحت جلسہ کے لئے کوئی اور جگہ دیکھنی چاہیے۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد ورجینیا اور پھر ہیرس برگ میں جلسہ منعقد ہوتا رہا اور اب مزید وسعت کے ساتھ رچمنڈ، ورجینیا کے کنونشن سنٹر میں ہو رہا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ اس جلسہ کو ہر جہت سے وسعت ہوئی اور ہوتی چلی جارہی ہے ۔ 1994ء کے اس جلسہ سالانہ میں خاکسار کی ملاقات پیارے آقا سے بھی ہوئی۔ ابھی کچھ ماہ قبل ہی میری تقرری بطور مبلغ انچارج برازیل میں ہوئی تھی چنانچہ حضورؒ نے فرمایا کہ برازیل میں تبلیغ کے لئے بہت سے مسائل کا سامنا ہوگا اس لئے ہمت کے ساتھ کام کرو۔ خاکسار نے عملی میدان میں ہمیشہ حضورؒ کے اس مشاہدہ کی صداقت کو محسوس کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان مشکلات کا مقابلہ کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے اور جماعت کی تبلیغ کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کا ایک فائدہ جماعت کے ممبران کا آپس میں تعارف بھی بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ امریکہ کے جلسوں کے مواقع پر میرے لئے یہ امر ازدیاد ایمان کا باعث بنتا رہا کہ ہر جلسہ میں حلقۂ احباب وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا اور بیشمار رشتہ داروں اور پرانے دوستوں سے ملاقات ہوتی رہی اور یہ ایسا تجربہ ہے جس کی جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والا ہر فرد گواہی دے سکتا ہے۔ ہیرس برگ کے ایک جلسہ سالانہ کا واقعہ ہے کہ خاکسار کا قیام ایک ہوٹل میں تھا ایک روز وہاں سے جلسہ گاہ جانے کے لئے ایک رضاکار نوجوان مجھے لینے آئے۔ رستہ میں جب ان سے تعارف شروع ہوا اور خاکسار نے انہیں بتایا کہ میں برازیل سے آیا ہوں تو یہ نوجوان کہنے لگے کہ وہاں ہمارے بھی ایک عزیز ہیں جو مربی انچارج ہیں۔ میں نے کہا” وہ میں ہی ہوں“ یہ نوجوان خاکسار کے رشتہ داروں میں سے تھے اور ہمارا غائبانہ تعارف تو تھا لیکن کبھی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کی برکت اور اس حسنِ اتفاق سے ملاقات پر ہم دونوں ہی بہت محظوظ ہوئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں جلسہ سالانہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی اور اس تعلق میں برکتیں سمیٹنے کی توفیق دے اور ہمیں حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بناتا چلا جائے۔ آمین۔

محترم محمد اسمٰعیل مبشر صاحب، اٹلانٹا، جیارجیا سے لکھتے ہیں:

حضرت امام الزماں مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ

”میں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ احباب جو جلسہ سے واپس جانے والے ہیں انہوں نے جو مفید باتیں یہاں سنی ہیں ان کو قیمتی خزانہ کی طرح باندھ لیں۔“

جلسہ سالانہ کی برکات کے بیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

”سالانہ جلسہ خدا تعالیٰ کا نشان ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمارے سلسلہ کی ترقی کے سامانوں میں سے ایک سامان ہے جس کی ایک دلیل تو یہ ہے کہ جو غیر احمدی دوست جلسہ پر آتے ہیں ان میں سے اکثر بیعت کر کے ہی واپس جاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جلسہ سے کچھ ایسی برکات وابستہ ہیں کہ جو لوگ اسے دیکھتے ہیں وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔“

(فرمودہ 15 نومبر 1929ء خطبات محمود، جلد 12، صفحہ 195)

حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ سالانہ کی عظمت اور اسے معمولی نہ سمجھنے کی ہدایت کرتے ہوئے فرمایا:

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی“۔

(اشتہار 7/دسمبر 1892ء۔ مجموعۂ اشتہارات، جلد اوّل)

خاکسار کی پرورش ربوہ کے روحانی ماحول میں ہوئی، مبلغین سلسلہ کی ہمسائیگی میں بود و باش کی وجہ سے جلسہ سالانہ کا ادراک تو پہلے سے ہی تھا لہٰذا جلسہ سالانہ ربوہ 1978ء تا 1983ء دیکھنے اور سننے کے مواقع ملتے رہے۔ اور 2010ء میں قادیان دارالامان میں جلسہ سالانہ دیکھنے اور سننے کی برکات سے بھی مستفید ہوا، الحمدللہ۔

پھر جنوری 2016ء میں سری لنکا کولمبو کا جلسہ سالانہ دیکھنے کا موقع ملا۔ اکتوبر 2016ء میں امریکہ ہجرت ہوئی اور ویسٹ کوسٹ کے جلسہ میں شرکت کی اور وہ پرانے روح پرور نظارے جو کبھی ربوہ، قادیان اور سری لنکا میں دیکھا کرتے تھے دوبارہ میسر آنا شروع ہو گئے۔ 2017ء میں خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ امریکہ کے مرکزی جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق ملی۔ جلسہ سالانہ کی اغراض و مقاصد کو ذہن نشین رکھتے ہوئے ساری برکات کو غیر معمولی طور پر پورا ہوتے ہوئے دیکھا۔ ٹرانسپورٹیشن سے لے کر رہائش گاہ اور رہائش گاہ سے جلسہ گاہ تک کے سفر بہت زیادہ پرکشش نظارے دکھاتے ہوئے گزر رہے تھے اور لحہ لحہ آنحضور ﷺ اور آپؐ کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعودؑ اور خلافتِ حقہ اسلامیہ احمدیہ کی صداقت کے نشان لپک لپک کر کہہ رہے تھے کہ یہی وہ مسیح آخرالزماں ہے جس پہ آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے سلام بھیجا ہے۔

مہمانان جلسہ سالانہ کی غیر معمولی خاطر تواضع کرتے ہوئے خدام کی آنکھوں سے محبت ٹپک رہی ہوتی تھی۔ ہفتہ اور اتوار کو نماز تہجد کا باجماعت ادا کرنا ایک روح پرور نظارہ ہوتا تھا۔ جلسہ سالانہ کے پروگرام کے مطابق اجلاسات کا انعقاد بہت دلچسپی کا باعث ہوتا اور خصوصی دعاؤں کے مواقع میسر آتے۔ نمازوں کی باجماعت ادائیگی اپنے اندر غیر معمولی جوش و جذبات سموئے ہوئے ہوتی۔ اس جلسہ سالانہ کو اس وقت چار چاند لگ جاتے ہیں جب خلافت حقہ اسلامیہ کے جانشین بنفسِ نفیس اس پر رونق اجتماع میں شامل ہوتے اور غلامان کو حقیقی تسکین کے مواقع میسر آتے۔ الحمدللہ۔

جلسہ سالانہ کے دو روز کے بعد جوں جوں اختتامی مراحل قریب آرہے ہوتے تو اپنے پیاروں سے جدا ہونے کا غم محسوس ہونے لگتا مگر اس تسلی پر کہ ’ان شاء اللہ اگلے سال پھر ملیں گے‘ کے جذبات سے وقتی غم خوشی سے بدل جاتا۔ بہرحال جلسہ سالانہ امریکہ میں شمولیت اپنے اندر کئی پہلو سموئے ہوئے ہے اور درجہ بدرجہ ترقی ایمان کا ذریعہ ثابت ہو کر ہمیں خدا کے قریب جانے کے مواقع میسر فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان برکات کا وارث بنائے جن کی بابت حضرت مسیح موعودؑ نے دعائیں فرمائی تھیں۔ آمین ثم آمین۔

مکرم مسعود اشرف۔ فچ برگ، ماساچیوسٹ سے لکھتے ہیں:

الحمدللہ، خاکسار کو قریباً چالیس برس سے امریکہ میں قیام کی سعادت حاصل ہے۔ اس سے قبل، میرا بچپن اور نوجوانی کا ابتدائی دور، قریباً سترہ سال، جماعتی مرکز ربوہ میں گزرا۔ ربوہ کے جلسے ہماری روحانی زندگی کا ایک لازمی حصہ تھے، لیکن جب وہاں جلسوں پر پابندی عائد کر دی گئی، تو بیرونِ ملک ہونے والے جلسے، خصوصاً امریکہ کے جلسے، ہمارے لیے غیر معمولی اہمیت اختیار کر گئے۔

ان جلسوں سے وابستہ بے شمار یادیں ہیں، لیکن بعض مواقع ایسے تھے جنہیں خلیفۂ وقت کی شرکت نے ناقابلِ فراموش بنا دیا۔ ان جلسوں میں اگرچہ حاضری ربوہ کے مقابلہ میں بہت کم ہوتی تھی تاہم وہی روحانی فضا محسوس ہوتی جو ربوہ کے جلسوں

کی پہچان ہوا کرتی تھی۔ ان جلسوں کے لیے مختلف جگہیں کرائے پر لی جاتی رہیں یہاں تک کہ 1994ء میں جلسہ مسجد بیت الرحمٰن میں منعقد ہوا۔ یہ ایک تاریخی موقع تھا، کیونکہ اس جلسے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بنفسِ نفیس شریک ہوئے۔ اسی دوران مسلم ٹی وی احمدیہ (MTA) کا آغاز بھی ہوا، جو جماعت کی تاریخ میں ایک نئے دور کی نوید تھا۔

اس کے بعد چند سال تک جلسے بیت الرحمٰن میں ہی منعقد ہوتے رہے۔ امریکہ میں جماعت کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے جلسہ میں بھی حاضرین کی تعداد دو تین ہزار ہی ہوتی تھی لیکن ان کا ایک منفرد پہلو یہ تھا کہ متعدد بار ان جلسوں میں خلیفۂ وقت کی شرکت سے خلافت کی قربت کا بھرپور موقع میسر آتا۔ ہمیں نمازوں میں خلیفۂ وقت کی اقتدا کی سعادت حاصل ہوتی اور احبابِ جماعت کے ساتھ ایک گہرا اور ذاتی تعلق قائم کرنے کا موقع ملتا۔

الحمدللہ، آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ امریکہ بہت ترقی کر چکی ہے اور اس کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہو چکا ہے۔ اب جلسے وسیع پیمانے پر منعقد ہوتے ہیں، لیکن ان ابتدائی جلسوں کی سادگی، قربت، اور روحانی کیفیت ہمیشہ دل میں ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ وہ لمحات آج بھی یاد آتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے دوران کئی ایسی متاثر کن شخصیات سے ملاقات ہوئی جنہوں نے نہایت صبر، عاجزی اور اعلیٰ اخلاق کا عملی نمونہ پیش کیا۔ بعض احباب ایسے بھی دیکھنے میں آئے جو دنیاوی لحاظ سے نہایت بااثر اور ممتاز حیثیت رکھتے تھے، لیکن جلسہ کے نظم و ضبط کی پاسداری میں وہ دوسروں کے شانہ بشانہ قطار میں کھڑے ہوتے، سیکیورٹی چیک بھی بلا کسی تردد کے کرواتے اور کھانے کے لیے بھی باری کا انتظار کرتے۔ ان کے چہرے پر نہ کوئی تکبر ہوتا اور نہ ہی کوئی بے چینی۔ ان کی یہ عاجزانہ روش نہ صرف ایک مثالی جماعتی رویے کا مظہر تھی بلکہ یہ ہمیں یاد دلاتی ہے کہ خلافت کے سائے میں سب برابر ہیں، اور اصل شرف تقویٰ اور خدمتِ دین میں ہے۔

ایسا ہی ایک منظر خاکسار نے دیکھا، جو ہمیشہ دل میں نقش رہے گا۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب (مرحوم)، جو جماعت کے ایک ممتاز بزرگ عالمِ دین تھے نیز ایک عرصہ امیر و مشنری انچارج جماعت امریکہ کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے تھے، مسجد بیت الرحمٰن کے دروازے پر عام لوگوں کی قطار میں کھڑے ہو کر داخل ہو رہے تھے۔ کچھ نوجوان رضاکار وہاں پہرہ دے رہے تھے اور شاید اُنہوں نے شیخ صاحب کو پہچانا نہیں تھا۔ چنانچہ انہوں نے باقاعدہ شیخ صاحب کی تلاشی لی۔ لیکن شیخ صاحب کے چہرے پر نہ کوئی ناگواری تھی، نہ کوئی ناپسندیدگی، بلکہ ماتھے پر تلخی کی ذرّہ برابر بھی جھلک نظر نہ آئی۔ اُن کا یہ طرزِ عمل ہمارے لیے ایک عظیم سبق تھا—کہ حقیقی بڑائی عہدے یا مرتبے میں نہیں، بلکہ عاجزی، انکساری اور خلافت کی اطاعت میں ہے۔

بعد ازاں، ایک طویل عرصے تک جلسے ہیرس برگ میں منعقد ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو ان تمام جلسوں میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ بعض مواقع پر جلسہ کینیڈا اور جلسہ امریکہ کی تاریخیں ایک دوسرے سے متصادم ہوتی تھیں، لیکن چونکہ امریکہ میرا وطن تھا، اس لیے میں نے ہمیشہ اپنے ملک کے جلسے میں شرکت کو ترجیح دی۔

یہ جلسے نہ صرف ایمان کو تازگی بخشنے کا ذریعہ ہوتے ہیں بلکہ خلافت سے وابستگی اور جماعتی اخوت کو مزید مضبوط کرنے کا بھی باعث بنتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ خلافت سے جڑے رہنے اور جلسوں کی برکات سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرم ڈاکٹر ادریس منیر، جو پاٹاون، میری لینڈ سے لکھتے ہیں:

حضرت مسیح موعودؑ کا جاری کردہ یہ جلسہ سالانہ انتہائی بابرکت اجتماع ہے۔ چونکہ ہمارا بچپن ربوہ میں گزرا، ہم شروع سے ہی اس سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ رشتہ داروں، دوستوں کی رونق، غیر ممالک سے احمدیوں کی آمد ایک عجیب سماں اور ماحول پیدا کرتی تھی تین دن جلسہ کی گہما گہمی ختم ہوتے ہی جہاں دل اداس ہونا شروع ہو جاتے وہاں اگلے سال کے جلسہ کا انتظار شروع ہو جاتا۔ یہ جلسہ تربیت کا ایک خاص پہلو اپنے اندر رکھتا ہے مہمانوں سے ملنا، لنگر کی ڈیوٹیاں اور مختلف موضوعات پر تقاریر انسان کی حالت بدل دیتی تھیں۔ ہماری تربیت میں ان سب کا بہت ہاتھ ہے۔

مکرم سید فرخ احمد اٹلانٹا، جیارجیا سے تحریر کرتے ہیں:

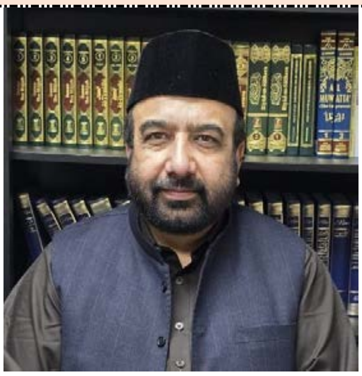

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس جلسہ کی بنیاد 1891ء میں رکھی اس کی شاخیں اب دنیا کے دور دراز کے ممالک تک پھیل چکی ہیں دنیا کے مختلف ممالک میں ہر سال باقاعدگی سے جلسہ سالانہ کا انعقاد کیا جاتا ہے اس میں مختلف اقوام اور ملکوں سے لاکھوں کی تعداد میں افراد جماعت شامل ہوتے ہیں۔

خاکسار نے بچپن میں ہی جلسہ کے دنوں میں اپنے گھر میں مہمانوں کی آمد دیکھی ہے اور بچپن سے ہی کانوں میں جلسہ سالانہ کے الفاظ سننے کو ملتے رہے ہیں۔

خاکسار کو جلسہ سالانہ ربوہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوتی رہی جس کی تیاری سارا سال جاری رہتی مہمانوں کے لئے اضافی لحاف اور بستر تیار کئے جاتے۔ لنگر خانہ میں ڈیوٹی دینے کا اپنا ہی لطف تھا اس وقت ہم اطفال میں تھے گھر میں ٹھہرے ہوئے مہمانوں کے لئے صبح جاکر لمبی لائنوں میں لگ کر گرم گرم کھانا لانا اور یہ ڈیوٹی ہم سب بچے بہت شوق سے دیا کرتے تھے اسی طرح رشتہ داروں کا بھی انتظار رہتا تھا جو باہر کے ممالک اور پاکستان بھر سے جلسہ سالانہ کی برکات سمیٹنے کے لئے تشریف لاتے۔ جلسہ گاہ کا ماحول اس قدر روح پرور ہوتا تھا وہ نظارے ابھی تک یاد ہیں پھر یہی ماحول 22 سال بعد قادیان کے جلسہ میں شامل ہو کر ملا۔ اسی طرح کئی سال تک جلسہ سالانہ قادیان کے علاوہ برطانیہ جرمنی اور کینیڈا کے جلسہ سالانہ اور اب 11 سال سے جلسہ سالانہ امریکہ میں بھی شرکت کرنے کا موقع مل رہا ہے جہاں پر جلسہ سالانہ کی برکات سمیٹنے کے ساتھ خاص طور پر مشاعرہ سننے کا اپنا ہی مزہ ہے جو باقاعدگی سے منعقد ہوتا ہے جس کا دوسرے ممالک کے جلسوں میں شاذونادر ہی انتظام ہوتا ہے۔

اسی طرح جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق بھی مل رہی ہے۔ خاکسار نے ہر جلسے میں ایک قدر مشترک دیکھی اور وہ ہر احمدی کا خلیفہ وقت کے ساتھ غیر معمولی پیار، احترام اور محبت کا اظہار ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جلسہ کے شاملین کے لئے کی گئی دعائیں ہم سب کے حق میں قبول فرمائے۔ آمین۔

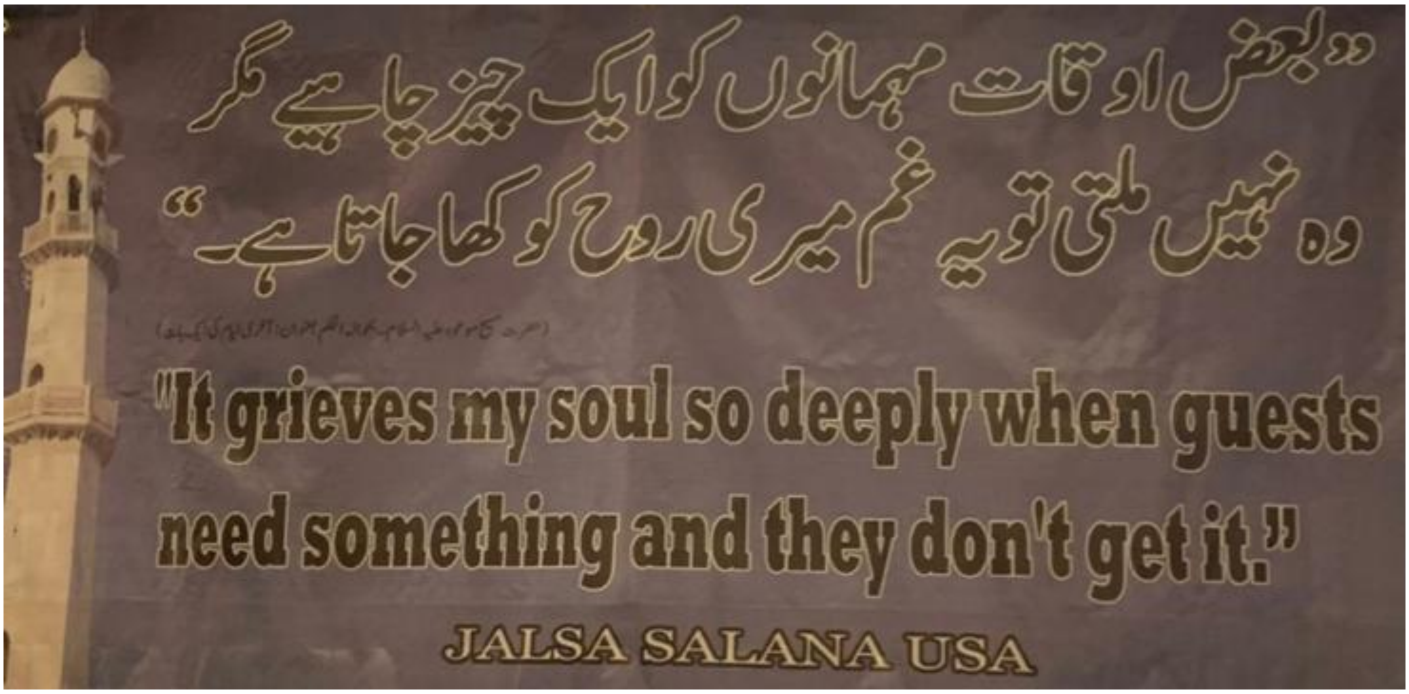

(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، بحوالہ الحکم بعنوان آخری ایام کی ایک بات)

مہدی کازمانہ

طاہرہ مسعود

ہے فضلِ خدا مہدیٔ دَوراں کازمانہ
حکمت کا ملا دنیا کو گم گشتہ خزانہ

ہر سال جو آتا ہے یہ جلسہ سالانہ
ہم کو ہے اسی فضل کا اب شکر منانا

سو سال ہوئے دنیا نے مہدی کو ہے پایا
محروم ہے وہ جس نے نہیں اس کو ہے مانا

جلسے پہ جو آتے ہیں بھرتے ہیں وہ جھولی
اللہ کے فضلوں کا وہ پاتے ہیں خزانہ

صد شکر کہ ہر سال خدا دیتا ہے موقع
جس میں ہے ہمیں اللہ کی خوشنودی کو پانا

اے مالک و محبوب مرے پیارے خدایا
تجھ سے ہی ہر اِک آس ہے اے میرے یگانہ

دے ہم کو یہ توفیق چلیں تیری رضاپر
ہم ڈھونڈیں تجھے پانے کا ہر وقت بہانہ

مہدیؑ کی جماعت ہے نبیؐ کی ہے یہ پیاری
اس کو تُو ہر اک ظلم کے پنجے سے بچانا

بھیجا تھا سلام اس کو ترے پیارے نبیؐ نے
بس اس کے ہی صدقے میں تو مہدیؑ کو ہے مانا

یہ جلسہ کہ ہے یاد ترے پیارے کی جَے کی
اس فتح کا ہے جشن تو ہر سال منانا

مہدیؑ کی سچائی کی کیا دوں میں مثال اور
سورج کو دِیا گویا کہ دن میں ہے دکھانا

یہ دن برکتوں کے۔ جلسہ سالانہ کے تاثرات

فوزیہ منصور

امریکہ میں گرمیوں کی چھٹیاں شروع ہوتے ہی لوگ سیروں کے پروگرام بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ کچھ پہاڑوں کا رخ کرتے ہیں اور کچھ سمندر کنارے وقت گزارنے کا۔ لیکن زیادہ تر احمدیوں کے پروگرام جلسے اور اجتماعوں کے ارد گرد گھومتے ہیں۔ سیریں بھی ہوتی ہیں لیکن جلسے کے لئے خاص وقت نکالا جاتا ہے۔ جلسہ سالانہ ہمارے لئے دینی تربیت کے ساتھ ملنے ملانے اور نئے تعلقات بنانے کا بھی ایک موقع ہے۔

خاکسار نے امریکہ میں پہلا جلسہ 1997ء میں دیکھا تھا۔ اس وقت بیت الرحمٰن میں جلسے کا اہتمام ہوتا تھا۔ اس جلسے کی رونق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت موجودگی تھی۔ اس سے پہلے جلسوں کی جو یادیں میرے پاس محفوظ تھیں وہ ربوہ کے جلسہ سالانہ کی تھیں۔ اس لحاظ سے جلسہ بہت مختلف لگا کہ تھوڑے سے لوگ ہیں اور کرسیوں پہ بیٹھ کر جلسہ سن لیا۔ لیکن جلسے کی روح وہی تھی اور خلیفۂ وقت کو دیکھنے اور ملنے کی تڑپ بھی چہروں سے عیاں تھی۔ میرے ساتھ چونکہ میری ایک سال کی بیٹی بھی تھی اس لئے زیادہ وقت بچوں کے ایریا میں گزرا۔ لیکن جلسے کے بعد حضور سے ملاقات کی سعادت بھی ملی۔ یوں تو خلیفۂ وقت کو ملنے کو ہر وقت ہی دل چاہتا ہے لیکن پاکستان سے آنے والے کچھ زیادہ ہی پیاسے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے جلسے کی برکت سے ملاقات کا موقع بھی فراہم کر دیا۔

اس جلسے کے بعد سے اللہ کے فضل سے قریباً ہر سال جلسہ میں شمولیت کی توفیق ملتی رہی ہے۔ ہمارے جلسوں کا معیار وقت گزرنے اور تجربہ حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بہتر ہوتا جا رہا ہے۔ ہر سال شاملین کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ پہلے بیت الرحمٰن میں لوگ پورے آجاتے تھے اور اب بڑی بڑی جگہیں بھی چھوٹی پڑتی جا رہی ہیں۔

جلسہ سالانہ کی آمد سے پہلے ڈیوٹیاں لگنے کا کام شروع ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر جماعتوں کے حساب سے ڈیوٹیاں تقسیم ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پہ ایک جماعت کو ضیافت مل گئی اور کسی کو نظم و ضبط یا صفائی کا کام مل گیا۔ سارے شعبے بہت محنت اور لگن سے کام کرتے ہیں۔ خاکسار کا کافی عرصہ سے شعبہ رشتہ ناتا کے ساتھ منسلک ہونے کی وجہ سے وہیں پر ہی وقت گزرتا ہے۔ اس بہانے بہت سے لوگوں سے شناسائی بھی ہو جاتی ہے۔

امریکہ کا جلسہ چونکہ کسی عمارت کی چار دیواری میں شہر کے اندر ہوتا ہے اس لئے رہائش بھی ارد گرد کے ہوٹلوں میں ہوتی ہے۔ کچھ لوگ کاروں پہ اور کچھ جہازوں کے ذریعہ جلسے میں شمولیت کے لئے آتے ہیں۔ جلسہ کی انتظامیہ کچھ دن پہلے جلسہ گاہ پہنچ کر جلسہ گاہ کو سجانا شروع کر دیتی ہے۔ جمعرات کی شام کو امیر صاحب جلسہ گاہ اور سارے انتظامات کا معائنہ کرتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز جمعہ کی سہ پہر کو ہوتا ہے۔ ہفتہ کا پورا دن لجنہ کو اپنا جلسہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ شاید صرف امریکہ میں ہی ہوتا ہے۔ لندن اور کینیڈا وغیرہ میں آدھا دن لجنہ کا ہوتا ہے۔ جلسے کے یہ تین دن بہت جلدی گزر جاتے ہیں اور جلسے سے واپسی پر تھکاوٹ تو ہوتی ہے مگر ایک اداسی کا احساس بھی ہوتا ہے۔

جلسہ سالانہ کا ذکر ضیافت کا ذکر کئے بغیر ادھورا ہے۔ جلسے میں ملنے والے آلو گوشت اور دال کا لوگ سارا سال انتظار کرتے ہیں۔ اور قلفی کھائے بغیر جلسے سے واپس آنا ناقابل قبول ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ پکوڑے، سموسے، چاٹ اور فالودہ بھی ملتا ہے۔ ہم سب زیادہ تر وقت اپنی ڈیوٹی پر گزارتے ہیں اس لئے آخری دن تھوڑے سے وقت کے لیے ان سب لذیذ چیزوں کا لطف اٹھاتے ہیں۔

ہمارے جلسوں کے انتظامات اور احمدیوں کے اخلاق غیر از جماعت لوگوں کو بھی بہت متاثر کرتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر عمومی طور پر لوگ اپنے لباس اور رکھ رکھاؤ کا بھی بہت خیال رکھتے ہیں۔ پچھلے سال خواتین کی طرف دو امریکی خواتین جو غسل خانوں کی صفائی کا کام کر رہی تھیں مجھے ملیں اور کہنے لگیں ہم آپ کے نظم و ضبط اور خوش اخلاقی سے بہت متاثر ہیں۔ ان میں سے ایک خاتون نے کہا کہ ہم نے تو سنا تھا کہ مسلمان عورتیں بہت زیادہ گھٹن کا شکار ہوتی ہیں۔ لیکن ہم تو آپ کی خوش لباسی اور مسکراتے چہرے دیکھ کر سوچ رہے ہیں کہ میڈیا نے اسلام کا کتنا غلط تاثر دیا ہے۔ آپ کے خوبصورت رنگ برنگے کپڑے دیکھ کر تو میرا بھی دل چاہتا ہے کہ میں اس کمیونٹی کا حصہ بن جاؤں۔

لباس کے ضمن میں ایک واقعہ یاد آگیا۔ 1998ء میں ہم نیویارک سے ڈیٹرائیٹ رہائش اختیار کرنے آئے تو اپنے ساتھ چند ضرورت کی چیزیں لے کر باقی سارا سامان

ٹرک میں رکھوا دیا۔ خیال تھا کہ چند دن میں ٹرک پہنچ جائے گا۔ لیکن وہ چند دن دو تین ہفتے بن گئے۔ اس دوران میں جلسے کے دن آ گئے۔ اب مسئلہ یہ تھا کہ گھر کے چند کپڑوں کے علاوہ ہمارے پاس مناسب کپڑے نہیں تھے اور جلسے پہ جانا بھی ضروری تھا۔ میرے شوہر نے بھی کچھ نئے کپڑے بازار سے لے لئے اور بچی کے لئے بھی نئے فراک میں نے خرید لئے۔ مجھے اپنے لئے شلوار قمیض کی ہی عادت تھی اور ڈیٹرائیٹ میں تو اس وقت شائد ایسی کوئی دکان نہ تھی اور ہم بھی شہر میں نئے تھے اس لئے زیادہ معلومات بھی نہیں تھیں۔ خیر میں نے وہی دو تین جوڑے جو کئی ہفتے سے بار بار دھو کر پہن رہی تھی ساتھ رکھے اور سوچا کپڑوں کی وجہ سے جلسہ تو نہیں رہنا چاہئے۔ شدید گرمی کا موسم تھا۔ پہلا دن تو برقع میں ہی گزار لیا اور برقع بھی ایک ہی تھا۔ دوسرے دن میں فکر میں تھی کہ ابھی ایک اور دن ہے۔ کپڑے دھلنے کا بھی کوئی انتظام نہیں تھا۔ جلسے میں وقفے کے دوران میری امی کی ایک دوست ملیں اور مجھے ایک لفافہ تھما دیا۔ کہنے لگیں میں پاکستان گئی تھی تو آپ کی امی نے یہ سوٹ آپ کے لئے دیا تھا۔ جلسے پہ آتے ہوئے میں نے ساتھ رکھ لیا کہ اگر ملاقات ہوئی تو آپ کی امانت آپ تک پہنچا دوں گی۔ اس وقت اس ایک جوڑے کے ملنے کی جو خوشی ہوئی وہ میں آج تک نہیں بھولی۔ جلسے کی برکت تھی کہ خدا تعالیٰ نے اتنے مجمعے میں ان خاتون سے ملوا دیا (یاد رہے کہ اس وقت موبائل فون نہیں تھے کہ کہیں پر بھی رابطہ ہو سکے) اور وقت پر میری چیز مجھے مل گئی۔ الحمدللہ۔

جلسہ سالانہ اپنے شاملین کو ہر طرح کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ کچھ ملنے ملانے اور نئے رشتے جوڑنے کے لئے جلسے پہ آتے ہیں۔ کچھ اپنے دینی علم میں اضافہ کرنے اور جماعت کی خدمت کے جذبہ کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہر ایک کی تیاری بھی مختلف ہوتی ہے۔ چھوٹے بچوں والوں کے لئے زیادہ جہاد ہوتا ہے اس لئے کہ بچوں کی نیند اور کھانے کے اوقات ویسے نہیں رہتے۔ بعض اوقات مائیں کافی تھکی ہوئی بھی نظر آتی ہیں۔ جب ہمارے بچے چھوٹے تھے تو ہر بار واپسی پر یہی خیال ہوتا تھا کہ بچے ذرا بڑے ہو جائیں گے تو جلسہ پہ جاؤں گی لیکن ہر سال جیسے ہی جلسے کے دن آتے تو پھر پروگرام بن جاتا۔ اس کا فائدہ یہ ہؤا کہ بچوں کے دل میں بھی جلسے کی اہمیت اور محبت پیدا ہو گئی اور اب ہم سے پہلے وہ اپنی ڈیوٹی کا ذکر کرتے اور پروگرام بناتے ہیں۔

خاکسار نے کچھ خواتین سے جلسہ سالانہ امریکہ کے بارے میں ان کے خیالات کا اظہار کرنے کی درخواست کی۔ اس ضمن میں ایک نوجوان لجنہ ممبر نے، جو کہ حال ہی میں پاکستان سے امریکہ آئی ہیں، اور انہوں نے پہلی بار کوئی جلسہ دیکھا ہے، اپنے جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

مکرمہ فیروزہ۔ ڈیٹرائٹ

میرا نام فیروزہ ہے۔ میں ربوہ پاکستان سے تعلق رکھتی ہوں۔ وہاں اب جلسے نہیں ہوتے۔ جلسوں کے بارے میں سن سن کر بہت خواہش تھی کہ کاش ہم بھی جلسے میں شامل ہو سکتے۔ یہ خواہش اس طرح پوری ہوئی کہ میرا امریکہ آنا ہو گیا مجھے پچھلے سال جلسہ سالانہ امریکہ میں شامل ہو کر بہت خوشی ہوئی۔ بہت خوبصورت انتظام تھا۔ میرے ساتھ میری ایک غیر از جماعت دوست Jeniffer جینیفر بھی گئی تھی۔ وہ بھی بہت خوش تھی۔ میرے لئے یہ منظر بہت نیا تھا۔ پہلے صرف سنا تھا اب دیکھ رہی تھی۔ یہاں مجھے یہ خیال بھی آیا کہ وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہوں گے جو قادیان کے جلسوں میں شامل ہوتے ہوں گے۔ دعا ہے کہ ربوہ میں بھی پہلے سے بڑھ کے شان کے ساتھ جلسے منعقد ہوں وہاں لوگ بہت ترسے ہوئے ہیں۔ جلسے کا ہر منظر دلفریب تھا سب بہت ملنے جلنے والے اور خوش مزاج تھے۔

مجھے اور میری دوست کو جماعت کی طرف سے ہوٹل میں ٹھہرایا گیا۔ ہمارے سفر کا انتظام بھی جماعت نے ہی کیا تھا۔ ہم دونوں کو ایک آنٹی اپنے ساتھ ڈیٹرائیٹ سے ورجینیا لے کر گئیں۔ ہوٹل سے جلسہ گاہ جانے کے لئے ٹرانسپورٹ کا انتظام بھی جماعت کی طرف سے تھا۔ بہت خوبصورت منظر تھا۔ میں نے اور میری دوست نے ڈیوٹی بھی دی میری دوست بہت متاثر تھی۔ دور دور سے اور مختلف ملکوں سے لوگ آئے ہوئے تھے مگر سب کے جذبات سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ ہم سب ایک ہیں۔ میرا ڈیوٹی دیتے ہوئے کئی لوگوں سے ملنا ہؤا۔ میں یہ تجربہ کبھی بھی نہ بھول پاؤں گی۔ جینیفر بھی پوچھتی ہے کہ وہ دوبارہ کب جا سکے گی۔

مکرمہ مونا فاروق۔ نیویارک

الحمدللہ! جلسہ سالانہ امریکہ ہمیشہ میرے لیے روحانی تازگی، ایمان کی تقویت اور قربِ الٰہی کا وسیلہ رہا ہے۔ جب بھی یہ مبارک ایّام قریب آتے ہیں، دل ایک انوکھی کیفیت سے لبریز ہو جاتا ہے—جیسے روح کو کسی بُلند تر فضا میں پرواز کی اجازت مل گئی ہو۔

یہ صرف چند دنوں کا اجتماع نہیں، بلکہ دلوں کے بدلنے اور زندگی کی سمت درست کرنے کا ایک غیر معمولی تجربہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے متعدد بار اس بابرکت جلسے میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ ہر سال کی کوئی نہ کوئی یاد آج بھی دل کے کسی گوشے میں جگمگا رہی ہے۔

ایسی بہت سی یادوں اور دعاؤں کی قبولیت کے وہ نظارے، جو جلسہ گاہ کی فضا میں قدم قدم پر نظر آتے ہیں، انسان کو یاد دلاتے ہیں کہ یہ سفر محض زمینی نہیں بلکہ آسمانی

ہوتا ہے۔ ایسے ہی متعدد یادگار مواقع میں ایک لمحہ وہ بھی ہے، جب ہم ہیرس برگ کی طرف جلسے کے لیے روانہ تھے اور گاڑی نے اچانک ساتھ چھوڑ دیا۔ راستہ سنسان، سخت گرمی اور دل میں یہ خوف کہ کہیں جمعہ کی نماز ہم سے نہ چھوٹ جائے۔ ٹرپل اے کو اطلاع دے دی گئی، لیکن اُن کے پہنچنے میں وقت لگنا تھا۔ ایسے میں یکایک ایک بڑی وین ہمارے پاس آ کر رکی۔ صرف ایک صاحب گاڑی میں سوار تھے، جنہوں نے شیشہ نیچے کر کے ازراہِ شفقت پوچھا:

جلسے پر جا رہے ہیں؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں!

تو بولے: میری گاڑی حاضر ہے۔ تشریف لائیے!

ہم نے اللہ کا نام لے کر اپنی گاڑی وہیں چھوڑی، اور اُن کے ساتھ روانہ ہو گئے۔

یوں اللہ تعالیٰ نے ایک ممکنہ پریشانی کو لمحوں میں رحمت سے بدل دیا اور ہم بروقت جلسہ گاہ پہنچ کر جمعہ کی نماز میں شامل ہو گئے۔ یہ لمحے وہی ہوتے ہیں جو دل کی دیواروں پر ہمیشہ کے لیے نقش ہو جاتے ہیں۔

جلسے کی یادوں میں ایک اور واقعہ کچھ ہلکی پھلکی مسکراہٹ لے کر آیا—ایک ایسا لمحہ جو ہر بار یاد کر کے ہنسی آ ہی جاتی ہے۔

جلسے کے اختتام کے اگلے روز میں اور میری نند بچوں کو قریبی مال لے گئے۔ وہ سب قریب کھڑے خوش گپیوں اور کھیل کود میں مصروف تھے۔

اچانک، نعرہ بلند ہوا: نعرۂ تکبیر! اللہ اکبر!

مال کے شور کے باوجود نعرے کی آواز اس قدر بلند اور پرجوش تھی کہ دور دور تک سنائی دی۔ لوگ رُک گئے، چہروں پر ہوائیاں، آنکھوں میں حیرت، کچھ چہروں پر تو صاف دہشت دکھائی دی۔ چند لمحوں بعد جب یہ واضح ہوا کہ نعرے لگانے والے چھوٹے بچے ہیں، تو لوگ آگے بڑھ گئے—لیکن مڑ مڑ کر بچوں کو دیکھتے ضرور رہے۔

واپسی پر ہم نے اس واقعے کو ہنسی کا عنوان بنالیا، مگر بچوں کو اب بھی یہ بات سمجھ نہ آئی کہ جلسے پر تو یہ نعرے روح کو تروتازہ کرتے ہیں، یہاں لوگ گھبرا کیوں گئے؟

یہی جلسے کا حسن ہے—وہ ہمیں ہنسنے کے لمحے بھی دیتا ہے، اور دعا کے عجائب مناظر بھی۔ روح کو بیدار کرنے والی مجالس کے ساتھ، دلوں کو جوڑنے والے ایسے لمحے جو زندگی بھر کا سرمایہ بن جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ ایسے بابرکت اجتماعات میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ جلسے ہمارے لیے فقط تین دن نہیں، بلکہ ایمان، اتحاد، اخلاص اور محبت کی تجدید کا سامان بنے رہیں۔ آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ میں دیگر امور کے علاوہ جلسہ سالانہ پر جانے کے لئے ایسے زوردار الفاظ میں تحریک فرمائی کہ جس سے احباب جماعت کے دلوں میں جلسہ سالانہ پر جانے کا جوش پیدا ہوا اور کافی دوست جلسہ سالانہ پر گئے۔ (ذیل میں مکرم مولانا بشیر رفیق کے نانا مکرم محمد الیاس کا ذکر ہے)۔

آپ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

محمد الیاس کو چند اہم امور درپیش تھے۔ بہت دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیری دعا قبول ہو گی مگر تین شرطوں کے ساتھ۔ پہلی یہ کہ تم بیس ہزار احمدیوں کو بلاؤ اور تین دن کی ان کی دعوت کرو، رہائش کا انتظام کرو۔ دوسری یہ کہ صحابہ کرام کو بلاؤ، وہ بھی آئیں۔ اور تیسری یہ کہ خلیفہ وقت کو بھی بلاؤ اور ان سب سے عرض کرو کہ تمہارے لیے رو رو کر دعا کریں۔ میں نے اپنے خدا سے عرض کی میری حقیر حیثیت کو تُو خوب جانتا ہے۔ میں تو تین آدمیوں کو تین دن بھی کھانا نہیں دے سکتا اور نہ رہائش کا انتظام کر سکتا ہوں۔ پھر میری حیثیت کیا ہے کہ میں بیس ہزار احمدیوں کو بلاؤں۔ جواب میں لوگ کہیں گے ہمیں فرصت نہیں۔ پھر صحابہ کرام اور خلیفۂ وقت کی خدمت میں کیسے عرض کروں کہ میرے یہ اہم کام ہیں؟ آپ ان امور کی انجام دہی کے لیے رو رو کر خدا سے میرے لیے دعا کریں۔ ممکن ہے جن امور کو میں اہم سمجھتا ہوں وہ ان کو کوئی اہمیت نہ دیتے ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور بہت رویا کہ اے اللہ! یہ شرائط بہت سخت ہیں... یہ شرائط میری وسعت سے باہر ہیں، مجھ پر رحم فرما۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محمد الیاس! یہ سب انتظام میں نے تمہارے لیے کر دیا ہے۔ تم قادیان جلسہ سالانہ پر جاؤ۔ وہاں بیس ہزار احمدی بھی آئیں گے۔ صحابہ کرام بھی آئیں گے، خلیفۂ وقت بھی موجود ہو گا۔ ان کی خوراک اور رہائش کا انتظام بھی میں کروں گا۔ جلسہ سالانہ کی افتتاحی اور اختتامی دعا میں جب جلسہ سالانہ کے تمام احباب مع خلیفۂ وقت روئیں گے، تم بھی رونا اور اپنا مدعا پیش کرنا، میں قبول کروں گا۔ پھر آپ نے فرمایا: میں احباب جماعت سے پوچھتا ہوں۔ کیا یہ سودا مہنگا ہے؟ کیا تم لوگوں کی کوئی ضروریات نہیں ہیں اور تم ہر چیز سے بے نیاز ہو؟ اٹھو اور جلسہ سالانہ پر جانے کی تیاری کرو کہ یہ وقت پھر ایک سال بعد ہاتھ آئے گا۔ کس کو پتا اس وقت کون زندہ ہو گا؟ ایسے سنہری موقع کو اپنے ہاتھ سے گنوانا کہاں کی عقلمندی ہے؟

(”حیات الیاس“ صفحہ 87-85) (بحوالہ جلسہ سالانہ کی اہمیت اغراض و مقاصد اور برکات۔ https://www.alfazl.com/2023/07/24/52033/)

جلسہ سالانہ امریکہ اور مالا کی مجالسِ سخن

ناصر جمیل

سلطان القلم جماعت نے جہاں اُردو ادب کو نامور ادیبوں اور شاعروں سے مالا مال کیا، وہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفائے احمدیت اور صحابہ کرامؓ کے پاکیزہ اور بلند پایہ کلام نے جماعت احمدیہ کے افراد میں شعر وادب کا نہایت نفیس اور اعلیٰ ذوق پیدا کیا۔ قیامِ پاکستان کے بعد ربوہ میں پروان چڑھنے والی نئی نسلوں نے اس چھوٹے سے قصبے میں ادب اور سخن کا ایک خوشگوار ماحول پایا۔ اطفال الاحمدیہ کے اجتماعات ہوں یا سکولوں کی مجالسِ ادب، بیت بازی، نظم خوانی اور مختلف موضوعات پر تقاریر وہاں کا معمول تھیں۔ والدین کی توجہ سے حضور علیہ السلام اور شعرائے احمدیت کا منتخب کلام ہمیں بچپن سے ہی ازبر ہوا کرتا تھا۔ اسی ماحول نے ہمارے ذوق کی تربیت کی۔ یہی وجہ ہے کہ جب ہجرت کر کے امریکہ آئے تو ادبی محفلوں اور ماحول کی کمی شدت سے محسوس ہونے لگی۔

امریکہ میں احمدی گھرانوں میں سادہ اور باوقار دعوتوں کا رواج عام ہے، جو بے تکلفی پیدا کرنے، متنوع موضوعات پر اظہارِ خیال کرنے اور آپس کی گفتگو کا موقع فراہم کرتی ہیں۔ اکثر یہ محفلیں گھومتے گھومتے احمدیوں کے مسائل اور ان سے جڑے موضوعات پر منتج ہوتی ہیں۔ ایسی ہی ایک محفل 2004ء کے موسمِ خزاں کے اوائل میں ایک احمدی ادب دوست کے گھر میں منعقد ہوئی، جس میں خلافِ معمول گفتگو کا رخ شعر وشاعری، شعرائے احمدیت اور ادب کی طرف مڑ گیا۔ وقت کا احساس تک نہ رہا۔ کئی معروف احمدی شعراء اور ان کا کلام زیر بحث رہا، اور محفل میں شامل کئی افراد کے لیے یہ ایک تربیتی نشست بن گئی۔ ان باذوق حاضرین میں ہمارے عزیز دوست مکرم فہیم یونس قریشی (موجودہ سیکرٹری تربیت ونائب امیر جماعت امریکہ) بھی شامل تھے۔ سب نے محفل سے خوب لطف اٹھایا۔

اس نشست کے بعد ذہن میں کئی خیالات نے جنم لیا۔ کیوں نہ اس قسم کی محفلیں، جو اکثر بے مقصد گفتگو میں ضائع ہو جاتی ہیں، خاص طور پر شعر وادب کے لیے وقف کی جائیں؟ اگلے ہی روز دفتر میں بیٹھے فہیم بھائی کی کال موصول ہوئی۔ معلوم ہوا کہ ان کے ذہن میں بھی وہی باتیں گردش کر رہی ہیں۔ یوں ایک ہی خیال پر متفق ہونے میں دیر نہ لگی، اور اسی گفتگو کے دوران ایک ادبی تنظیم کا خاکہ، اغراض ومقاصد سمیت، ترتیب پایا۔

ہم نے اس تنظیم کا نام مالا (MAALA. Mid-Atlantic Association for Literature Appreciation) تجویز کیا، جس پر فوری اتفاق ہوا۔ مالا کا بنیادی مقصد ہمیشہ ایک نجی اور محدود حلقے میں اپنے پسندیدہ شاعروں اور ادیبوں کی تخلیقات کی قدر وتحسین رہا ہے۔ تاہم خاکسار کی ایک دیرینہ خواہش تھی کہ جلسہ سالانہ امریکہ کے موقع پر ہفتہ کی شب ’ جب احباب کی مصروفیات نسبتاً کم ہوتی ہیں، ایک باقاعدہ ادبی محفل کا انعقاد کیا جائے، جیسا کہ ربوہ میں خاندانوں کے باہمی روابط اور گھریلو میل جول کے ذریعے ممکن ہوتا تھا۔

2004ء میں مالا کے قیام اور کچھ مخلص دوستوں کی حوصلہ افزائی اور عملی تعاون کی بنیاد پر ہم نے جلسہ سالانہ امریکہ 2006ء کے دوران ایک ادبی نشست کے انعقاد کا ارادہ کیا۔ اس محفل میں جماعت کے شعراء کے علاوہ میری لینڈ، ورجینیا اور واشنگٹن ڈی سی کے علاقے کے معروف غیر احمدی شعراء کو بھی مدعو کیا گیا۔

یوں جولائی 2006ء میں شینٹلی، ورجینیا میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ کے موقع پر ہم نے ’ہالی ڈے اِن‘ کے ایک میٹنگ روم میں ہفتہ کی شب اس پہلی نشست کا اہتمام کیا۔ اس نشست کی خاطر خواہ تشہیر بھی کی گئی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ 250 سے زائد خواتین وحضرات اور ایک درجن کے قریب شعراء نے شرکت کی اور ہماری اس کاوش کو سراہا۔ اس کے بعد سے مالا کی ’شامِ سخن‘ جلسہ سالانہ امریکہ کا مستقل حصہ بن گئی اور گزشتہ 20 برسوں سے یہ سلسلہ تسلسل سے جاری ہے۔

جن مخلص دوستوں نے اس تحریک میں ہمارا ساتھ دیا اور عملی تعاون پیش کیا، ان میں جناب صادق باجوہ مرحوم، عدنان احمد، اکرم ثاقب، اور ظفر خان کے نام سرفہرست ہیں اور ان محفلوں میں کلام سنانے اور داد پانے والے شعراء میں شامل ہیں۔

جناب صادق باجوہ مرحوم، ڈاکٹر پرویز پروازی مرحوم، پروفیسر مبارک احمد عابد، احمد مبارک، عبدالکریم قدسی مرحوم، بشارت جمیل مرحوم، مولانا مبشر احمد، اکرم محمود، عبدالشکور ٗہادی علی چودھری ، ڈاکٹر مہدی علی شہید، ظفر خان، اکرم ثاقب، ڈاکٹر آغا شاہد خان، سید محمود فہیم، نعیم لغمانی، ضیاء اللہ مبشر، خالد محمود، مرزا علی، مولانا افضل خان (کینیڈا)، کریم شریف، عبدالسلام جمیل، عارف ثاقب، مقصود منیب اور راقم الحروف ناصر جمیل۔

جبکہ جن غیر احمدی شعراء نے ہماری دعوت قبول کر کے محفلوں کو رونق بخشی، ان میں جناب باقر زیدی مرحوم، شکیل آزاد مرحوم، ڈاکٹر عبداللہ، کرامت گردیزی، نسیم فروغ، اسد حسن اور انجم گوہر کے اسمائے گرامی قابلِ ذکر ہیں۔

مالا کی مجلس سخن۔2019ء

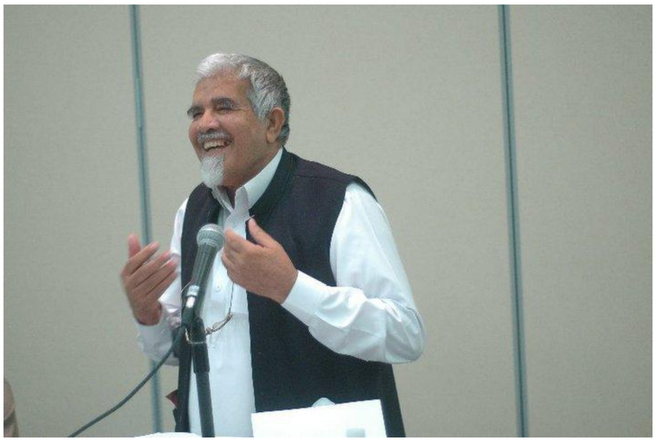

جلسہ سالانہ کی خوش گوار اور روحانی یادیں

منصور احمد قریشی

یہ خاکسار کی خوش قسمتی ہے کہ مختلف ممالک کے جلسہ ہائے سالانہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ ذہن پر زور دوں تو یادیں 1970ء کی دہائی میں لے جاتی ہیں۔ اُن دنوں ہم لوگ اسلام آباد میں رہتے تھے۔ میری عمر دس یا گیارہ سال ہو گی۔ مجھے بہت سارے احمدیوں کے ساتھ ایک بس میں بیٹھنا اور جلسہ پر جانا یاد ہے۔ سفر لمبا تھا اور تھکا دینے والا بھی تھا۔ جو بات ذہن میں ہمیشہ کے لئے موجود رہی ہے وہ نعرہ ہائے تکبیر تھے جو ربوہ پہنچنے والے اور اُن کا استقبال کرنے والے خوشی اور جوش و خروش میں لگا رہے ہوتے تھے۔

اُس کے بعد نانی جان کا گھر یاد آتا ہے۔ ربوہ کی رونق، لوگوں کی چہل پہل، چہروں پر گرم جوشی اور گلیوں محلوں میں چلنا پھرنا۔ اپنے کزن کے ساتھ لنگر خانے سے کھانا لانا، کسیر پر سونا، غسل خانے کے لئے انتظار کرنا، مونگ پھلی، مولیاں‘ مالٹے اور ہلکی دھوپ۔ یہ سب کچھ مل جُل کر جلسہ کی یادوں میں شامل ہے۔ ایک خوبصورت تاثر ذہن میں رہتا ہے۔ اس کے بعد ہم کراچی چلے گئے کراچی سے ریل گاڑی کے ذریعہ جلسے پر جاتے۔ ایک نیا لفظ بار بار سننے میں آیا ’بوگی‘ سب باتیں کرتے ایک بوگی فلاں شہر سے شامل ہو گی اور ایک بوگی فلاں سے۔ جلدی سمجھ گیا کہ بوگی کیا ہوتی ہے۔ امی جان کا کھانا باندھ کے ساتھ لے کر جانا اور ریل گاڑی میں دوسرے مسافروں سے مل جل کر مزے مزے سے کھانا۔ آج بھی یہ سب باتیں یاد کر کے بہت مزا آتا ہے۔

مسجد اقصیٰ اور اس کا باہر کا میدان اس وقت مسافت کے لحاظ سے میلوں کا فاصلہ معلوم ہوتا تھا۔ لوگوں کے بیٹھنے کے لئے لکڑی کے تختے لگے ہوئے ہوتے تھے۔ ایسے لگتا تھا جیسے کہ لوگوں کا سمندر ہے جو جلسہ سالانہ کی طرف بہا جا رہا ہے۔ تقریریں بہت لمبی لگتی تھیں لیکن آرام سے بیٹھے رہتے تھے یہی تربیت ہوتی کہ جلسہ غور سے سننا ہے۔ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی عدل و احسان اور ایتاءِ ذی القربیٰ کے موضوع پر تقریر کچھ کچھ یاد ہے۔ یہ بھی مجھے یاد ہے کہ مَیں مسجد اقصیٰ کے باہر بیٹھا ہؤا تھا اور شام ہو چکی تھی شدید سردی تھی لوگ تھے کہ بڑے غور سے حضورؒ کا خطاب سُن رہے ہیں گھنٹوں کھلے آسمان کے نیچے شدید سردی میں بیٹھے ہیں ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ ساری دنیا اس جلسہ گاہ میں موجود جلسہ سُن رہی ہے۔ یادوں میں ایک خوبصورت یاد یہ بھی ہے کہ شام کو بازار جانا مزے مزے کے کھانے کھانا خاص طور پر تلی ہوئی مزے دار مچھلی کبھی بھولتی نہیں۔ سب لوگ بہت ہی خوش گوار موڈ میں ہوتے ہر طرف سے السلام علیکم کی صدائیں آتیں۔ جلسے سے واپسی کا سفر اداس کر دیتا تھا ایسا لگتا تھا کہ ہم ایک چہل پہل والی روحانی دنیا سے کسی دوسری دُنیا میں جا رہے ہیں۔ پھر یہ روحانی رونقیں برکتیں ختم ہو گئیں اور ہمارا جلسہ پر جانا بھی ختم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا مَیں بھی اپنی پڑھائی میں مصروف ہو گیا۔

1992ء میں امریکہ آنا ہؤا۔ میری زندگی کا دوسرا دور شروع ہو گیا۔ کئی سالوں بعد ایک بار پھر جلسہ سالانہ میں جانے کا موقع ملا۔ لیکن یہ جلسہ میرے پچھلے جلسوں سے بہت مختلف تھا۔ میرے ذہن میں وہی لاکھوں کا مجمع اور شدید سردی کے دن آتے تھے۔ یہاں امریکہ میں لاکھوں کی جگہ ہزار لوگ‘ سردی کی جگہ سخت گرمی اور گھوڑے گاڑیوں کی جگہ چمچماتی کاروں نے لے لی اور بولنے میں بھی اب اردو کی جگہ انگلش نے لے لی تھی۔ ہاں ایک چیز ایسی تھی جو بالکل نہیں بدلی وہ تھی ایمان کی حرارت، خلافت سے محبت جو ہر جگہ موجود ہوتی ہے اور محسوس کی جا سکتی ہے۔

اس کے بعد ہر جلسہ میں شوق سے شامل ہؤا۔ چاہے وہ بیت الرحمٰن میں ہو یا ڈَلس (Dulles) یا واشنگٹن میں ہو یا ہیرس برگ میں ہو یا رچمنڈ ورجینیا میں ہو۔ گزرے سالوں کے ساتھ ساتھ شاملین کی تعداد میں بھی اضافہ اور انتظامات میں بھی بہتری ہوتی گئی۔ انتظامات کے ساتھ ساتھ مختلف مقررین اور تقاریر سے بھی استفادہ کا موقع ملا۔ جلسہ کی تیاری کے مختلف مراحل، شعبہ جات کے تحت انتظامات، جلسہ گاہ کے انتظامات، ضیافت مہمان نوازی، ہوٹلوں کے انتظام، سجاوٹ اور اعلانات آہستہ آہستہ سمجھ آئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے بغیر یہ سب احسن رنگ میں ہونا ممکن نہیں تھا۔

ایم ٹی اے کے انتظامات بھی کسی معجزے سے کم نہیں۔ تقاریر کی ریکارڈنگ سے

لے کر براہِ راست نشریات تک ترقی کا عمل جاری ہے۔ خاکسار کو کبھی کبھی براہِ راست ٹرانسمیشن میں میزبانی کی سعادت بھی ملی ہے۔ کیمرے کی آنکھ کے پیچھے جو منظم تیاریاں اور محنت ہوتی ہے اُس کا اندازہ لگانا بھی بہت مشکل ہے۔

جلسہ کا سٹیج بھی بہت خوبصورت بنا دیا گیا ہے جو الیکٹرانک آلات کو استعمال کر کے Digital بیک گراؤنڈ کے ساتھ ایک اور ہی دلکش نظارہ پیش کرتا ہے۔

اِس مختصر سے عرصے میں جلسہ کا معیار حاضری۔ انتظامات ان تمام کاموں میں ماشاءاللہ بہت زیادہ جوش و خروش میں مسلسل اضافہ ہوتے دیکھا ہے۔ وہ جلسے خاص مقام حاصل کر لیتے ہیں جن میں خلیفہ وقت کی بابرکت شمولیت ہوتی ہے۔ پھر نہ صرف امریکہ کے احمدیوں کی بڑی تعداد شامل ہوتی ہے بلکہ کینیڈا کے احمدی بھی جوق در جوق شامل ہوتے ہیں۔ خلیفہ وقت کی موجودگی سے جلسہ کا روحانی ماحول اور رونقیں دوبالا ہو جاتی ہیں۔

جلسوں کی کئی باتیں بھولتی نہیں۔ خاص طور پر وہ جلسے جن میں خلیفہ وقت بہ نفسِ نفیس موجود ہوتے ہیں مجھے یاد ہے ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ تشریف لائے تھے۔ انتظامیہ نے سیکورٹی کے لئے میٹل ڈیٹیکٹر کا انتظام کیا تھا۔ ایک وقت میں ایک آدمی ہی گزر سکتا تھا۔ لمبی قطاریں لگ گئیں۔ حضورؒ جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف لے آئے اور اُن کو اندازہ ہو گیا کہ لوگوں کے لئے اندر جانا مشکل ہے تو آپؒ نے فرمایا: کہ اتنی سختی نہیں ہونی چاہئے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں اور لوگوں کو اندر آنے دیں۔

ایک بار مجھے بیت الرحمٰن کے بیسمنٹ کے دروازے پر ڈیوٹی کا موقع ملا۔ اس وقت ملاقاتوں کا انتظام اتنا منظم نہیں تھا۔ لوگوں کا ہجوم جمع ہو گیا ہر کوئی خلیفہ رابعؒ سے ملاقات کا خواہشمند تھا۔ مجھ بچارے کی ذمہ داری اُن سب کو اندر جانے سے روکنا تھی۔ اُس دن جماعت کے بہت سے افراد کو میری موجودگی بہت ہی ناگوار گزر رہی تھی۔ اور میری اندر اندر سے جان نکلی ہوئی تھی۔ یہ سب پیاری یادیں ہیں۔

امریکہ میں فاصلے بہت ہیں لوگ جلسوں میں جہازوں میں اور لمبی لمبی ڈرائیو کر کے آتے ہیں۔ پھر اسی طرح جلسہ کے بعد جلدی جلدی سب کو واپس اپنی گاڑیوں میں روانہ ہونا ہوتا۔ راستہ میں ریسٹ ایریاز میں جگہ جگہ ہمارے اپنے ہی احمدیوں کی مانوس شکلیں نظر آتی ہیں۔ جو ہماری جلسہ کی یادگاروں میں ہمیشہ شامل رہتی ہیں۔

ایک چیز جو چند سالوں میں بہت تبدیلی لائی ہے وہ مختلف قسم کے سٹال ہیں۔ ایک مختصر سی نمائش بڑھتے بڑھتے اب ایک بڑی تصویری نمائش بن گئی ہے۔ اسی طرح مختلف شعبہ جات کے مختلف سٹال جلسہ کو مزید یادگار بنا دیتے ہیں۔ ذیلی تنظیموں کے سٹال بھی بہت منظم ہوتے ہیں۔ جلسہ کی ایک اہم خصوصیت اپنے جاننے پہچاننے والوں سے ملنا۔ ہر سال ملاقاتیں ہوتی ہیں۔ سال کے سال امریکہ بھر سے آئے ہوئے ہر رنگ و نسل کے لوگوں سے ملاقاتیں ہوتی ہیں۔ پُرانی یادیں تازہ ہوتی ہیں۔ یہ بھی جلسہ کا ایک اہم مقصد ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کو ہر سال بڑے اور جوان ہوتے ہوئے دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

اِن سالوں میں انگلینڈ کے جلسوں میں شمولیت کا بھی موقع ملا۔ خلیفہ وقت کی موجودگی اُن کی تقاریر اور اُن کی امامت میں نمازیں اور کبھی کبھی خوش قسمتی سے ملاقات کے مواقع بھی مل جاتے ہیں۔ اِس جلسہ کی ترقی باقی دنیا کے جلسوں کی نسبت بہت زیادہ ہے دیکھتے ہی دیکھتے ایک شہر آباد ہو جاتا ہے پھر یہاں ایک روحانی ماحول اور نور کی بارشیں انسان اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔

کینیڈا کے جلسہ کی اپنی رونق ہے۔ شاذ ہی کوئی احمدی ایسا ہو گا جس کا کوئی رشتہ دار کینیڈا میں نہ رہتا ہو۔ پیس ولیج میں ربوہ والا ماحول بڑی تعداد میں پیدل چل کر لوگ نمازیں پڑھنے جاتے ہیں۔ انٹرنیشنل سینٹر میں رش اور جماعت کا منظم انتظام ایک عام احمدی کے چند سالوں کے تجربہ سے یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ یہ سب خدائی نظام ہے اس کا بیج خدا کے نبی نے بویا تھا اور اب ہم اپنی آنکھوں سے اس درخت کو پنپتے اور پھلتے پھولتے دیکھ رہے ہیں۔ وہ چاہے ممالک مشرق میں ہو یا مغرب میں یا شمال ہو یا جنوب شاملین چند سو ہوں یا لاکھوں میں، نئے احمدی ہوں یا پیدائشی، سفر پیدل کریں یا جہازوں میں جلسہ کی برکات سے سب فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ خوشی کی بات ہے کہ مختلف ممالک میں پیدا ہونے والے بچے بھی اسی طرح جلسہ کے نظام سے منسلک ہیں۔ انتظامات سیکھتے ہیں۔ ڈیوٹیاں دیتے ہیں تقاریر کرتے ہیں اور غور سے سنتے بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ترقی کا یہ سفر جاری رہے اور جلسہ سالانہ کا نظام ہمیشہ قائم رہے اور ہم اس کی برکات سے مستفید ہوتے رہیں۔

آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

”ہر یک صاحب جو اس للہی جلسے کے لیے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے۔ تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔“

(اشتہار 7/دسمبر 1892ء۔ مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 362)

جلسہ سالانہ مستورات جماعت احمدیہ، امریکہ

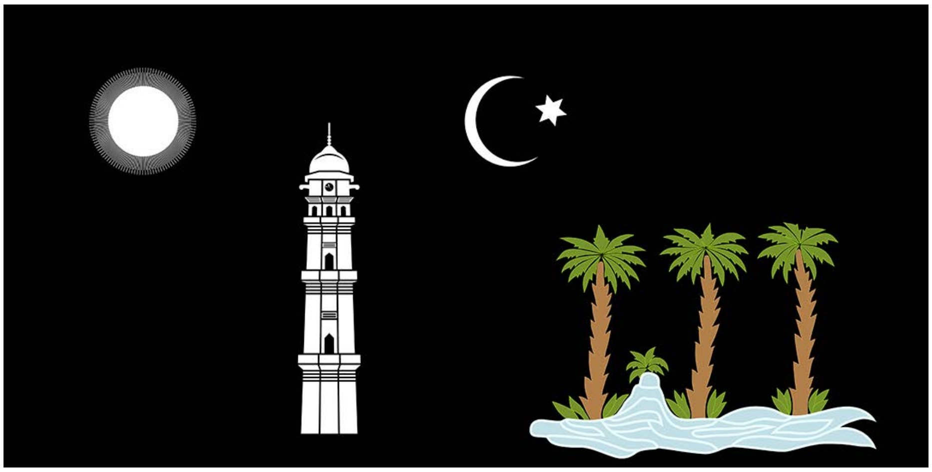

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نشانوں میں سے ایک نشان اور بے شمار نعمتوں میں سے ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے 1891ء میں قادیان میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھتے ہوئے فرمایا تھا کہ ’اس جلسہ کو معمولی جلسہ کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لیے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔‘ (مجموعۂ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 361) اللہ تعالیٰ کے یہ وعدے پورے ہوئے اور احمدیت اکناف عالم میں پھیلنا شروع ہوگئی۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ ان خوش نصیب ترین اقوام میں سے ہے جس کے حق میں آپ کے یہ بابرکت الفاظ کہ ”ہر قوم اس چشمہ سے پانی پیے گی“ (الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20، صفحہ 409)۔ آپ کی زندگی میں ہی پورے ہونے شروع ہوگئے اور یہاں کی مستعد سعید روحیں اس روحانی فیض سے حصہ پانے لگیں۔ دورِ خلافتِ ثانیہ میں یہاں جماعت کا قیام عمل میں آیا اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیمات اور احمدیت کی ترقی منظم عملی رنگ میں منظر عام پر آنے لگی۔

1948ء کا سال امریکہ میں جلسہ سالانہ کے آغاز کے ساتھ اس سرزمین کی خوش قسمتی میں مزید اضافہ کرگیا۔ دنیا بھر میں جلسہ سالانہ جہاں کہیں بھی منعقد ہوتا ہے اس کے اغراض و مقاصد اور خدوخال حضرت مسیح موعودؑ کے جلسہ سالانہ سے متعلق بیان فرمودہ ارشادات کے تحت ترتیب دیے جاتے ہیں۔ آپؑ کی دعاؤں سے آپؑ کے خلفائے کرام کی زیرِ ہدایت اس للّٰہی جلسہ کے انتظام میں بتدریج وسعت آتی جارہی ہے۔

سوائے چند ایک ابتدائی جلسوں کہ جلسہ سالانہ تین دن (جمعہ، ہفتہ اور اتوار) کو ہوتا ہے۔ شروع میں جب ذیلی تنظیموں کی تقسیم نہیں ہوئی تھی تمام افراد جماعت کے لیے ایک ہی جگہ پر (مرد وخواتین کے علیحدہ بیٹھنے کے انتظام کے ساتھ) ایک ہی پروگرام کے تحت جلسہ کا انتظام ہوتا رہا۔ تاہم خواتین جلسہ سالانہ کے موقع پر کچھ وقت مختص کرکے اپنے علیحدہ اجلاسات منعقد کرتی رہی ہیں۔ احمدی خواتین جماعت احمدیہ امریکہ کے پہلے جلسہ سے ہی بھرپور تعاون کے ساتھ شامل ہوتی رہی ہیں۔ 1949ء میں مکرم مشنری انچارج خلیل احمد ناصر نے محترمہ امتہ الحفیظ ناصر کو نیشنل صدر لجنہ کے طور پر مقرر کیا تھا۔ تیسرے جلسہ سالانہ منعقدہ 2 ستمبر 1950ء میں مشنری انچارج موصوف نے لجنہ کی نمائندگان کو توجہ دلائی کہ اب لجنہ کو اپنی نیشنل صدر منتخب کرلینی چاہیے۔ چنانچہ مکرمہ امتہ الحفیظ ناصر کو ہی صدر لجنہ منتخب کرلیا گیا۔ اور اسی جلسہ سالانہ کے موقع پر پٹس برگ میں لجنہ اماء اللہ کا پہلا نیشنل سطح کا اجلاس منعقد ہوا۔ اور اس طرح سے جلسہ کے موقع پر ملکی سطح پر لجنہ نے اپنے اجلاسات منعقد کرنے شروع کیے۔

1968ء میں بڑھتی ہوئی حاضری کے ساتھ خواتین کے لیے مساجد میں اور دیگر جماعتی اجلاسوں میں علیحدہ انتظام کی ضرورت محسوس کی جانے لگی اور 1969ء کے اواخر تک اس بات کو امریکہ میں مکمل طور پر یقینی بنایا گیا کہ خواتین اور مرد حضرات علیحدہ انتظام کے تحت جماعتی پروگراموں میں شامل ہوں۔ یوں تو آغاز ہی سے لجنہ اماء اللہ جلسہ سالانہ کے موقع پر الگ وقت مختص کرکے اپنے اجلاس بھی منعقد کرتی رہی ہے اور پھر بعد میں پورا دن اپنے الگ جلسہ کے لیے مقرر کردیا گیا۔ 1975ء کے

جلسہ سالانہ کے دوران بروز ہفتہ لجنہ اماء اللہ نے اپنا باقاعدہ ایک روزہ علیحدہ جلسہ منعقد کیا۔

یہاں کے ماحول، تہذیب اور یہاں کے لوگوں کے مزاج کے برخلاف اسلامی تعلیم خصوصًا پردہ پر کاربند ہونا ایک بڑی قربانی اور اسلامی تعلیم سے گہری عقیدت کا متقاضی تھا۔ ہماری ابتدائی ممبرات نے اپنی ذات، خیالات، مغربی ماحول و تمدن سب کو پیچھے چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی رضا کو اختیار کیا اور یہاں کے لوگوں کو بحیثیت احمدی مسلمان اپنے حقوق سے روشناس کروایا اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی اس کی راہ ہموار کی۔ یہ ابتدائی احمدی خواتین کی خلافت کے ساتھ گہری وابستگی ہی تھی جس سے یہاں تنظیم اور sisterhood کی روح کا آغاز ہوا جو آگے جا کر لجنہ اماء اللہ کے زیرِ انتظام مساجد کی تعمیر، تبلیغی میدان میں کامیابیاں اور انسانیت کی خدمت جیسے عظیم الشان مساعی کا پیش خیمہ بنی۔

جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے، حالیہ دَور میں جلسہ کے موقع پر پہلے اور تیسرے دن مستورات اپنی جلسہ گاہ میں مردانہ جلسہ گاہ کی کارروائی میں بذریعہ سمعی و بصری انتظامات براہِ راست شامل ہوتی ہیں جبکہ جلسہ کے دوسرے دن نیشنل صدر لجنہ کی زیرِ صدارت خواتین کا علیحدہ جلسہ کا پروگرام ہوتا ہے۔ جلسہ مستورات کے پروگرام اور انتظام کے حوالے سے ذیل میں مختصر معلومات درج کی جارہی ہیں:

مجموعی طور پر جلسہ کے تمام انتظامات امیر صاحب جماعت امریکہ کی زیرِ ہدایت اوران کی منظوری سے کیے جاتے ہیں اوران کی انجام دہی کے لیے جماعتی سطح پر مختلف شعبہ جات ترتیب دیے جاتے ہیں اسی طرح مستورات کے جلسہ کے لیے بھی کم و بیش وہی شعبہ جات منظم کیے جاتے ہیں۔ جلسہ سے قبل خدمت پر متعین خواتین کی مشق کے لیے متعدد اجلاس کیے جاتے ہیں۔

ناظمات، نائبات اور ان کی ٹیمیں بنائی جاتی ہیں۔ انہیں یہ ہدایات دی جاتی ہیں کہ ہر قوم و ملت، رنگ و نسل سے آنے والے مہمانوں سے یکساں برتاؤ رکھیں۔ جلسہ کی انہی اغراض و مقاصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے خلوص و جذبہ کے ساتھ خوش دلی سے مسکراتے ہوئے ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ جلسہ کے انتظامی امور کے لیے شعبہ جات کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجیے۔

ناظمہ اعلیٰ اور نائبہ جلسہ مستورات: عموماً نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ ناظمہ اعلیٰ کے فرائض سرانجام دیتی ہیں اور نائبہ افسر جلسہ سالانہ ان کی زیرِ ہدایت کام کرتی ہیں اور ہر شعبہ میں ناظمات اور ان کی ٹیمیں بنانے میں ہدایات دیتی ہیں۔ مجموعی طور پر ناظمہ اعلیٰ، نائبہ اور سیکرٹری جلسہ سالانہ جلسہ کے دیگر تمام شعبہ جات کی نگرانی کرتی ہیں۔ نائبہ افسر جلسہ کام جلسہ سے کافی عرصہ پہلے شروع ہو جاتا ہے اور جلسہ ختم ہونے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ مثلاً جلسہ شروع ہونے سے پہلے ضروری سامان کی فہرستیں بنا کر بجٹ وغیرہ کی منظوری لی جاتی ہے اسی طرح جلسہ کے بعد بھی جماعت کی ایک ایک چیز امانت سمجھ کر سنبھال کر رکھی جاتی ہے۔ ہر سال اسی طریق پر کام ہوتا ہے۔ جلسہ کی منصوبہ بندی میں عام طور پر گزشتہ سال کے اصلاحی مندرجات سے بھی مدد لی جاتی ہے اس طرح ہر سال کام میں بہتری آتی ہے۔ اور بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

شعبہ سیکیورٹی: جلسہ کے اردگرد کے ماحول اور شاملین جلسہ کی حفاظت، خدمت اور رہنمائی اس شعبہ کی اہم ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ یہاں کی رضاکار لجنہ ممبرات حسب ضرورت ایئرپورٹس پر مہمانوں کے استقبال کے لیے موجود ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ ڈیوٹی پر متعین یہ ممبرات جلسہ گاہ کے بیرونی داخلی دروازوں پر مستعدی سے مہمانوں کا استقبال کرکے، انہیں پارکنگ اور دیگر ضروری معلومات دیتی ہیں۔ اسی طرح یہاں جماعتی انتظام کے مطابق مہمانوں کے شناختی بیج، سامان وغیرہ کی مکمل چیکنگ اور انہیں سیکیورٹی کے تمام مراحل میں سے گزارنے میں معاونت کرتی ہیں نیز حفاظتی نکتہ نظر سے جلسہ گاہ کے اندر بھی حسبِ ضرورت خدمات سرانجام دیتی ہیں۔ جلسہ سے ایک دن قبل ہی سیکیورٹی کی باقاعدہ ڈیوٹیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ کمزور، بیمار بزرگ خواتین کے لیے وہیل چیئر یہاں دستیاب ہوتی ہے۔ دیکھا جائے تو خدمتِ خلق اور سیکیورٹی ایک ہی شعبہ ہے، ہر ممکن طریق سے حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی مدد کرنا اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔

سٹیج اور جلسہ گاہ کے انتظامات: ان شعبہ جات میں پروگرام کی تیاری، تلاوت کے لیے قرآنی آیات، تقاریر کے عناوین، منظوم کلام، ترانوں کا انتخاب اور منظوری وغیرہ شامل ہے۔ سٹیج پر صبح و شام کے اجلاسات میں حصہ لینے والوں کو بروقت اطلاع دینا، پروگرام کے وقت ان کی بروقت موجودگی کو یقینی بنانا، سٹیج کے دیگر انتظامات کو چیک کرتے رہنا اور اس میں وقت کے مطابق تبدیلیاں کرنا وغیرہ شامل ہے۔ اسی طرح

یہاں کی انتظامیہ مردانہ جلسہ گاہ کے ساتھ بھی برابر رابطہ میں رہتی ہے تاکہ دونوں جلسہ گاہوں میں بغیر رکاوٹ کے پروگرام جاری رہیں اور نمازوں کے مقررہ اوقات کے مطابق پروگرام کو ڈھالا جاسکے۔ سال بھر کی کارکردگی پر مبنی سیکولر اور جماعتی ایوارڈز کے انتظامات والے شعبہ کے ساتھ رابطہ رکھنا بھی سٹیج کے انتظامات کا حصہ ہے۔ ضروری اعلانات برائے گمشدہ بچگان اوراشیاء وغیرہ ، نئی چھپنے والی کتابوں کا تعارف اور خریدنے کی ترغیب ، وقتاً فوقتاً نظم وضبط کے اعلانات بھی سٹیج ٹیم کی ذمہ داری میں شامل ہیں۔

بچوں کی جلسہ گاہ:

اس جلسہ گاہ کے لیے نسبتاً چھوٹی سطح پر ہی سہی لیکن تمام شعبہ جات کی ٹیم ممبرات ایک ناظمہ کی زیرِ نگرانی کام کررہی ہوتی ہیں۔ سوائے ضیافت کے تمام انتظامات اسی ناظمہ اور ٹیم کے سپرد کیے جاتے ہیں۔یہاں چھوٹے بچوں کی ماؤں کی سہولت کے لیے کچھ اضافی اقدامات کیے جاتے ہیں یعنی صفائی ستھرائی،سٹرولرز کھڑی کرنے کے لیے علیحدہ جگہ، Special Need ایریا میں حسب ضرورت انتظامات، چھوٹے بچوں کو مصروف رکھنے کے لیے مختلف اشیاء وغیرہ تاکہ ان کی مائیں بچوں کی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ جلسہ بھی سن سکیں۔ گزشتہ جلسہ میں ہر بچے کو ایک کلائی بند دیا گیا جس پر بچے کی ماں کا ممبر کوڈ لکھا ہوُا تھا تاکہ خدانخواستہ بچہ گم ہونے کی صورت میں اس کی ماں کو ڈھونڈنے میں آسانی ہو۔اسی طرح ان کی دلچسپی اور ضرورت کی چیزیں یعنی ان کی جلسہ گاہ، کھانا،ڈائننگ ایریا، دودھ، مائیکروویو، نرسنگ ایریا، بک سٹال، ان کو مصروف رکھنے کے لیے سرگرمیوں کی اشیاء،سب سہولتیں انہیں ان کے ایریا میں مہیا کردی جاتی ہیں۔

نظافت (صفائی): یہ ایک محنت طلب اور صبر آزما کام ہے۔ انتظامات کے نقطۂ نظر سے سب سے مشکل شعبہ نظافت اور بچوں کی جلسہ گاہ ہے۔ ان میں ڈیوٹی دینا آسان نہیں تاہم ایسے بھی خدمت گزار ہیں جو ہر کام شوق سے کرتے ہیں۔ اس طرح اس مشکل پر قابو پایا جاتا ہے۔پورے جلسہ گاہ اور غسلخانوں کی صفائی کے لیے بیرونی مدد بھی لی جاتی ہے لیکن زیادہ تر کام رضاکار مستورات کرتی دکھائی دیتی ہیں۔ تھکاوٹ کو نظر انداز کرتے ہوئے اطاعت کے جذبہ کے ساتھ مسلسل کام کرتی رہتی ہیں۔

جلسہ میں وقفوں کے دوران اور نمازوں کے اوقات کے قریب صفائی کے معیار کو برقرار رکھنا ایک مشقت طلب کام ہے۔

بیرونی ممالک سے آنے والے مہمان خاص طور پر جلسہ امریکہ میں صفائی کے معیار کی تعریف کرتے ہیں جو بہت حوصلہ افزا ہے۔

رجسٹریشن: یہ شعبہ بھی جلسہ سے قبل ہی مصروفِ عمل ہوجاتا ہے۔ شاملینِ جلسہ کافی دن قبل آن لائن رجسٹریشن کروانا شروع کرتے ہیں اور بہت سے لوگ جلسہ کے پہلے دن اور بعد میں آنے والے باقی دو دنوں میں بھی رجسٹریشن کرواتے ہیں۔ ان سب کو جلسہ گاہ کے لیے بِلّے (Badges) بناکر دینا، جلسہ پروگرام مہیا کرنا وغیرہ اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔

اسی طرح **شعبہ حاضری نگرانی** اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ جلسہ میں ہر شعبہ میں ڈیوٹی پر کافی تعداد میں لوگ موجود ہیں یا نہیں۔اس شعبہ کی ذمہ داریوں میں جلسہ سے قبل ملک بھر کی لجنہ صدرات سے رضاکاروں کے نام حاصل کرنا، دستاویزی ریکارڈ رکھنا اور مختلف شعبہ جات میں رضاکار تعیّنات کرنا، دورانِ جلسہ ڈیوٹی کے لیے خدمات پیش کرنے والیوں کی حسبِ ضرورت ڈیوٹی پر تعیناتی وغیرہ شامل ہیں۔گزشتہ سال کام زیادہ ہونے کی وجہ سے حاضری نگرانی کے تین دفاتر بنائے گئے تھے۔

شعبہ صنعت و دستکاری: نیشنل سیکرٹری صنعت و دستکاری عموماً اس شعبہ کی ناظمہ کی ذمہ داری سنبھالتی ہیں اور ہر جلسہ پر ایک نمائش کا اہتمام کرتی ہیں۔ تاریخی مواقع پر خصوصی نمائش ہوتی ہے۔ جیساکہ گزشتہ سال امریکہ کی سو سالہ تاریخ کا ایک تصویری جائزہ پیش کیا گیا تھا۔ان نمائشوں میں عام طور پر حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے کرام سلسلہ کی تصاویر، جماعتی منصوبہ جات (مساجد) کے ماڈل و تصاویر، نئی شائع شدہ کتب وغیرہ رکھی جاتی ہیں۔

اس کے علاوہ شعبہ صنعت و دستکاری کے تحت ایک اور نمائش کا انتظام کیا جاتا ہے جس میں امریکہ کی مختلف مجالس سے پینٹنگ، سلائی، کڑھائی، اون اور کروشیا سے بنائی گئی مصنوعات مقابلہ کی غرض سے رکھی جاتی ہیں۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق اول، دوم اور سوم آنے والی مجالس کو انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ نمائش کے دوسرے حصہ میں فنڈ ریزنگ کی غرض سے مجالس اور مرکز سے تجویز کردہ اشیاء، ملبوسات، برقعے، کھلونے وغیرہ رکھے جاتے ہیں۔ اسی طرح مینا بازار میں فنڈ جمع کرنے کے لئے سٹال لگائے جاتے ہیں یہاں کھانے کی اشیاء، نان کباب، قلفی، چاٹ، فالودہ، سموسے اور پزا جیسے مرغوب لوازمات رکھے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ چاکلیٹ، مشروبات اور بچوں کے لیے کھلونے وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔

فوری طبی امداد (First Aid): جلسہ سالانہ کا ایک اور نہایت اہم شعبہ ہے۔ عمومی طور پر نیشنل سیکرٹری صاحبہ صحتِ جسمانی اس شعبہ کی ناظمہ ہوتی ہیں اور یہاں ڈاکٹروں اور نرسوں کے ساتھ ایک پوری ٹیم کام کرتی ہے۔ کام زیادہ ہونے کی وجہ سے عموماً تین شفٹوں میں کام کیا جاتا ہے۔ کافی مقدار میں روزمرہ اور ایمرجنسی کے طور پر استعمال ہونے والی ادویات رکھی جاتی ہیں۔ زیادہ تر لوگ درد، الرجی، سفر کی تھکاوٹ کو کم کرنے والی ادویات مانگتے ہیں۔ اس کے علاوہ مرہم پٹی وغیرہ کا سامان بھی مہیا کیا جاتا ہے۔ طبی امداد اور ادویات لینے والوں کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے یعنی نام، جماعت، بیماری کی تشخیص اور دوائیوں کی تفاصیل وغیرہ۔ گزشتہ سالوں میں COVID ٹیسٹ کرنے کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

شعبہ ہومیوپیتھی: یہ شعبہ جماعت کے تحت خدمات سر انجام دیتا ہے۔ یہ بُوتھ غیر معمولی طور پر بہت مصروف نظر آتا ہے۔ جماعت یہاں پر اپنا ایک نمائندہ (لجنہ ممبر) بطور ناظمہ مقرر کرتی ہے۔ یہاں رکھی جانے والی تمام ادویات، گولیاں، لیبل، شیشیاں وغیرہ مہیا کرنا ان کی ذمہ داری ہے۔ ان کے تحت لجنہ ممبرات کی ایک فعال ٹیم رضاکارانہ طور پر کام کرتی ہے۔ یہاں آنے والیوں کو دوائیں تجویز کر کے مفت دی جاتی ہیں۔ جلسہ پر آنے والے جنہیں اپنی جماعت یا شہر میں ہومیوپیتھی ادویات میسر نہیں ہوتیں وہ خاص طور پر جلسہ سے اپنے لیے اور اپنے دوست احباب کے لیے ادویات لینے کے خواہشمند ہوتی ہیں چاہے انہیں کتنی ہی دیر قطاروں میں انتظار کرنا پڑے۔

شعبہ ضیافت۔ ایک اور نہایت اہم شعبہ جس کے تحت اور ذیلی شعبہ جات مثلاً جیسے سامان سپلائی وغیرہ کام کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت لنگر امریکہ میں وسیع پیمانے پر کامیابی سے جاری ہے۔ جلسہ کی تیاری کے لیے شعبہ ضیافت کے کام کو گیارہ حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے جس میں ضیافت دفتر، ضیافت کا سامان، Serving، گرین ایریا (بزرگوں اور دوسرے ملکوں سے آئے ہوئے مہمانوں کی مہمان نوازی)، ناشتہ، پانی، چائے، ضیافت ایریا کی صفائی، ڈسپلن، سیٹ اپ اور رضاکار ٹیم کے لئے علیحدہ چائے اور کھانے کا اہتمام وغیرہ شامل ہیں۔ ان سب شعبہ جات کی ناظمات اپنی ٹیم کے ساتھ جلسہ سے دو تین مہینے پہلے ہی تیاری شروع کر دیتی ہیں۔ آب رسانی کا ضیافت ایریا کے علاوہ جلسہ گاہ کے اندر بھی انتظام کیا جاتا ہے۔ عموماً چھوٹی بچیاں پانی کے جگ، گلاس، یا بوتلیں اٹھائے جلسہ گاہ میں چکر لگاتی اور جلسہ کی کارروائی سننے والوں کو پانی پلانے کی سعادت حاصل کرتی نظر آتی ہیں۔ صفائی کی غرض سے خالی بوتلیں اور استعمال شدہ گلاس ساتھ ساتھ بیگ میں اکٹھے کرتی جاتی ہیں۔ اس خدمت پر تعیناتی کی خوشی اور اعزاز کا احساس ان کے دمکتے ہوئے چہروں پر صاف دیکھا جا سکتا ہے۔

زیادہ حاضری کی وجہ سے جلسہ گاہ میں کئی طعام گاہیں بنائی جاتی ہیں۔ ان میں کھانا تقسیم کرنے کے لیے جگہ جگہ سٹیشن بنائے جاتے ہیں جہاں پہلے سے کھانا ڈبوں میں ڈال کر تیار رکھا جاتا ہے۔ ہر میز پر سلیقے سے روٹی کے پیکٹ اور ٹرے میں نیپکن، چمچ اور کانٹے وغیرہ رکھے جاتے ہیں۔ نظافت اور ضیافت سے متعلق اسلامی احکامات اور لنگر خانہ سے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات نمایاں جگہوں پر آویزاں کیے جاتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر لنگر کی جلسہ والی ہر دلعزیز دال، آلو گوشت اور روٹی تو لازمی ہے۔ اس کے علاوہ چاول، پاستہ، اور زردہ بھی ہر سال پیش کیا جاتا ہے۔ ناشتہ پر انواع واقسام کے لوازمات رکھے جاتے ہیں۔ یعنی ہر ایک کی پسند کے مطابق کچھ نہ کچھ ضرور موجود رہتا ہے۔ ڈیوٹی دینے والیوں کے لیے بھی علیحدہ چائے وغیرہ کا انتظام رہتا ہے۔

اردو اور انگریزی جماعتی کتب کی نمائش: نیشنل اشاعت سیکرٹری کے زیر انتظام ایک ٹیم نمائش کے سٹال پر موجود ہوتی ہے۔ ان سٹالز پر قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں نسخہ جات، سلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ

الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے کرام کی تصنیفات، دینی علوم سے بھرپور متفرق مصنفین کی خوش نما کتب شائقین مطالعہ اور ادبی ذوق رکھنے والوں کو اپنی جانب کھینچتی ہیں۔

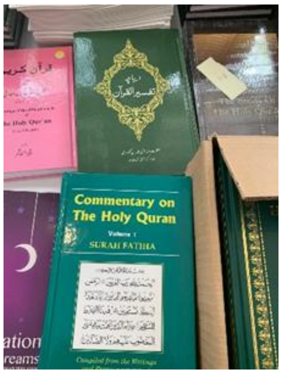

بچوں کے لیے تربیتی امور پر مبنی خوش رنگ سرورق اور ڈیزائن کے ساتھ کتب موجود ہوتی ہیں۔ ہر سال نئی شائع ہونے والی کتب کا علیحدہ میز ہوتا ہے جس میں لجنہ اماء اللہ کی شائع کردہ کتب اور جماعتی میگزین، عائشہ میگزین اور لجنہ میٹرز (Lajna Matters) بھی رکھے جاتے ہیں۔ گزشتہ سال بچوں کی جلسہ گاہ میں بھی ایک سٹال لگایا گیا تھا جس میں قرآنی دعاؤں پر مشتمل نئی کتابیں تھیں۔ ان کی سجاوٹ بہت خوشنما طریق پر کی گئی ہے تاکہ اسے دیکھ کر اور پڑھ کر بچوں کو قرآن کریم سے رغبت پیدا ہو۔ بچوں کے لیے تین طرح کی کتابیں رکھی گئی تھیں: طاہر اکیڈیمی کا نصاب، اطفال اور سات سال سے کم عمر بچوں کے لیے نصابی کتب۔ ریویو آف ریلیجنز حضرت مسیح موعودؑ کی حیات مبارکہ میں چھپنے والا واحد انگریزی مجلہ ہے اس کے کئی شمارے نمائش میں رکھے جاتے ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ: ہم سب ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات اور کاوشوں سے واقف ہیں۔ ضرورت اور آفات کے وقت بلا تفریق ضروریاتِ زندگی مہیا کرنا۔ دور اُفتادہ علاقوں میں پانی کی فراہمی Disaster Relief, Food, Security, Global Health, Gift of Sight, Water for Life, Knowledge for Life اور Orphan Care ہمیشہ کی طرح نفیس اور منفرد طریق پر ڈیزائن کی ہوئی ہیومینٹی فرسٹ کی مصنوعات سے سجا سٹال شاملین جلسہ کو اپنے بارے میں مزید معلومات دینے میں مصروف نظر آتا ہے۔ یہ سٹال اس ادارہ کی دور افتادہ علاقوں میں مساعی کی تصاویر سے مزیّن ہوتا ہے۔ گزشتہ جلسہ میں ہیومینٹی فرسٹ کی 20 ویں سالگرہ کے اعتبار سے خاص طور پر تیار کی ہوئی اشیاء رکھی گئی تھیں۔ ایک طرف سلائی مشین رکھی تھی اور اس مشین سے سلے ہوئے مختلف تہذیبوں اور ملکوں کے ملبوسات سٹال کی دیواروں اور پردوں کو مزیّن کیے ہوئے تھے۔ یہ مشین لائبیریا اور برکینا فاسو کے پیشہ ورانہ مرکز (Vocational Center) کی نمائندگی میں رکھی گئی تھی جہاں احمدی خواتین کام سیکھتی ہیں اور یہاں سے فارغ التحصیل ہو کر اپنا کاروبار بھی کھول سکتی ہیں۔ یہ دیدہ زیب ملبوسات بھی انہی خواتین کے تیار کردہ تھے۔

ہاتھ کا نلکا (Hand Pump) اس منصوبہ کی عکاسی کر رہا تھا جس کے تحت ہیومینٹی فرسٹ نے دنیا کے پانچ ممالک۔ انڈونیشیا، گوئٹے مالا، مالی اور تنزانیہ وغیرہ میں پانی کی فراہمی کا بندوبست کیا ہے۔ اس سال انڈونیشیا میں اس کارِ خیر پر خاص طور پر کام ہو رہا ہے۔

دفتر معلومات اور مہمان نوازی: جلسہ کے سارے شعبہ جات مہمان نوازی اور خدمت خلق کے جذبہ سے کام کرتے ہیں۔ اس دفتر سے مہمان قیام گاہ (ہوٹلز)، پارکنگ، Lost and Found، جلسہ گاہ کے مختلف دفاتر تک کیسے پہنچنا ہے، جلسہ پروگرام غرض ہر طرح کی معلومات لے سکتے ہیں اور سوال پوچھ سکتے ہیں۔ معلومات کے لیے جگہ جگہ پر بڑی بڑی سکرینیں لگائی گئیں تاکہ ان پر جلسہ گاہ کے نقشہ اور پروگرام سے متعلق معلومات بہم پہنچائی جاتی رہیں۔ جلسہ میں رجسٹرڈ مہمانوں کے لیے یہاں تحائف رکھے جاتے ہیں جس میں جماعتی کتب اور دیگر اشیاء شامل ہوتی ہیں۔ الغرض جلسہ گاہ کے اندر اور ارد گرد پارکنگ وغیرہ کی معلومات بھی اس دفتر سے مل سکتی ہیں۔ **مہمان نوازی** کا شعبہ عموماً نیشنل سیکرٹری تبلیغ کے تحت کام کرتا ہے اور خاص طور پر غیر از جماعت خواتین کی مہمان نوازی یعنی ان کے کھانے کا خیال رکھنا اور ان کی رہنمائی کرنا شامل ہے۔ حسب ضرورت احمدی خواتین

کی مہمان نوازی بھی اسی شعبہ کی ذمہ داری ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ پر مہمان نوازی کے بارے میں فرماتے ہیں:

”ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ مہمان نوازی ایک بہت اہم شعبہ ہے۔ مہمان نوازی صرف کھانا کھلانا، پانی پلا دینا یا زیادہ سے زیادہ رہائش کا انتظام کر دینا نہیں بلکہ جلسہ سالانہ کا ہر شعبہ مہمان نوازی ہے، چاہے اسے کوئی بھی نام دیا گیا ہو۔“

(جلسہ سالانہ برطانیہ 2017ء اور ہماری ذمہ داریاں، خطبہ جمعہ فرمودہ 21 جولائی 2017ء)

پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن (Pan-African Ahmadiyya Muslim Association. PAAMA):

اس ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد میں افریقی احمدی مسلمانوں کو اسلام، معاشرہ افریقہ کی خدمت کرنے کی ترغیب دینا، انہیں متحد کرنا اور بااختیار بنانا شامل ہیں۔ احمدیہ فیوچر لیڈرز (AFL) کو بھی ان کا تعاون حاصل ہے۔ AFL کا دعویٰ ہے کہ ان کا مشن نوجوان احمدی مسلمانوں کو مستقبل کے رہنما بننے کے لیے بااختیار بنانا ہے جو حکمت، ہمدردی اور دیانتداری کے ساتھ قیادت کریں گے۔ (ان شاءاللہ)۔ ان کا سٹال بھی گزشتہ کئی سالوں سے مستورات جلسہ گاہ میں ایک خوبصورت اضافہ ہے۔

تعلیم القرآن و وقفِ عارضی: اس شعبہ سے بہت سے لوگ فیض پاتے ہیں۔ اس سٹال پر لوگوں کو حفظ القرآن، ترتیل القرآن، تجوید اور تفسیر القرآن کی آن لائن کلاسز کی معلومات دینے کے ساتھ انہیں الفرقان کی ویب سائٹ alfurqan.us پر رجسٹر ہونے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

بچوں کی دلچسپی کے لیے معمے (Puzzles) حل کرنے، رنگ بھرنے اور دیگر تعلیمی سرگرمیوں کی اشیاء یہاں رکھی جاتی ہیں جن سے ان کی دینی معلومات اور قرآن پاک کے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔

مستورات جلسہ پروگرام: جمعۃ المبارک اور جلسہ کے پہلے اور تیسرے دن کی کارروائی میں مستورات اپنی جلسہ گاہ میں لگائی گئی بڑی بڑی ٹی وی سکرینوں پر دیکھ کر شامل ہوتی ہیں۔ جلسہ کے دوسرے دن بروز ہفتہ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ امریکہ کی زیرِ صدارت مستورات کے لیے علیحدہ جلسہ کا انعقاد ہوتا ہے۔ جلسہ کے مرکزی عنوان کے تحت تلاوت، منظوم کلام اور تقاریر کے عناوین تجویز کیے جاتے ہیں۔ نو مبائعات کا تعارف کروایا جاتا ہے اور انہیں خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ تقریبِ انعامات مستورات جلسہ کا ایک اہم حصہ ہے جس میں سیکولر اور مذہبی علوم میں نمایاں کارکردگی پر ممبرات کو تمغوں (Medals) اور اسناد سے نوازا جاتا ہے۔ کھانے اور نماز کے وقفہ کے بعد اس جلسہ کا دوسرا اور آخری اجلاس شروع ہوتا ہے۔ جس میں تقاریر کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور آخر پر صدر لجنہ اماء اللہ امریکہ کا خطاب ہوتا ہے اور دعا کے ساتھ مستورات کے اس یک روزہ جلسہ کا اختتام ہوتا ہے۔

نظم و ضبط: یہ شعبہ پوری جلسہ گاہ میں جلسہ ہال کے اندر اور باہر ہر جگہ نظم و ضبط رکھنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ ان کے ذمہ لوگوں کو خاموشی سے قطاروں میں بٹھانا اور نماز کے وقت صفیں بنوانا وغیرہ بھی شامل ہے۔

شعبہ **صفائی** کی قابلِ تحسین خدمات کا ذکر بھی بہت ضروری ہے۔ صفائی پر متعین کارکنات بڑی مستعدی سے کام کرتی ہیں۔ صفائی کا اعلیٰ معیار اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ امریکہ کی ایک نمایاں خوبی ہے۔

شعبہ رشتہ ناتا: یہ شعبہ اور اس کا بوتھ بھی ہر وقت مستعد اور مصروف نظر آتا ہے۔ ان کی ٹیم قریباً سو افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہاں مشورہ اور رہنمائی لینے کے لیے آنے والی خواتین کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ ان کی ذمہ داریوں میں رشتہ کی غرض سے دو احمدی خاندانوں کا آپس میں تعارف اور ملاقات کروانا وغیرہ شامل ہے۔ رشتہ ناتا سے متعلق قرآن کریم، احادیث مبارکہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک الفاظ میں شعبہ رشتہ ناتا کے اجراء کے مقاصد اور خلفائے کرام کی اہم نصائح پر مشتمل بینرز اس حصہ میں آویزاں کیے جاتے ہیں۔ رشتہ طے کرنے کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے بذریعہ دعا اور استخارہ رہنمائی حاصل کرنے کی اہمیت واضح کی جاتی ہے۔ ہر جلسہ پر بہت سے خاندانوں کو جو اپنے بچوں کے لیے رشتوں کے خواہشمند ہوتے ہیں آپس میں متعارف کروایا جاتا ہے۔

بہت سے ایسے شعبہ جات ہیں جن کا ذکر رہ گیا ہے یا اس مختصر سے جائزہ میں ان کی مساعی کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لیا جاسکا۔ بہت سے ایسے افراد ہیں جو خاموشی کے ساتھ جلسہ کی کامیابی میں اہم ترین کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں، ان کا ذکر بھی ضبطِ تحریر میں نہیں لایا جاسکا۔ اللہ تعالیٰ تمام رضاکاروں کا جزائے خیر عطا فرمائے اور سب شاملین اور خدمت گزاروں کو حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کا وارث بنائے، آمین۔

اس مختصر سے جائزہ میں جلسہ کی یادوں کو تازہ کیا جاسکتا ہے اور مختصر معلومات دی جاسکتی ہیں لیکن جلسہ کے انتظامات میں شامل محنت، خلوص اور رضاکارانہ جذبات کو الفاظ میں ڈھالنا ناممکن ہے لیکن ایک سرسری نظر سے دیکھنے والا بھی اس حقیقت کو جان لیتا ہے کہ یہ کوئی معمولی جلسہ نہیں۔ ”یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔“ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ اپنی منفرد شان کے ساتھ اپنی مثال آپ ہے۔ یہ جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار ہے اور روحانی ترقی کی اس سیڑھی پر احمدی مستورات مردوں کے شانہ بشانہ صفِ اوّل میں کھڑی نظر آتی ہیں ۔

مسیحائے زماںؑ کی بیٹیوں پر ربّ کی رحمت ہے
یہ حضرت مصلح موعودؓ کی ہم پر عنایت ہے
ہمارے حق میں یہ لجنہ اماءاللہ نعمت ہے
ترقی احمدی عورت کی لجنہ کی بدولت ہے
مبارک صد مبارک جلسہ سالانہ مبارک ہو

امام وقت کی آواز پر لبیک کہتی ہیں
خدا کے فضل سے ہر حکم کی تعمیل کرتی ہیں
ہم اپنی جان مال اولاد سب قربان کرتی ہیں
ترقی کی منازل ہم بہت تیزی سے چڑھتی ہیں
مبارک صد مبارک جلسہ سالانہ مبارک ہو

ہمیں نصرت جہاںؓ نے پیار سے گودوں میں پالا ہے
ہمارے دل میں دینِ مصطفیٰؐ کا پیار ڈالا ہے
ہمارے دم سے ہی اسلام کا اب بول بالا ہے
ہمیں ہر آزمائش میں خلافت نے سنبھالا ہے
مبارک صد مبارک جلسہ سالانہ مبارک ہو

عطا کر ہاجرہؑ کا صبر اور مریمؑ کی عفت دے
خدایا آمنہ کے لالؐ کی ہم کو محبت دے
کریں دنیا میں ہم دیں کی اشاعت ایسی ہمت دے
عَلَم اسلام کا اونچا اڑانے کی سعادت دے
مبارک صد مبارک جلسہ سالانہ مبارک ہو

(امۃ الباری ناصر)

امریکہ میں جلسہ سالانہ کی اس سنہری تاریخ کو اس سال پچھتر سال مکمل ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ، جماعت احمدیہ امریکہ کو ہر سال پہلے سے بہتر طور پر جلسہ سالانہ کی یہ روحانی مجلس منعقد کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

اور ہر جلسہ ہمیں اپنے خالق سے قریب تر کرنے والا ثابت ہو۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(رپورٹ: حسنیٰ مقبول احمد)